سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، 23۔ ستمبر 2024

(یوم الاثنین، 18۔ ربیع الاوّل 1446ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پندرہواں اجلاس

جلد 15: شمارہ 1

345

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(49) /2024/141.Dated:21 September, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby recall my earlier order dated September 18, 2024 for summoning of Provincial Assembly of the Punjab to commence from **Wednesday, September 25, 2024 at 2.00 pm** in Assembly Chambers Lahore; and in exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, September 23, 2024 at 11:00 am** in Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the
September 21, 2024

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN
SPEAKER

347

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار،23۔ ستمبر 2024

تلاوت قرآن پاک، ترجمہ، نعت رسول مقبول ﷺ اور قومی ترانہ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Reports on Biannual Monitoring on Implementation of NFC Award: July–December 2020, January–June 2021 & July–December 2021
2. Annual Reports of the Punjab General Provident Investment Fund for the Financial Years 2018-19, 2019-20 & 2020-21.
3. Annual Reports of the Punjab Pension Fund for the Financial Years 2018-19, 2019-20 & 2020-21

348

4. Annual Report of the Ombudsman Punjab for the Year 2023.

5. Annual Reports of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Years 2019-20 & 2020-22.

(بی) عام بحث

1۔ امن عامہ پر عام بحث

ایک وزیر امن عامہ پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

2۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عام بحث

ایک وزیر بڑھتی ہوئی قیمتوں پر بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

(سی) نکتہ ہائے اعتراض کے علاوہ معاملات

اراکین ایسے معاملات ایوان میں اٹھائیں گے جو قواعد صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 113-اے کے تحت نکتہ ہائے اعتراض نہ ہوں۔

349

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	ملک محمد احمد خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	ملک ظہیر اقبال چنڑ
وزیر اعلیٰ	:	محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئر پرسنز

1۔ جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے	:	پی پی۔145
2۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے	:	پی پی۔213
3۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	:	ڈبلیو۔304
4۔ رانا محمد ارشد، ایم پی اے	:	پی پی-133
5۔ محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے	:	ڈبلیو-334
6۔ جناب حسن ذکاء، ایم پی اے	:	پی پی۔110

کابینہ

1۔ محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی وترقیات، تحفظ ماحول وموسمیاتی تبدیلی، جنگلات،
جنگلی حیات وماہی پروری اور وزیر اعلیٰ کے خصوصی اقدامات

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-13/2024 مورخہ 6۔مارچ 2024 وزراء کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 15۔اپریل 2024 کے تحت جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن (وزیر خزانہ) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 2۔ مئی 2024 کے تحت جناب صہیب احمد ملک (وزیر مواصلات و تعمیرات) کو (قانون) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 4۔جولائی 2024 کے تحت جناب فیصل ایوب کھوکھر (وزیر کھیل) کو (محنت وانسانی وسائل) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 5۔جولائی 2024 کے تحت محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری (وزیر اطلاعات) کو (ثقافت) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 13۔ ستمبر 2024 کے تحت رانا سکندر حیات (وزیر سکولز ایجوکیشن) کو (ہائر ایجوکیشن) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

350

2۔	سید محمد عاشق حسین شاہ	:	وزیر زراعت
3۔	جناب محمد کاظم پیرزادہ	:	وزیر آبپاشی
4۔	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن و ہائر ایجوکیشن
5۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
6۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز
7۔	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8۔	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9۔	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون
10۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
11۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12۔	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13۔	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل، محنت و انسانی وسائل
14۔	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
15۔	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
16۔	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
17۔	جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ و پارلیمانی امور

351

پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	جناب اسامہ لغاری	:	زراعت
2۔	ملک افتخار احمد	:	زکوۃ وعشر
3۔	جناب سلطان حیدر علی خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	میاں محمد شعیب اویسی	:	بورڈ آف ریونیو، کالونیز، اشتمال املاک، مال
5۔	جناب منصور اعظم	:	توانائی
6۔	جناب شہریار ملک	:	آبکاری و محصولات اینڈ نارکوٹیکس کنٹرول
7۔	ملک محمد وحید	:	خوراک
8۔	جناب محمد اجمل خان	:	ہائر ایجوکیشن
9۔	جناب سلطان باجوہ	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
10۔	محترمہ سونیا آشر	:	انسانی حقوق واقلیتی امور
11۔	جناب حسن عسکری شیخ	:	صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اینڈ سکلز ڈویلپمنٹ
12۔	محترمہ شازیہ رضوان	:	اطلاعات وثقافت
13۔	صاحبزادہ محمد گزین عباسی	:	محنت وانسانی وسائل
14۔	جناب خالد محمود رانجھا	:	قانون وپارلیمانی امور
15۔	جناب خرم خان ورک	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

- بذریعہ قانون وپارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2024/2992 مورخہ 29۔اگست 2024 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیئے گیئے۔
- بذریعہ قانون وپارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2024/3008 مورخہ 30۔اگست 2024 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیئے گیئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2024/3233 مورخہ 18۔ ستمبر 2024 کے تحت ملک افتخار احمد پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ وعشر مقرر ہوئے۔

352

16۔ جناب محمد زبیر خان	:	کانکنی ومعدنیات
17۔ رانا محمد طارق خان	:	منصوبہ بندی وترقیات
18۔ جناب ضیاء اللہ شاہ	:	پنجاب ایمرجنسی سروسز
19۔ محترمہ نوشین عدنان	:	سکولز ایجوکیشن
20۔ میاں شاہد حسین خان	:	سروسز ونگ، آئی اینڈ سی ونگ، ریگولیشنز ونگ، آثار قدیمہ، لائبریریز
21۔ چودھری ارشد جاوید وڑائچ	:	سماجی بہبود وبیت المال
22۔ محترمہ رُشدہ لودھی	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
23۔ جناب تیمور علی لالی	:	ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ
24۔ جناب محمد انس محمود	:	امور نوجواناں وکھیل
25۔ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور	:	ترقی خواتین
26۔ جناب محمد فیاض	:	آبپاشی
27۔ محترمہ کنول پرویز چودھری	:	تحفظ ماحول وموسمیاتی تبدیلی
28۔ رانا محمد سلیم	:	مواصلات وتعمیرات
29۔ چودھری نعیم اعجاز	:	مینجمنٹ اینڈ پروفیشنل ڈویلپمنٹ

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

قائم مقام سیکرٹری جنرل : جناب خالد محمود

353

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس

سوموار، 23۔ ستمبر 2024

(یوم الاثنین، 18۔ ربیع الاوّل 1446ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری انیق الرحمٰن نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا
كَثِيْرًا (41) وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا (42) هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (43)
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا (44)

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 40 تا 44)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر ﷺ اور نبیوں کی نبوت کی مہر یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40) اے اہل ایمان! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو (41) اور صبح شام اُس کی پاکی بیان کرتے رہو (42) وہی تو ہے تو تُم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تا کہ تُم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائیں اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے (43) جس روز وہ اُس سے ملیں گے اُن کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اُن کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے (44)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب نعمان غوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ آپ آئے تو دِل جگمگائے
ورنہ لاچاروں کا کیا حال ہوتا
اسیروں کنیزوں پہ کیا کچھ گُزرتی
مصیبت کے ماروں کا کیا حال ہوتا
ادب سے کھڑے ہیں ملائک بھی سارے
کہ تشریف لائے ہیں آقا ہمارے
وہ معراج کی شَب عرش پر نہ جاتے
تو چاند اور تاروں کا کیا حال ہوتا
سب انبیاء ہیں سلامی کو آئے
کہ یوسف بھی بیٹھے ہیں سَر کو جُھکائے
ان سب میں اگر کملی والے نہ ہوتے
تو لاکھوں ہزاروں کا کیا حال ہوتا

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالیشان ارضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سرزمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد
پرچم ستارہ و ہلال رہبر ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال!
سایہ خُدائے ذوالجلال

(نوٹ: پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار تلاوت و نعت ﷺ کے بعد قومی ترانے کا آغاز ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئر پرسنز کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئر پرسنز

قائم مقام سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعدِ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے 6 معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر پرسنز نامزد فرمایا ہے:

1۔ جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے : پی پی۔145
2۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213
3۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے : ڈبلیو۔304
4۔ رانا محمد ارشد، ایم اپی اے : پی پی۔133
5۔ محترمہ شازیہ عابد، ایم اپی اے : ڈبلیو۔334
6۔ جناب حسن ذکاء ایم پی اے : پی پی۔110

شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ تمام اراکین کی میز پر gazette notification کی ایک کاپی اور اس کے ساتھ aims and objectives کے اوپر ایک briefing paper موجود ہے اور I instructed Assembly Secretariat to dispatch this on your electronic and postal addresses as well. We have made an endeavor to bring this assembly rules at par with National Assembly, we have adopted the best practices as promised in the very maiden session of this assembly اس میں جب rules کی بات آئی اور ایک وقفہ سوالات میں معززرُکن جناب آفتاب احمد خان کی طرف سے ایک مسئلہ اُٹھایا گیا تو اُس وقت یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ہمارے rules 1997 کے ترتیب شدہ ہیں اُس کے بعد اٹھارہویں ترمیم ایک سنگِ میل تھا اور devolution of powers and devolution of functions and responsibilities اُس کا ایک parliamentary function تھا، ministries کے

کی صورت constitutional collapse میں آنے کے بعد یہ provinces ہونے اور devolve اختیار کر رہا تھا تو اُس پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، whole House کو کمیٹی میں convert کیا گیا اور resolute کیا گیا کہ we will adopt all those procedures which were available prior to eighteenth amendment in the National Assembly. So, working of the assembly in familiarity to those rules اُس میں اس کی constitutional responsibility کو کما حقہ ادا کرنے میں rules میں کمی محسوس کی گئی۔ ان rules میں briefly speaking ایسے جیسے آپ نے دیکھا اس میں کچھ ceremonial چیزیں بھی ہیں۔ جس میں National Anethum was a much needed requirement جو یہاں پر ہونی چاہئے تھی۔ وہ نہیں تھی اور باقی اسمبلیوں میں یہ play کیا جاتا تھا۔ پنجاب اسمبلی کے اندر نہیں تھا۔ اس کے ساتھ as a Speaker I have relinquished so many those powers vested with the Speaker Office ان کو میں نے delegate کیا ہے جو best parliamentary practices کے عین مطابق ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

I have empowered the Standing Committees, I have empowered the Committees with Public Petitions ان سب کے لئے پہلے آپ کو سپیکر کی اجازت درکار تھی۔ ہم نے ان کو اب rules میں delegate کر دیا ہے۔ میں نے ان اختیارات کو best parliamentary practices کے لئے surrender کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

The Provincial Assembly of the Punjab is taking a significant step towards enhancing the effectiveness, accountability and transparency of its members through performance bench marking and evaluation matrix. This initiative is modeled on global best practices drawing the guidelines of Commonwealth Parliamentary Association (CPA) and Inter Parliamentary Union aligning the Assembly with the International legislative standards. The evaluation process will lead to annual award ceremony that recognizes the top performing members.

The primary objective is to create a structured and objective system to evaluate and reward the legislative contributions of the members. This process will enhance legislative performance, improve accountability and transparency, ultimately increase public trust in the Provincial Assembly. The performance bench marking system draws inspiration from CPA and IPU frameworks. These frameworks focus on evaluating legislative processes, ethical standards and participation of the members in Parliamentary Affairs. Our approach ensures the Assembly's performance matrix are in line with the global democratic principles and UN's sustainable development goals particularly in building effective and transparent performance indicators. Meanwhile I would also bring to the kind notice of this august House that we have renamed the Business Advisory Committee as Business Advisory and Ethics Committee. I have surrendered that power vested with the Speaker largely to bar the members at his own whim, it would be rather a subject of the Ethics Committee to finalize that what misconduct was heard that had been a bad practice in past and it has been misused to the hilt. Legislative participation, committee works and all these subjects are made part of the rules
میرے مشاہدے اور تجربے میں parliamentary tools کی effectiveness
سال 2002 سے ہے۔ ہمارے معزز اراکین ہمیشہ پوائنٹ آف آرڈر پر کسی urgent matter
پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ And I have realized sitting on the Chair of the Speaker that once a member wants to speak but the procedure does not allow him to speak there could be no bad omen more

than this to tackle this, To eradicate this inability of the members, we have dedicated half an hour at the end of the business of every day that any member who wants to bring a pressing matter without intimating the secretariat. This is your prerogative, this is your right to come up and speak on the important issues of public importance you have the right to speak for that اسی طرح سے ہماری کمیٹیوں میں پہلے جو رکنیت تھی وہ 1997 کے numerical base پر کرتی تھی۔ ہم نے اس کو enhance کیا ہے۔

At that time we were at somewhere hundred and ninety seven today we sit as a house of more than three hundred and fifty. so we have enhanced the membership of the committees making it to the number twenty one and fifteen respectively اس کے مطابق ہم نے اس کو enhance کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

We brought in a few more budgetary processes آپ pre-budget session کر لیتے تھے، post budget accountability کا نہیں تھا اور mechanism اس کے علاوہ آپ کے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں تھا جس کے ساتھ آپ ایک comprehensive manner میں expenditures کی detail لے سکیں۔

We have adopted that rules and those will be after three months expenditure report of the budget that will be produced before the Assembly this is the world's best practices available for budgetary processes ان کو بھی ہم نے incorporate کیا ہے۔

(اذان ظہر)

I will just take few more minutes before the start of the business and Order of Dayان قواعد میں جو rules ہم نے as par with National Assembly کئے ہیں ان میں کچھ unnecessary تھے جن کے ساتھ وقت کا ضیاع جڑا ہوا تھا۔ میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا تا کہ آپ کے پاس overall brief view آ جائے and yet we have left the room اگر آپ اس میں اور کوئی بھی اچھی تجویز دیں گے تو we are open for that amendment at any stage کہ ہم نے rules میں لکھا ہے House اس کو adopt کر سکتا ہے۔ But that has to be put in the House as it was put previously at the first day جب ہم نے at par with the National Assembly کیا۔ so Rule 5 and Rule 13, I would just keep on saying کہ یہ rule کون سا ہے اور کس سے متعلق ہے۔

Procedure of quorum, panel of Chairpersons, rule 14, days and time of siting, rule 27, allotment of time for transaction and businesses, rule 29, a procedure in respect of identical bills, rule 33-A, annual calendar for the Sessions of the Assembly, rule 36, seat becoming vacant, rule 38 unseating, disqualification and death of a member, procedure after admission of questions, we had no provision prior to this, rule 60, supply of answers to the question we had no provision prior to this question of privileges. We have incorporated Senate's rule 70, conditions of admissibility of privilege motion. We take rule 73 from Sindh Assembly which was more comprehensive and more effective, 77 approval of the Speaker before arrest and detention now if Police has to arrest a member we have brought this at par, at first permission is to be sought from the Speaker office otherwise no detention could be made, 78-B, service of legal

processes, 89, private members bill, introduction of private members bills, NA rule 118, notice of government bills, NA rule 120, time of consideration of bills, discussion of principles so it's a whole lot of bills. I would ask all the members to please kindly go through these rules at the earliest and if you find that we have missed any rule which is not at par regulating those departmental, parliamentary oversight businesses which were available with the parliament in National Assembly and they were not here at your Provincial Assembly so please bring in the notice of the Secretariat we are open to that amendment.

اس کے ساتھ ہی میں صرف آپ کے just for the reference اس کے جو بنیادی مقاصد ہم نے حاصل کئے ہیں اس میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد ضروری تبدیلیوں کو قواعد کا حصہ بنا دیا I am saying this at the cost of repetition اسمبلی سے صرف اردو انگریزی زبان میں خطاب کرنے کی رکاوٹ کو دور کر کے اب اراکین اسمبلی صوبے میں رائج کسی زبان میں بھی خطاب کر سکتے ہیں اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ اسمبلی کے سوالات جوابات بغیر کسی تاخیر کے اسمبلی میں پہنچیں آپ کی دی گئی تاریخ سے currency of the Session or the incumbent week کو بنیاد بنایا گیا ہے اراکین کو پہلے سے سوالات کے جوابات فراہم کرنے کی روایت کو بحال کیا گیا ہے تا کہ وہ اپنے ضمنی سوالات تیار کر سکیں movers کے پاس prior one day agenda would be sent زیرو آور کے علاوہ قومی اسمبلی کی طرز پر ایک اضافی ٹول ایسے معاملے کو اٹھانا جو پوائنٹ آف آرڈر میں شامل نہیں کیا گیا تھا اراکین عوامی اہمیت کے معاملے کو اٹھا سکتے ہیں as I earlier said اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ اسمبلی کی طرف سے منظور کردہ قراردادوں پر عملدرآمد کرایا جائے گا and the summary would be sent to the government پنجاب اسمبلی کو قبل از وقت بجٹ بحث کرانے کا اعزاز حاصل ہے اب اسمبلی میں بعد از بجٹ بحث بھی ہوگی جو ہر تین ماہ بعد ہوا کرے گی یہ اس کے basic features ہیں سالانہ بجٹ پر عام بحث کے دنوں کی تعداد چار سے بڑھا کر پانچ کی گئی

ہے۔ ان ترامیم کی سب سے اہم خصوصیت اور خوبصورتی اسمبلی کی کمیٹیوں کو قومی اسمبلی کی طرز پر با اختیار بنانا ہے۔ کمیٹیوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ سپیکر کے وہ اختیارات جو ان کے دفتر کے ساتھ مرکوز تھے ان معاملات پر خود غور کرکے پہلے سپیکر سے اجازت لینا پڑتی تھی اب وہ اپنے طور پر کر سکیں گے۔ اب کمیٹیاں عوامی عرضداشت بھی سن سکیں گی جن کو ہم public petitions کہتے ہیں یہ عوامی عرضداشت کے ان معاملات میں کمیٹیوں کے زیر غور قانون یا مفاد عامہ کی کسی معاملے پر بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔ سرکاری محکموں کے لئے قائم کمیٹیوں کے اراکین کی تعداد 11 سے بڑھا کر 15 کر دی گئی ہے جس میں کم از کم دو خواتین ہوں گی۔ PAC's اور استحقاق کمیٹی کی رکنیت 17 سے بڑھا کر 21 کر دی گئی ہے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی تشکیل نو کی گئی ہے اب یہ سینیٹ کے طرز پر بزنس ایڈوائزری اینڈ اخلاقیات ethics کمیٹی کے طور پر کام کرے گی اور ضابطہ اخلاق کے نفاذ کو یقینی بنائے گی جسے رولز کا حصہ بنایا گیا ہے۔ کمیٹیاں ان کیمرہ کے بجائے اپنی سماعت اوپن رکھیں گی اور ان کیمرہ کے لئے ان کو ایک سپیشل آرڈر پاس کرنا پڑے گا۔ سپیکر کی سربراہی میں لاء ریفارمز کی کمیٹی کی تشکیل نو کی گئی ہے رکنیت 17 سے بڑھا کر 19 کر دی گئی ہے اب یہ آئین میں اٹھارہویں ترمیمی ایکٹ 2010 کے نفاذ کا منظم طریقے سے جائزہ لے گی خاص طور پر صوبوں پر اس کے اثرات اور خود مختاری گورننس اور اختیارات کی منتقلی کا جائزہ لے گی۔ شفافیت کو یقینی بنانے اور عوام تک ان کے نمائندوں اور اسمبلی کی کارروائی تک رسائی فراہم کرنے کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ اسمبلی کی کارروائی کی audio and video براہ راست نشر کئے جانے کے علاوہ میڈیا پر upload کی جائیں گی جو ہر وقت اور ہر جگہ قابل رسائی ہوں گی۔ مزید شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ ایوان میں پیش کی جانے والی کمیٹیوں کی تمام رپورٹس کو اسمبلی کی سرکاری ویب سائٹ پر upload کیا جائے گا۔ اراکین کے لئے سینیٹ آف پاکستان کی طرز پر ایک ضابطہ اخلاق متعارف کرایا گیا ہے۔ میں آخر میں دونوں treasury benches and Opposition Leader and opposition benches and particularly those honorable members including Rana Aftab Ahmed Khan Sab including Ahmer Bahtti sab those who gave their input جنہوں نے اس پر اپنی قیمتی رائے دی وزیر پارلیمانی امور، سمیع اللہ خان صاحب، خالد صاحب (ڈی جی پارلیمانی امور)

and thank سعید اکبر خان تشریف لے کر آئے and those who all participated all the honorable members those who gave their input to this and finally and lastly I would say کہ اگر آپ کے پاس ان رولز کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ سمجھیں کہ ابھی اس میں آپ کوئی ایک ایسی چیز جو اٹھارہویں ترمیم کے بعد آپ کے علم میں ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد 19 وزارتیں وفاق میں abolish ہوئیں ان سب کے اختیارات صوبوں کو منتقل ہوئے ہیں اور یہ constitutional crises کی صورت اختیار کر چکا تھا کہ آپ کی اسمبلی کے پاس وہ پارلیمینٹری اختیارات نہیں تھے جو نیشنل اسمبلی کے پاس تھے so we have just brought them at par تاکہ ایک effective governance, effective parliamentary oversight and for good deliverance of the Province of Punjab. اس میں آپ لوگ اپنا کردار ادا کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں رولز اور پروسیجر پر تھوڑا سا کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اس پر اگر آپ بات کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی یہ definitely ایک بہت اچھی positively approach ہے۔ to make committee powerful ورنہ تو only the business which was referred اتنی سی meeting ہوتی تھی we needs to improve our system also regarding the Adjournment Motions and Call Attention Notices میں آپ یہ دیتے ہیں میں پڑھتا ہوں اس کے بعد جواب آتا ہے نہیں آتا ہے lapse کر جاتی ہے the matter is of public importance اس پر جب جواب آجاتا ہے اس کا جواب اگر ٹھیک نہیں ہے that is also lapsed اس پر جیسے I have a question کیونکہ میں نے دیکھا تھا I moved an adjournment motion way back 256/24 اس کا جواب جب آیا تو this was totally ridiculous ڈیپارٹمنٹ نے flagging کرکے بھیج دیا ہے this such matter should be referred to the committee to take an appropriate action against this officer جو کر رہے ہیں کیونکہ یہاں پر legislation کے علاوہ

we must sit اس پر we have to watch the interest of the poor people down again کہ یہ adjournment motion ہے یا call attention notice ہے یہ تو نہیں ہے کہ call attention notice آیا ادھر سے آپ نے جو اس کا ایک جواب دے دیا اس کے بعد ٹوپی پہنی سیلوٹ مارا چلے گئے that is not end of it آج بھی میرا ایک call attention notice اس میں آپ دیکھیں گے finally we have to conduct result oriented discussion اس پر آپ ذرا روشنی ڈال دیں۔

جناب سپیکر: آپ نے بڑے اہم نقطے اُٹھائے ہیں adjournment motion کا بنیادی مقصد ہوتا ہی یہ ہے کہ اسمبلی کی کارروائی کو معطل کر دیا جائے ہمارا rule بھی یہی کہتا ہے اور وہ کیسے کہتا ہے اس کے دو حصے ہیں ایک کے Adjournment Motion سے ہم نے achieve کیا کرنا ہے اور ایک اس کو پیش کرنے کا اور اس کو طے کرنے کا طریق کار کیا ہے تو ہم پہلے پیش کرنے اور طے کرنے کے طریق کار پر بات کر لیتے ہیں اب ہمارے رولز میں ایسے ہے کہ adjournment motion put ہو گی mover اسے move کریں گے اس کا جواب اگر تو وہ matter ایسی importance کا ہو گا کہ اگر اسمبلی فوری طور پر یہ سمجھے کہ یہ فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے تو وہ then and there اس پر ٹائم فکس کر کے دو گھنٹے مقرر کر کے باقی کارروائی روک سکتی ہے ایک تو اس کا پہلا ہمارے رولز میں یہ موجود ہے لیکن یہ پریکٹس ایسے ہوتی نہیں ہے پچھلے 22 سال میں ایک دفعہ یہ پریکٹس میں نے IRSA کے معاملے پر ہوتے دیکھی تھی جب مرحوم شوکت مزاری چیئر پر تھے پانی کی تقسیم کا مسئلہ تھا ہاؤس کی کارروائی کو روکا گیا میں نے adjournment motion پر ہاؤس کی proceeding suspend ہوتی بڑی really دیکھی ہے ریکارڈز میں سے ڈھونڈی while we were amending these procedures اس میں بھی ہمیں کوئی ایسی خاطر خواہ مدد نہیں ملی اس اسمبلی کے دورانیہ میں لوکل گورنمنٹ پر ہم adjournment کر چکے ہیں اس اسمبلی کے دورانیے میں minorities پہ adjournment کر چکے ہیں اور بھی جو pertinent matter آئے ہیں میں نے جس پر mover dissatisfied ہوئے ہیں ان کو refer کیا ہے اور اس میں آپ کی بات درست ہے آپ ایک تجویز تحریر کر کے جس سے آپ اس کی effectiveness کہہ رہے ہیں اس کو

کمیٹی کے اندر we will bring into the notification تحریر کر کے بھیجے اس پر ہم دیکھ لیتے ہیں اس کی effectiveness آنی چاہیے جی!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ Rule 2120 پر میں بھی تھوڑی سی بات کروں گا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہاؤس کے اب جو سارے matters ہوں گے وہ Ethics Committee میں بھیجیں گے لیکن میرا خیال ہے کہ اس نئی ترمیم میں ہے کہ if you remember آپ نے ذکر نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ نے ایک Ethics Committee بنائی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: Ethics Committee۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جی۔

جناب سپیکر: بزنس ایڈوائزری کمیٹی اور Ethics Committee ہم نے ایک کر دی ہے۔ اس کا function duality of purpose آ رہا تھا کہ ہاؤس کا conduct کیسے ہو گا؟ اس کو اگر بزنس ایڈوائزری کمیٹی دیکھے گی تو Ethics Committee کے functions میں وہ overlap کرتی تھی تو آپ اس کو جب you will go through the full detail of this ہم نے سینیٹ کا rule in corporate کیا ہے۔ وہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی اور Ethics Committee کے نام سے کام کرتی ہے اور وہ کمیٹی ان ساری چیزوں کو دیکھتی ہے جو اس طرح کا conduct ہو گا جو میں کہہ رہا ہوں کہ let's say that there is an order to be passed that a member is barred from such and such sittings تو Ethics Committee اس کو probe کرے گی۔ آج بھی ایسا ہی ہے اور ہم نے یہ کر دی ہے۔ اس میں یہ ڈال دیا گیا ہے اور اگر آپ اس کو تفصیل سے دیکھیں گے تو مل جائے گا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک دو مزید چیزیں ہیں اگر آپ فرمائیں گے تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے دیکھیں we should be careful with the time of the House آپ کے پاس یہ مسودہ آ گیا ہے there is no divide for this کہ اس میں کون ٹریژری ہے اور کون اپوزیشن ہے I am really grateful for the cooperation which the government has given, for the cooperation which the opposition has given اگر آپ معزز اراکین حکومت اور اپوزیشن اس پر متفقہ طور پر resolve نہ کرتے، وہ واقعات جو قومی اسمبلی میں پیش آئے، اسمبلی کے اندر سے اراکین کو گرفتار کیا گیا، وہ واقعات جو اس اسمبلی میں پیش آئے کہ private citizens بطور ممبرز اندر آئے اور یہاں پولیس کو یونیفارم کے اندر اس معزز ایوان میں اتارنا پڑا۔ یہ سیاہ دھبے ہیں جو ہماری پارلیمانی تاریخ کے ہیں تو ان rules کے اندر ان کا تدارک ہے and I really appreciate your kind support and help of all the members آپ please kindly اس میں Chief Minister کا وژن بھی ہے، اس میں لیڈر آف اپوزیشن کا resolve بھی ہے اور اس میں ساری political parties کا consensus بھی ہے کہ اس کی working کیسے ہونی چاہئے۔ آپ اپنی تجاویز اسمبلی سیکرٹریٹ کے ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور کو دیں office is there to receive it آپ جو لے کر آئیں گے، جو اس کو at par with the best practices لے کر جائے گی ہم اس کو آگے لے کر جائیں گے۔ Thank you very much, we carry on with the business

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اگلی نشست پر اپنے وزیر کی کرسی پر آئیں۔

(اس مرحلے پر پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید) منسٹر کی نشست پر آ گئے)

جناب سپیکر: کہیں یہ نہ ہو کہ آپ کے وزراء یہ پریکٹس ہی بنالیں کہ پارلیمانی سیکرٹری ہے تو ہم نے کیا جانا ہے۔ ملک صاحب! ہم تو سمجھ رہے تھے کہ آپ out of city ہیں۔ پہلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 399 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں شوگر سیس کی مد میں جمع رقم اور اس کے خرچ / استعمال سے متعلق تفصیلات

***399: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی تمام شوگر ملز شوگر سیس کی مد میں ایک خاص شرح سے رقم جمع کرواتی ہیں جو دیہی علاقے کی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہوتی ہے؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 24-2023 میں شوگر سیس کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی کتنی کہاں کہاں خرچ کی گئی اور کتنی رقم اب تک اس مد میں موجود ہے؟

(ج) شوگر سیس کی مد سے بننے والی سڑکوں کی تعمیرات کا فیصلہ ضلع کی سطح پر کون سی اتھارٹی کرتی ہے اس سلسلے میں کیا میکنزم اختیار کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس، پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کی شق 12(2) کے تحت جمع ہوتا ہے۔ اس کی شرح پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کے تحت 5 روپے فی 40 کلو گرام ہے۔ جس کا نصف (2.50) روپے زمیندار ادا کرتا ہے اور باقی نصف (2.50 روپے) شوگر مل ادا کرتی ہے۔ شوگر ملیں متعلقہ ضلع اور ارد گرد کے اضلاع سے

بھی گنا خرید کرتی ہیں۔ جس ضلع سے جتنا گنا خرید کیا جاتا ہے، اس کے مطابق جمع شدہ سیس متعلقہ اضلاع کو سیزن کے اختتام پر بھیج دیا جاتا ہے۔ دفتر کین کمشنر پنجاب، لاہور متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز سے گنا کی خریداری کی تفصیلات معلوم کرتا ہے، جسے District-wise Apportionment کہا جاتا ہے۔ جس کے موصول ہونے کے بعد محکمہ خزانہ، پنجاب کو لکھا جاتا ہے کہ ہر ضلع کو خرید کردہ گنا کے مطابق شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس فنڈز مہیا کئے جائیں، جو گنا کے کاشت کردہ علاقوں کی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہوتے ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے شوگر سیس اکاؤنٹ میں سابقہ سال کی مد میں اس وقت مبلغ -/9,072,525 روپے موجود ہیں۔ سال 24-2023 کے دوران شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس فنڈز میں جمع شدہ رقم ڈسٹرکٹ سیس اکاؤنٹ میں تاحال ضلع کے ڈپٹی کمشنرز کی جانب سے District-wise Apportionment موصول نہ ہونے کی بناء پر منتقل نہ ہو سکی ہے، جس کے موصول ہونے کے بعد کیس محکمہ خزانہ، پنجاب کو رقم کی منتقلی کے لئے بھجوا دیا جائے گا۔

(ج) شوگر سیس فنڈز کے استعمال کے لئے، متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں، ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، مقرر ہے، جو سڑکوں کی تعمیرات کے منصوبے بناتی ہے۔ بعد ازاں ان منصوبوں کی حتمی منظوری کے لئے، ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، جو ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں کام کرتی ہے، کو بھیجتی ہے۔

ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی کے ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. Deputy Comissioner
2. Deputy Director Agriculture (Ext.)
3. Deputy Director (Food)
4. District Food Controller
5. Additional Deputy Comissioner (F&P)
6. Two MPAs nominated by Chief Minister

7. A repsentative of P&D Board
8. XEN Highways
9. Any other member to be co-opted by the DC
10. Two representatives of each sugar mill in the district
11. Two representatives of the sugarcane growers

ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی کے ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1. Divisional Comissioner
2. Deputy Comissioner
3. Director (Dev. & Finance)
4. A representative of P&D Board
5. The Superintending Engineer Provincial Highways Circle
6. Deputy Director Agriculture (Ext.)
7. Deputy Director (Food)
8. Representatives of each sugar mill
9. Representatives of the growers of the Sugarcane ControlBoard
10. Any other member co-opted by the Divisional Commissioner

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی تمام شوگر ملز شوگر سیس کی مد میں ایک خاص شرح سے رقم جمع کرواتی ہیں جو دیہی علاقے کی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہوتی ہے جس کے جواب میں ہے کہ جی ہاں۔ یہ درست ہے۔ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس، پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کی شق 12(2) کے تحت جمع ہوتا ہے۔ اس کی شرح پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کے تحت 5 روپے فی 40 کلو گرام ہے۔ جس کا نصف (2.50 روپے) زمیندار ادا کرتا ہے اور باقی نصف (2.50 روپے) شوگر مل ادا کرتی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ کہا گیا ہے کہ گنے کے کاشت کردہ علاقوں کی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہوتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جمع ہونے والا اربوں روپیا سارا ہی ان علاقوں کی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہوتا ہے یا اس میں سے کوئی کمیشن یا[*] کاٹ لیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے بھائی نے سوال کیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی تمام شوگر ملز شوگر سیس کی مد میں ایک خاص شرح سے رقم جمع کرواتی ہیں جو دیہی علاقے کی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہوتی ہے تو جی ہاں۔ یہ درست ہے۔ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس، پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کی شق 12(2) کے تحت جمع ہوتا ہے۔ اس کی شرح پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کے تحت 5 روپے فی 40 کلوگرام رکھا ہے۔ جس میں نصف (2.50) روپے زمیندار ادا کرتا ہے اور نصف (2.50 روپے) شوگر مل ادا کرتی ہے۔ اس کی مد میں جو پیسے اکٹھے ہوتے ہیں دفتر کین کمشنر پنجاب، لاہور متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز سے گنا کی خریداری کی تفصیلات معلوم کرتا ہے اور اس کے بعد پھر District-wise Apportionment کہا جاتا ہے جس کے موصول ہونے کے بعد محکمہ خزانہ پنجاب کو لکھ دیا جاتا ہے اور ہر ضلع کو خرید کردہ گنا کے مطابق شوگر ڈویلپمنٹ سیس فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔ جو گنا کے کاشت کردہ علاقوں کی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہوتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جو پوچھا ہے اس کا تو کہیں پر ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! اصل میں پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ ان کے محکمہ کا کام شوگر سیس کی collection ہے اور جو roads بنانے ہیں وہ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے بنانے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھا ہے کہ شوگر سیس کا پیسا جو اکٹھا ہوتا ہے آیا یہ سارا سڑکوں کی تعمیر پر لگ جاتا ہے یا اس میں سے کوئی [*] یا کمیشن کاٹ لیا جاتا ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر لفظ کارروائی سے حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ کی بینائی کا کیا حال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری بینائی اب کمزور ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: کمزور ہو رہی ہے۔ (قہقہہ)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ مجھے بتادیں کہ اگر 100 روپیہ جمع ہوتا ہے تو کیا 100 روپیہ ہی سڑکوں پر لگتا ہے یا اس میں سے کمیشن یا کوئی [*] کاٹ لیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! It's a very pertinent question

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب سپیکر! امجد صاحب! کچھ ہٹ کر سوال کا جواب پوچھ رہے ہیں کہ پیسے کہاں لگتے ہیں تو شوگر سیس فنڈز کے استعمال کے لئے، متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں، ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، مقرر ہے، جو سڑکوں کی تعمیرات کے منصوبے بناتی ہے۔ بعد ازاں ان منصوبوں کی حتمی منظوری کے لئے، ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جو پوچھا ہے یہ اس کا جواب نہیں بتا رہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کیا شوگر ملز شوگر سیس کے پیسے جمع کراتی ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پیسے تو آ گئے اور میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سارے پیسے سڑکوں پر لگ جاتے ہیں یا اس کا کچھ حصہ کمیشن یا [*] کی صورت میں محکمہ کھا جاتا ہے یا کاٹ لیتا ہے؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! اس کا جواب ہے کہ جی نہیں۔ ایسا نہیں ہوتا اور پیسے لگ جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ ایسا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

---

* بحکم جناب سپیکر لفظ کارروائی سے حذف کیا گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب سپیکر! ایسا نہیں ہوتا۔ میرے پاس جن سڑکوں پر کام ہوا ہے اس کی تفصیل موجود ہے۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ پیسے ڈپٹی کمشنروں کی صوابدید پر ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ چوک میں تو نہیں کھڑے ہوئے کہ جلسہ کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب سپیکر! دو کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے سوال کا جواب دیں ناں کہ جتنے پیسے جمع ہوتے ہیں وہ سب سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں کاٹا جاتا اور 100 فیصد سڑکوں پر لگ جاتا ہے تو میری معلومات کے مطابق ان کا جواب درست نہیں ہے بلکہ 18 فیصد [*] محکمہ کاٹ لیتا ہے ان پیسوں میں سے جو کسانوں کی سہولت کے لئے لگنے ہوتے ہیں تو وہ 18 فیصد فنانس یا خوراک کا محکمہ کاٹ لیتا ہے۔ وہ 18 فیصد کہاں جاتا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ انہیں تو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ 18 فیصد کون کاٹتا ہے، کہاں لگتا ہے اور کیوں کاٹتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ سے جو total پیسے اکٹھے ہوئے ہیں ناں وہ 176 ملین روپے ہیں اور 2 فیصد collection charges ہیں، 10 فیصد شوگر کین ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ اپنے پیسے رکھ لیتی ہے باقی 83 فیصد رقم 14 کروڑ 60 لاکھ 63 ہزار 616 روپے بنتی ہے۔ یہ 18 فیصد کی بات کر رہے ہیں اور 5 فیصد اس میں محکمہ فنانس رکھ لیتا ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! میں آپ کا مسئلہ حل کر دوں؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

---

* بحکم جناب سپیکر لفظ کارروائی سے حذف کیا گیا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا سوال ہے کہ naturally شوگر کین زمینداروں کے علاقے میں ایک certain area شوگر کین ہوتا ہے تو یہ جو شوگر کین سیس کاٹ لیتے ہیں تو کیا اسی علاقے میں خرچ ہوتا ہے یا لاہور کے انڈر پاسز پر خرچ ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب سپیکر! شوگر سیس کا فنڈ جہاں سے اکٹھا ہوتا ہے اس کے ارد گرد کے علاقوں میں جہاں سے گنا خریدا جاتا ہے انہی اضلاع اور انہی سڑکوں پر وہ خرچ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں آپ کا مسئلہ حل کر دیتا ہوں۔ امجد صاحب اور رانا آفتاب صاحب نے جو پوچھا اور پارلیمانی سیکرٹری جو کہہ رہے ہیں تینوں باتیں almost ایک ہی ہیں۔ جس ڈسٹرکٹ میں مِل ہوتی ہے تو وہاں ڈسٹرکٹ کمیٹی شوگر سیس کے پیسوں سے ڈسٹرکٹ روڈز بناتی ہے، ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ اور C&W کی جو بڑی روڈز ہوتی ہیں ان میں کہیں اگر شوگر سیس کے پیسے جانے ہوں تو وہاں چلے جاتے ہیں۔ اس کا اختیار District Assessment Committee کے پاس ہے۔ اب ہم نیا سوال لیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو پیسے جمع ہوتے ہیں وہ سارے وہاں نہیں جاتے۔ اس میں سے 18 فیصد [*] کاٹ دیا جاتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ وہ [*] کہاں لگتا ہے؟ انہوں نے کہا ہے کہ وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ والے شوگر ریسرچ کے نام سے کاٹ لیتے ہیں۔ بتایا جائے کہ وہ ریسرچ کہاں ہوتی ہے، اس کا کیا impact ہے؟ اس 5 فیصد کا ویسے ہی ذکر نہیں ہے وہ کہاں جاتے ہیں، وہ افسروں کی جیبوں میں جاتے ہیں یا کہاں جاتے ہیں؟ اس کا کوئی جواب ہی نہیں دے رہا ہے کہ وہ کہاں جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

---

* بحکم جناب سپیکر لفظ کارروائی سے حذف کیا گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب سپیکر! اس میں 2 فیصد collection charges کے ہیں، 10 فیصد Sugar Can Research and Development Board پر خرچ ہوتے ہیں اور باقی 5 فیصد فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کا لفظ [*] بڑا غیر پارلیمانی ہے۔ آپ تو بڑے منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں، ہمیں آپ کا بڑا احترام ہے اور آپ بڑے crusader ہیں۔ آپ کا یہ [*] لفظ آیا تو میں سمجھا کہ شاید کوئی Commission kickbacks کی بات ہو رہی ہے۔ اگر یہ پیسے ریسرچ کے لئے کاٹ رہے ہیں یا کسی documented manner میں جو allowed by the government ہے اُس پر کاٹ رہے ہیں پھر تو آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔ لفظ [*] کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے اعتراض یہ ہے کہ جو 10 فیصد کاٹا جاتا ہے یہ لگتا کہیں نہیں ہے اگر یہ پیسا ریسرچ پر لگتا ہوتا تو پنجاب کی yield دیگر ممالک کے مطابق ہوتی۔ وہ پیسا ریسرچ پر نہیں لگتا، پتا نہیں کہاں جاتا ہے۔ جو 5 فیصد ہے وہ تو لگ ہی کہیں نہیں رہا، اُس کا تو کوئی جواب ہی نہیں دے رہا ہے۔ اُس کا جواب نہ فنانس ڈیپارٹمنٹ دے رہا ہے اور نہ محکمہ خوراک دے رہا ہے کہ وہ کہاں لگتا ہے۔ اس کا بتایا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! چونکہ اس سوال پر بہت زیادہ ٹائم لگ چکا ہے اس لئے آپ باقی 5 فیصد کی تفصیل معزز رکن کو in writing بھجوا دیں۔

جناب محمود احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محمود الحسن صاحب!

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محمود صاحب!

جناب محمود احمد: جناب چیئرمین! جو امجد صاحب نے کہا ہے کہ 18 فیصد کٹوتی جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ یا فنانس ڈیپارٹمنٹ کاٹ رہا ہے وہ بالکل غلط کر رہا ہے۔ انہوں نے 10 فیصد گنے کی ریسرچ کے لئے

---

* بحکم جناب سپیکر لفظ کارروائی سے حذف کیا گیا۔

رکھا ہے مگر مارکیٹ میں ریسرچ فارم پر کوئی latest variety نہیں آئی۔ انہوں نے 2 فیصد فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لئے رکھا ہے۔ چلیں یہ 12 فیصد کاٹ لیں لیکن یہ 18 فیصد کیوں کاٹ رہے ہیں؟ میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ والوں سے ملا ہوں، میں نے کین کمشنر سے بات کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے آڈٹ پیرا بن چکے ہیں لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ والے ہماری بات نہیں سن رہے ہیں۔ میں دوسری بات آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ میں ضلع رحیم یار خان سے تعلق رکھتا ہوں وہاں 8 شوگر ملیں ہیں۔ وہاں 2023-2022 اور 2024-2023 دو سالوں کا شوگر سیس کا فنڈ release نہیں کر رہے ہیں۔ ہمارا علاقہ گنے کا ایریا ہے ہمیں روڈز کی maintenance کے لئے فنڈز چاہئیں۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ ان کو حکم فرمائیں کہ فوری طور پر ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کا فنڈ release کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! اگر ان کو کوئی ابہام ہے تو یہ نیا سوال جمع کروا دیں میں اُس کی تفصیل محکمے سے لے کر ان کو جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس میں جو 10 فیصد ریسرچ ہے کیا آپ کے پاس اس کی کوئی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! اس کی تفصیل بھی میں اگلے سوال کے جوابات میں اِن شاءاللہ اِن کو مہیا کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: چلیں، بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: میرا سوال نمبر 610 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں کاشتکاروں کو شوگر ملز کی جانب سے گنے کی قیمت کی فراہمی اور کین کمشنر کے اختیارات سے متعلق تفصیلات

***610: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کین کمشنر پنجاب شوگر ملز اور کاشتکاروں کے معاملات کو ریگولیٹ کرتا ہے؟

(ب) کاشتکاروں کی طرف سے شوگر ملز کو فراہم کردہ گنے کی قیمت کی شوگر ملز سے وصولی کے حوالے سے کین کمشنر کے پاس کیا اختیارات ہیں؟

(ج) شوگر ملز گنے کی قیمت کاشتکاروں کو کتنے روز میں ادائیگی کرنے کی پابند ہیں مقررہ مدت تک ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں شوگر ملز کے خلاف کیا کارروائی ہو سکتی ہے؟

(د) صوبہ بھر میں 30۔اپریل 2024 تک کس کس شوگر ملز کے ذمہ کاشتکاروں کی گنے کی قیمت کی کتنی رقم واجب الادا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ہ) محکمہ نے کاشتکاروں کی شوگر ملز کے ذمہ واجب الوصول رقم دلانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید):

(الف) کین کمشنر پنجاب، لاہور، شوگر ملوں اور گنے کے کسانوں کے معاملات کو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ، 1950 کے تحت ریگولیٹ کرتا ہے۔ (کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ، 1950 کی شق نمبر 13(2) کے تحت شوگر ملز کسانوں کو گنے کی سپلائی کے 15 یوم کے اندر ادائیگی کرنے کی پابند ہیں۔ (کاپی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی ہے) قانون کے مطابق بر وقت ادائیگی نہ کرنے پر کین کمشنر پنجاب، لاہور متعلقہ شوگر مل کو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ، 1950 کی شق نمبر 13-A(1) کے تحت اظہار وجود کا نوٹس جاری کرتا ہے اور کسان کے گنے کی رقم کا تعین کر کے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو لکھا جاتا ہے کہ وہ بطور ایڈیشنل کین کمشنر، شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق نمبر 13-A(3) کے تحت، مذکورہ مل کے خلاف پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ، 1967 کے تحت کارروائی کر کے 100٪ ادائیگی کو یقینی بنائے۔ (کاپی "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی ہے) مزید بر آں، حکومتِ پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ، 1950 کی شق نمبر 6-A کے تحت متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ایڈیشنل کین کمشنر مقرر کرتی ہے۔ (کاپی "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ، 1950 کی شق نمبر (2)13 کے تحت شوگر ملز کسانوں کو گنے کی سپلائی کے 15 یوم کے اندر ادائیگی کرنے کی پابند ہیں۔ قانون کے مطابق بر وقت ادائیگی نہ کرنے پر، کین کمشنر پنجاب، لاہور متعلقہ شوگر مل کو پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ، 1950 کی شق نمبر (1)13-A کے تحت اظہار وجود کا نوٹس جاری کرتا ہے اور کسان کے گنے کی رقم کا تعین کر کے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو لکھا جاتا ہے کہ وہ بطور ایڈیشنل کین کمشنر، شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق نمبر (3)13-A کے تحت، مذکورہ مل کے خلاف پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ، 1967 کے تحت کارروائی کر کے 100٪ ادائیگی کو یقینی بنائے۔

(د) کرشنگ سیزن 24-2023 کے دوران پنجاب میں 41 شوگر ملوں نے مبلغ 497 ارب، 24 کروڑ، روپے کا گنا خرید کیا۔ شوگر ملوں نے کسانوں کو مبلغ 486 ارب، 90 کروڑ، روپے (97.92٪) کی ادائیگیاں کر دی ہیں۔ بقایا 10 ارب، 34 کروڑ روپے (2.08٪) رقم واجب الادا ہے 41 میں سے 24 شوگر ملوں نے کسانوں کو 100 فیصد ادائیگیاں کر دی ہیں۔ بقیہ ماندہ 17 شوگر ملوں میں سے 11 شوگر ملوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز / ایڈیشنل کین کمشنرز کو لکھا جا چکا ہے کہ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ، 1967 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے کسانوں کی 100 فیصد ادائیگیوں کو یقینی بنایا جائے۔ باقی 6 شوگر ملوں کے خلاف بھی قانونی کارروائی مختلف مراحل میں ہے۔

(ہ) کرشنگ سیزن 24-2023 کے دوران پنجاب میں 41 شوگر ملوں نے مبلغ 497۔ ارب 24 کروڑ روپے کا گنا خرید کیا۔ شوگر ملوں نے کسانوں کو مبلغ 486۔ ارب 90 کروڑ روپے (97.92٪) کی ادائیگیاں کر دی ہیں۔ بقایا 10۔ ارب 34 کروڑ روپے (2.08٪) رقم واجب الادا ہے 41 میں سے 24 شوگر ملوں نے کسانوں کو 100 فیصد ادائیگیاں کر دی ہیں۔ بقیہ ماندہ 17 شوگر ملوں میں سے 11 شوگر ملوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز / ایڈیشنل کین کمشنرز کو لکھا جا چکا ہے کہ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ، 1967 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے کسانوں کی 100 فیصد ادائیگیوں کو یقینی بنایا جائے۔ باقی 6 شوگر ملوں کے خلاف بھی قانونی کارروائی مختلف مراحل میں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کاشتکاروں کی طرف سے شوگر ملز کو فراہم کردہ گنے کی قیمت کی شوگر ملز سے وصولی کے حوالے سے کین کمشنر کے پاس کیا اختیارات ہیں؟ یہ لیلیٰ مجنوں کی کہانی ہے جو یہاں لکھ دی گئی ہے۔ وہ ہمیں بھی پتا ہے اور ہم نے پڑھ بھی لیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کیا یہ اختیارات کاشتکار کو اُس کی payment دلوانے کے حوالے سے impact کرتے ہیں، کیا یہ اختیارات کافی ہیں؟ انہوں نے جز(ب) میں یہ جواب دیا ہے کہ پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ، 1950 کی شق نمبر 13(2) کے تحت شوگر ملز کسانوں کو گنے کی سپلائی کے 15 یوم کے اندر ادائیگی کرنے کی پابند ہیں۔ جب سے شوگر ملیں بنی ہیں کیا اس پر کبھی عمل ہوا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئر مین! کاشتکاروں کی طرف سے شوگر ملز کو فراہم کردہ گنے کی قیمت بھی شوگر ملز سے وصولی پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ، 1950 کی شق نمبر (2)13 کے تحت شوگر ملز کسانوں کو گنے کی سپلائی کے 15 یوم کے اندر اندر ادائیگی کر دی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئر مین! سوال یہ ہے کہ جو 15 یوم کی پابندی انہوں نے خود ہی لگا لی ہے اس پر کبھی عمل ہوا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئر مین! بالکل اس پر عمل ہوتا ہے اگر عمل نہ ہو تو ہمارے پنجاب کے کین کمشنر متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو حکم دیتے ہیں کہ اس کو اکٹھی کر کے ہمیں اطلاع دیں کہ رقم زیرو فیصد رہ گئی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ پوری ہسٹری میں بتادیں کہ 15 دن میں رقم کی ادائیگی ہوئی ہو۔ اگر ان کے پاس ریکارڈ ہے تو یہ بتادیں۔ اگر کسی قانون پر عملدرآمد نہیں ہوناتو اس کو ختم کردیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ پورے پنجاب میں سے کوئی ایسی مثال دے سکتے ہیں کہ 15 دن میں payment ہو گئی ہے، کیا آپ کے پاس detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب سپیکر! میرے پاس detail ہے۔ ویسے سو فیصد تو نہیں ہوتا لیکن جو dispute میں جاتی ہے تو پھر ریونیو کے ذریعے۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ سن لیں، یہ بڑا سادہ سے سوال ہے کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی لسٹ ہے کہ پورے پنجاب میں 15 دن کے اندر فلاں فلاں جگہ پر payment ہوئی ہے، آپ کے پاس اس کی کوئی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! کرشنگ سیزن 24-2023 کے دوران پنجاب میں 41 شوگر ملوں نے مبلغ 497۔ ارب 24 کروڑ روپے کا گنا خرید کیا۔ اس میں شوگر ملوں نے کسان کو مبلغ 486۔ ارب 90 کروڑ روپے جس کا 97.92٪ بنتا ہے کی ادائیگیاں کردی ہیں۔ باقی 10۔ ارب 34 کروڑ روپے جو واجب الادا ہے ہماری جو recently حکومت وجود میں آئی ہے ان دنوں میں ہم نے 30۔ ارب روپے کی مزید recovery کر کے دی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے جتنے ارب کی ادائیگی بتائی ہے تو کیا یہ ساری ادائیگی 15 دن کے اندر ہوئی ہے یا 15 دن کے بعد ہوئی ہے۔ مجھے جہاں تک فاضل ممبر کا سوال سمجھ میں آرہا ہے تو وہ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! میں نے ان کے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ یہ 15 دن کے اندر ہوئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! انہوں نے یہ بہت بڑی statement دے دی ہے کہ یہ 15 دن کے اندر ہوئی ہے یہ اب further انکوائری کا question ہے یہ سوال کمیٹی کو بھجوائیں اور یہ پارلیمانی سیکرٹری کہے گا۔۔۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: جی، .order in the House اب آپ تشریف رکھیں۔ میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بتائیں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب چیئرمین! جون کے مہینے میں بھی یہ سوال اٹھایا گیا تھا اور اس وقت منسٹر فوڈ نے 12 ارب روپے سے زیادہ کی amount بتائی تھی۔ یہ جواب 30۔ اپریل تک کا ہے اور اس میں جو یہ amount بتا رہے ہیں تو اس میں پونے دو ارب روپے یا ڈیڑھ ارب روپے کا difference ہے یہاں پر ٹوٹل غلط بیانی کی جاتی ہے۔ ہم لوگ یہاں پر ہر سیشن کے اندر سوال کچھ کرتے ہیں اور جواب کچھ دیا جاتا ہے۔ پہلے بھی بات ہو رہی تھی اور جب میں آپ سے request کر رہا تھا تو میرے اپنے حلقے میں شوگر کین ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے نام سے رقبہ مختص کیا گیا ہے آج کے دن تک پچھلے 14 سال کے اندر اس پر یہ 10 ایکڑ گنا کاشت نہیں کر سکے اور یہ اس پر amount utilize % 10 کر رہے ہیں۔ اسی طرح یہ جو بتایا جا رہا ہے کہ یہ payments 15 دن کے اندر ہوئی ہے تو ہم آج کے دن تک رو رہے ہیں میں پچھلے پانچ سیشن سے consecutive point of order لینے کی کوشش کر رہا ہوں but چیئر کا دھیان ان کی طرف نہیں جاتا۔ گزارش یہ ہے کہ آج کے دن تک میری اپنی constituency کی 20 کروڑ روپے سے اوپر کی payment pending ہے اور جو فاضل ممبر نے سوال کیا تھا تو اس کے جواب میں جو ملک محمد وحید نے فرمایا تو اس کے اندر 15 دن کے بعد plenty بھی add ہوتی ہے، 15 دن کے بعد یہ interest دینے کے بھی پابند ہیں اور ان پر اس قانون کے تحت FIR بھی کروائی جا سکتی ہے۔ آج کے دن تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ مختصر میری عرض سن لیں کہ اس وقت crushing season ختم ہوئے کتنے مہینے ہو گئے ہیں؟ اب لگ بھگ دو مہینے کے اندر آپ کا نیا crushing season start ہونے والا ہے۔ آج کے دن تک still payments pending ہیں۔ اس ہاؤس کے اندر assurance دی گئی تھی کہ 30۔ جون تک جو تمام payment pending ہیں وہ clear کروائی جائیں گی۔ یہ payments موجود ہیں اور آج کے دن تک اک ٹیڈی پیسے کی payment نہیں کی گئی۔ یہاں پر آ کر ہم صرف اور صرف number scoring کے لئے یہ quote کر دیتے ہیں کہ

یہ 15 دن کے اندر payment ہوئی ہے جس طریقے سے جناب امجد علی جاوید نے کہا ہے تو آپ اس کی انکوائری کروائیں اور اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب چیئرمین: اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ سوال نہیں ہے ایک پوری تقریر ہے۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب چیئرمین! میں نے صرف دو points بتائے ہیں۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کے points کو آگے لے کر جاتا ہوں۔ جناب امجد علی جاوید! آپ بھی تشریف رکھیں۔ اپوزیشن کے فاضل ممبر نے جس point کی طرف اشارہ کیا ہے کہ 30۔جون تک payments کی clearance کی assurance دی گئی تھی بیشک اس کا سوال سے براہ راست تعلق نہ ہو لیکن انہوں نے بڑی relevant بات کی ہے کہ 30۔جون تک ادائیگیاں pending پڑی ہوئی ہیں۔ اگر 30۔جون تک کے بقایا جات موجود ہیں جو حکومت نے دینے ہیں تو اس سے آگاہ کریں اور اگر کوئی ہیں تو ساتھ یہ بھی آگاہ کر دیں کہ یہ 30۔جون تک ادا کیوں نہیں ہوئے؟ نمبر2۔ آپ نے جو جناب امجد علی جاوید کے سوال پر statement دی ہے کہ 15 دن کے اندر یہ ساری ادائیگیاں ہوئی ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ گیلری میں موجود آفیشلز سے معلومات لے لیں اور اگر 15 دن کے اندر یہ ساری ادائیگیاں ہوئی ہیں تو بڑی اچھی بات ہے اگر نہیں ہوئیں تو آپ ان دونوں points کی اس ہاؤس میں وضاحت کر دیں۔ بہت شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ہم نے ٹوٹل گنے کی جو خرید کی تھی وہ 497۔ارب روپے کی تھی۔ اس میں ہم نے total payments آج تک کی کر دی ہوئی ہیں وہ 99.34 فیصد ہے یعنی آپ دیکھیں کہ ہم اس کو 99 فیصد پر لے گئے ہیں۔ آگے بقایاجات ہیں جو موجود ہیں وہ 0.66 فیصد ہیں ہم ٹوٹل گنے کی ادائیگی میں 493۔ارب روپے ادا کر چکے ہیں اور جو بقایا جات رہتے ہیں جو ابھی میرے موصوف بھائی نے بات کی ہے وہ 30 کروڑ یا 33 کروڑ روپے ہیں تو ابھی 3۔ارب روپے باقی دینے والے ہیں۔ جب سے ہماری حکومت آئی ہے اس کے بعد ہی ہم نے آکر اس میں 30۔ارب روپے کا اضافہ کیا ہے جس کی recovery کی ہے اور میرا یہ جواب ہے۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! آپ کا یہ سوال نہیں ہے جن فاضل ممبر کا سوال ہے تو پہلا right ان کا ہے مجھے کچھ rules کے مطابق بھی چلنے دیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے اس کو دوبارہ بھی آگے لے کر جاؤں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب امجد علی جاوید کا مائیک کھولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میری اپنے بھائیوں سے گزارش ہے کہ میرا floor ہے تو مہربانی کریں مجھے بات کر لینے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میں اپوزیشن ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی اسی پر بات کریں یہ وقفہ سوالات ہے آپ نے جو آج کا اجلاس call کیا ہے اس میں آپ اس issue کو شامل کر سکتے تھے۔۔۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب چیئرمین! ہم نے اس issue کو شامل کیا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ابھی general debates ہونی ہے جس نے بھی اس issue پر تقریر کرنی ہے وہ تقریر کر لے۔ وقفہ سوالات میں جس نے محنت کر کے سوال کیا ہے پہلا right ان کا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ چیئر اس کو بیٹھا دے اور باقی دس بندوں کو کھڑے کر دے۔ یہ سب کے لئے ہے یہ صرف جناب امجد علی جاوید کے لئے نہیں ہے۔ وہ یہ protest کر رہے ہیں کہ میرا سوال ہے اور بیچ میں دس بندے کھڑے ہو کر اس کو interfere کر رہے ہیں۔ انہوں نے محنت کر کے یہ سوال دیا ہے ہم سب سے پہلے ان کا supplementary question لیں گے اور کسی کا question نہیں لیں گے۔ اگر ان کے بعد ہمارے پاس ٹائم ہوا تو آپ کو موقع ملے گا۔ میں نے آپ کی بات سنی ہے اور بڑی تفصیل سے سنی ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میری یہ گزارش اور میری submission ہے چونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایک statement دے دی ہے اور اب یہ further انکوائری کا

matter ہے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ وہاں ساری چیزیں detail کے ساتھ discuss ہو جائیں۔ دوسرا further میرا یہ سوال ہے کہ اس میں انہوں نے کہا کہ یہ کین کمشنر payment کو یقینی بنائیں گے تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ یقینی نہیں ہوتی تو پھر اس میں شوگر مل والے کے لئے کوئی سزا ہے اور کیا آج تک وہ کسی کو سزا دی گئی ہے آپ یہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد وحید صاحب! ان کا بڑا واضح سوال ہے کہ آپ یہ payment یقینی بنائیں گے اور ہمیں امید ہے لیکن ان کا سوال ہے اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاتا ہے کہ payment نہیں ہوتی تو آپ اس کے خلاف کیا ایکشن لیتے ہیں اور آپ نے ماضی میں ایسا کوئی ایکشن لیا ہے؟ یہ ان کے دو سوال ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! ایکشن لیا جاتا ہے کین کمشنر پنجاب جو لاہور میں بیٹھتے ہیں وہ ڈپٹی کمشنر کے ذریعے سارا ڈیٹا اکٹھا کرتے ہیں جن کو ایڈیشنل چارج دیا جاتا ہے وہ سارا ڈیٹا اکٹھا کر کے ان کو مہیا کرتے ہیں پھر کین کمشنر کے ساتھ ریونیو ڈیپارٹمنٹ بھی اس میں شامل ہے جس کی ڈیوٹی لگتی ہے پھر اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ بالکل اس میں سزا ہے اور میرے پاس آگے چل کر ان کے انہی سوالوں کا جواب ہے جن کو سزا دی گئی ہے وہ میں آگے چل کر تفصیلاً ان کو بتا بھی دوں گا۔ مزید اگر ان کو کوئی زیادہ مسئلہ ہے تو یہ میرے ساتھ اجلاس کے بعد بیٹھ جائیں تو میں ان کو مکمل طور پر جواب فراہم کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میرے پہلے جواب پر بھی تحفظات ہیں اور اس statement پر بھی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ سزا دی جاتی ہے یہ again ایک statement ہے تو یہ سارا further انکوائری کا معاملہ ہے تو آپ اس question کو کمیٹی کو ریفر کریں وہاں اس کی detail scrutiny ہو جائے تاکہ پنجاب کے لوگوں کا کچھ بھلا ہو جائے۔ یہ ہر سال issue درپیش آتا ہے لیکن اس پر ہوتا کچھ نہیں ہے۔ اگر یہ سوال کمیٹی میں جائے گا وہاں اس پر کچھ deliberation ہو گی اور شاید لوگوں کے آنسو پونچھے جا سکیں۔ آپ مہربانی کر کے سوال کمیٹی کو ریفر کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا شہباز احمد صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں۔

شیخ محمد اکرم: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب!

شیخ محمد اکرم: جناب چیئرمین! payment کی بات بالکل غلط ہے۔ میری ذاتی پچھلے دو سال کی payment ابھی 15 دن پہلے ہوئی ہے کوئی سزا اور جزا نہیں ہے بالکل اُن کو کوئی پوچھتا نہیں لوگوں کے ابھی بھی اربوں روپے باقی ہیں یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ سزا بھی ہوتی ہے اور پیسے 15 دن میں مل جاتے ہیں۔ مجھے دو سال بعد اب پیسے ملے ہیں۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! آج تک جو رقم موصول ہوئی ہے، ہم نے جو recover کی ہے میں نے اس کی تفصیل کے ساتھ بات کر دی ہے۔ یہ 3۔ ارب روپے ہیں، یہ ہو جانی چاہئے لیکن۔۔۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ تشریف رکھیں! یہ نہیں لکھا کہ ادا ہو جانی چاہئے۔ آپ کے محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ہم پابند ہیں۔ آپ یہ دوبارہ پڑھ لیں آپ کے محکمہ نے لکھا ہے کہ 15 یوم کے اندر ادائیگی کرنے کے پابند ہیں۔ یہ ادائیگی ہو جانی چاہئے نہیں ہے۔ ایک تو یہ وضاحت ہے۔ دوسرا اس سوال اور پچھلے سوال سے متعلقہ جتنے ایشوز یہاں فاضل ممبرز نے اٹھائے ہیں، ان تمام سوالوں کے جوابات اور ان مسائل کے حل کے لئے میں یہ معاملہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال! محترمہ آشفہ ریاض کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 641 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: تحصیل کمالیہ و پیر محل میں غلہ گودام اور گندم کی سٹوریج سے متعلق تفصیلات

*641: **محترمہ آشفہ ریاض:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل کمالیہ اور پیر محل میں کہاں کہاں غلہ گودام ہیں ان کے نام بتائیں نیز وہاں پر کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے؟

(ب) اس وقت ان پر کتنی کتنی گندم سٹور کی ہوئی ہے اور کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے؟

(ج) کیا اس سال مئی 2024 میں جو گندم کسانوں سے خریدی جائے گی ان کی سٹوریج کی گنجائش ہے اگر نہیں تو سابقہ سٹور گندم کو فروخت نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید):

(الف) تحصیل کمالیہ اور پیر محل میں واقع گوداموں کا محل وقوع اور گنجائش ذخیرہ درج ذیل ہے۔

تحصیل	نام مرکز	محل واقع	کل گنجائش ذخیرہ گندم
کمالیہ	پی آر سنٹر کمالیہ (03 سیٹ)	1۔غلہ منڈی کمالیہ 2۔ریلوے سٹیشن 3۔چک نمبر 713 گ ب	31460 میٹرک ٹن
پیر محل	پی آر سنٹر پیر محل-I	سندھیلیانوالی روڈ بالمقابل ریسٹ ہاؤس پیر محل نزد ریلوے سٹیشن	36000 میٹرک ٹن
	پی آر سنٹر پیر محل-II	پیر محل	18500 میٹرک ٹن

(ب) ان گوداموں پر سٹور کی گئی گندم اور گنجائش ذخیرہ کاری درج ذیل ہے۔

تحصیل	نام مرکز	ذخیرہ کردہ گندم	کل گنجائش ذخیرہ گندم
کمالیہ	پی آر سنٹر کمالیہ	18854.600 میٹرک ٹن	31460 میٹرک ٹن
پیر محل	پی آر سنٹر پیر محل-I	15157.750 میٹرک ٹن	36000 میٹرک ٹن
	پی آر سنٹر پیر محل-II	18350.781 میٹرک ٹن	18500 میٹرک ٹن

(ج) اس سال مئی 2024 میں کسانوں سے خریدی جانے والی گندم کے تمام انتظامات مکمل تھے اور دونوں تحصیلوں کے پی آر سنٹرز پر بمطابق ٹارگٹ خرید کی جانے والی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود تھی گذشتہ سال پرائیویٹ سیکٹر کی جانب سے ضرورت سے زیادو گندم درآمد کرنے کی وجہ سے محکمہ خوراک پنجاب کی گندم مکمل طور پر فروخت نہ ہو سکی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ آشفہ ریاض: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ آشفہ ریاض آپ کا ہے سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 642 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: تحصیل کمالیہ و پیر محل میں مستقل و عارضی گندم مراکز سے متعلق تفصیلات

***642: محترمہ آشفہ ریاض:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ تحصیل کمالیہ اور پیر محل میں کہاں کہاں مستقل اور عارضی مراکز خرید گندم ہیں؟

(ب) ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان پر کسانوں / زمینداروں کو کون کون سی سہولیات میسر ہوں گی؟

(د) کتنی گندم اس سے خرید کی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحصیل کمالیہ اور پیر محل میں کوئی عارضی مرکز خرید نہ ہے۔ جبکہ مستقل مراکز خرید کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تحصیل	نام مستقل مرکز خرید	محل واقع
کمالیہ	پی آر سنٹر کمالیہ (03 سیٹ)	1. غلہ منڈی کمالیہ
		2. ریلوے سٹیشن
		3. چک نمبر 713 گ۔ب
پیر محل	پی آر سنٹر پیر محل-I	سندھیلیانوالی روڈ بالمقابل ریسٹ
	پی آر سنٹر پیر محل-II	ہاؤس پیر محل نزد ریلوے سٹیشن پیر محل

(ب) ان مراکز میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہیں۔

تحصیل	نام مرکز خریداری	نام اہلکار	عہدہ	گریڈ
کمالیہ	پی آر سنٹر کمالیہ	1۔ شاہد مقبول	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	BPS-15
		2۔ محمد صغیر	فوڈ گرین انسپکٹر	BPS-12
		3۔ ظہور احمد	پی آر چوکیدار	BPS-03
		4۔ نذیر احمد	پی آر چوکیدار	BPS-01
		5۔ ظفر اقبال	پی آر چوکیدار	BPS-01
		6۔ مظہر اقبال	چوکیدار	BPS-03
		7۔ محمد اسحاق	بیلدار	BPS-02
پیر محل	پی آر سنٹر پیر محل-I	1۔ امیر حیدر	فوڈ گرین انسپکٹر	BPS-12
		2۔ آصف بشیر	فوڈ گرین انسپکٹر	BPS-12
		3۔ فلک شیر	پی آر چوکیدار	BPS-04
		4۔ شکور نذیر	پی آر چوکیدار	BPS-01
پیر محل	پی آر سنٹر پیر محل-II	1۔ شہباز لطیف	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	BPS-15
		2۔ بابر ظہیر الدین	فوڈ گرین انسپکٹر	BPS-12
		3۔ محمد ساجد	پی آر چوکیدار	BPS-01
		4۔ محمد عارف	پی آر چوکیدار	BPS-04
		5۔ عبدالغفار	بیلدار	BPS-02
		6۔ افضال مسیح	بیلدار	BPS-02

(ج) مرکز خرید گندم پر آنے والے کسانوں / زمینداروں کے لئے سہولیات میں پینے کا ٹھنڈا پانی، بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا انتظام، سایہ کے لئے شامیانہ وغیرہ، ہوا کے لئے پنکھے، بجلی بند ہونے کی صورت میں جنریٹر کا انتظام، سکیورٹی کے لئے سی سی ٹی وی کیمروں اور پولیس ملازمین کی تعیناتی اور پبلک واش روم وغیرہ کی فراہمی کے انتظامات مکمل تھے۔

(د) سکیم 25-2024 میں گندم نہ خریدی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ آشفہ ریاض: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ صائمہ کنول کا ہے۔ جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 832 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: گندم خریداری کے مراکز اور گوداموں میں گندم رکھنے کی گنجائش سے متعلق تفصیلات

***832: محترمہ صائمہ کنول:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں گندم خریداری کے کتنے مراکز کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں گندم خریداری کا کتنا ٹارگٹ رکھا گیا ہے اور کتنی گندم خرید کی جا چکی ہے؟

(ج) ضلع کے گوداموں میں سابقہ سالوں کی خریدی گئی کتنی گندم پڑی ہوئی ہے؟

(د) ضلع کے گوداموں اور گنجیوں میں کتنی گندم رکھنے کی گنجائش ہے اور اس گنجائش میں اضافہ بھی بوقت ضرورت ممکن ہے یا نہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں 13 پی آر سنٹر کمز اور 8 فلیگ سنٹر کمز ہیں۔ تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اس سال گندم خریداری نہ کی ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان کے گوداموں اور گنجیوں میں کُل گندم وزنی 115220.934 میٹرک ٹن ذخیرہ شدہ ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان کے پی آر سنٹرز کے گوداموں میں 118400 میٹرک ٹن گندم سٹور کرنے کی گنجائش موجود ہے جبکہ فلیگ سنٹرز پر گنجیوں کو ضرورت کے مطابق بنایا جاتا ہے اور ان کی تعداد میں اضافہ کر کے گنجائش کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ صائمہ کنول: جناب چیئر مین !سوال کا جز(الف) ہے میر احلقہ پی پی۔260 ہے کیا وہاں گورنمنٹ فوڈ ڈیپار ٹمنٹ خریداری مرکز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے کیوں کہ وہاں فوڈ ڈیپار ٹمنٹ کا کوئی purchase center نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! آپ نے کس جز کے حوالے سے سوال کیا ہے؟

محترمہ صائمہ کنول: جناب چیئر مین! سوال کا جز(الف) ہے۔

جناب چیئر مین: جی، ملک صاحب! محترمہ کا سوال ہے کہ جو گندم خریداری کے مراکز ہیں فی الحال تو اُن کا سوال یہی ہے کہ یہ کہاں کہاں ہیں اُس کے بارے میں آپ نے لسٹ دے دی ہے۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب چیئر مین !میر احلقہ پی پی۔260 ہے کیا گورنمنٹ وہاں فوڈ ڈیپار ٹمنٹ کا خریداری مرکز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ وہاں محکمہ فوڈ کا کوئی purchase center نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ اپنے حلقے کا کوئی مین قصبہ یا جگہ بتائیں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب چیئر مین! ظاہر پیر ہے۔

جناب چیئر مین: جی، ملک صاحب! محترمہ کے حلقے میں جو محترمہ جگہ بتا رہی ہیں یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے یا کیا ہے؟

محترمہ صائمہ کنول: جناب چیئر مین! یہ ٹاؤن کمیٹی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، ملک صاحب! یہ ٹاؤن کمیٹی ہے جس کے لئے انہوں نے سوال کیا ہے تو آپ کا محکمہ وہاں گندم خریداری کا مرکز بنانے کا ارادہ رکھتا ہے یا یہ زیر غور ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئر مین! نئے سرے سے کسی قسم کی گندم خریدنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! یہاں پر فاضل وزیر صاحب نے on the floor of the House statement دی تھی کہ ہم گندم کی خریداری کریں گے اور ہم نے 393 purchase center بنائے ہوئے ہیں۔ اب پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ وضاحت کر دیں اگر انہوں نے گندم کی خریداری نہیں کرنی تھی تو یہ اربوں کروڑوں روپے لگانے کا اس میں کیا idea تھا اس پر ذرا وضاحت کر دیں؟

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد وحید صاحب! معزز ممبر کا سوال ہے کہ اگر یہ گندم خریداری نہیں ہونی تو پھر یہ ساری exercise کیوں کی جا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! ابھی اس کا mechanism بنے گا کہ اگر ہم نے گندم خریدنی ہے تو پھر اُس کے مطابق سنٹرز کی ضرورت ہو گی تو ہم بنائیں گے۔ اس کے لئے طریق کار ہوتا ہے جو adopt کیا جائے گا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! یہ بڑا important ہے کہ آپ اگر باردانہ بناتے ہیں پھر purchase center میں جاتا ہے تو وہ کس bases پر لیا گیا ہے اگر وہ لے کر ضائع کیا ہے تو وہ کیوں اربوں روپے ضائع کئے ہیں۔ why did the honorable minister made a statement on the floor of the house کہ ہم گندم purchase کریں گے پھر آپ نے گندم purchase بھی نہیں کی ہے اس کے حوالے سے وضاحت کر دیں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! میں اس سوال کو بعد میں لیتا ہوں چوں کہ یہ سوال اور طرح کا ہے یہ اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔ محترمہ آپ کا دوسرا ضمنی سوال کیا تھا؟

محترمہ صائمہ کنول: جناب چیئرمین! جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے تو پھر گندم نہ خریدنے کی وجہ بتائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! چونکہ ہمارے پاس capacity سے زیادہ گندم پڑی ہوئی تھی اس لئے ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ ہم گندم کی خریداری کریں۔

جناب چیئر مین: تمام معزز ممبران جو ایوان کے راستے میں کھڑے ہیں اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئر مین! یہ گندم کی خرید کا اتنا بڑا بحران بہت پیدا ہو گیا ہے اور وزیر صاحب نے یہاں ایوان میں بھی کہا تھا کہ گندم چھ بوریاں فی ایکڑ کے حساب سے خریدی جائیں گی، لیکن وہ گندم انہوں نے نہیں خریدی۔ تو اب گورنمنٹ محکمہ خوراک ختم کرنے کا اعلان کر چکی ہے کہ ہم نے آگے سے گندم نہیں خریدنی تو نہ یہ محکمہ رہے گا تو پھر اس محکمہ کے سوالات کیوں آ رہے ہیں؟ یہ بتا دیں کہ یہ محکمہ رکھنا چاہتے ہیں یا اس کو بند کرنا چاہتے ہیں زمیندار کو تو بالکل انہوں نے مار کر رکھ دیا ہے اور زمیندار بالکل تباہ ہو چکے ہیں اُن کی گندم کو کوئی 2200روپے میں بھی نہیں لے رہا، نئے سال کے لئے یہ ریٹ 4100روپے کرنے کی بات کر رہے ہیں تو یہ کس سے گندم خریدیں گے کیسے یہ نظام چلائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئر مین! اس کا ابھی اتنا ہی جواب ہے کہ ابھی ہم کوئی محکمہ ختم کرنے نہیں جا رہے۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ آپ کا کوئی مزید سوال ہے؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! سوال کا جز (ب) ہے کہ اس سال حکومت نے گندم خریداری نہ کی ہے تو اس پر تو relevant سوال بن جاتا ہے کہ اگر انہوں نے خریداری نہیں کرنی تھی یا نہیں کی ہے تو جو ان کے arrangements تھے جو انہوں نے پیسے دیئے ہیں یا باردانہ ہے یا اُدھر چوکیدارہ ہے اور تنخواہیں ہیں وہ پیسے اب کس مد میں جائیں گے۔ non development expenditure ہے اس کے بارے میں بتائیں؟ پھر اس کے لئے پیرا بن جائے گا پھر آپ کی سفارش آ جائے گی، پھر ہمیں ختم کرنا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئر مین! میں نے عرض کیا ہے capacity سے زیادہ ایک چیز جب ہمارے پاس موجود تھی تو ہم نے نئی گندم نہیں خریدنی ہے اور جو میرے موصوف بھائی بیان کر رہے ہیں یہ نئے سرے سے سوال کر لیں پھر ان کو جواب دے دیا جائے گا۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، ملک صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): میں موقع غنیمت جانتے ہوئے، چونکہ ڈیپارٹمنٹ بھی آیا ہوا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری بھی بیٹھے ہوئے ہیں اصل میں جو بار بار پارلیمانی سیکرٹری صاحب ایک لفظ فرما رہے ہیں کہ capacity سے زیادہ تو capacity سے زیادہ گندم ہمارے پاس نہیں ہے میں ان کی یہ information درست کر دوں، اُس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے بھی جو محکمہ خوراک گندم خریدتا ہے وہ ساری گندم نہیں خریدتا تھا وہ کوئی 25 فیصد یا 20 فیصد گندم خریدتا تھا۔ اُس سے جو مارکیٹ ہوتی تھی وہ stable رہتی تھی، کبھی بھی پنجاب میں یا پاکستان میں محکمہ فوڈ نے ساری گندم نہیں خریدی ہے۔ اب پنجاب سے دھڑا دھڑ گندم باہر جارہی ہے اور میں نے پہلے ایک دو دفعہ بھی ارباب اختیار سے یہی request کی تھی کہ نومبر اور دسمبر میں گندم کا بحران، آٹے کا بحران آنے والا ہے اور اس وقت بھی روٹی کی قیمت بڑھتی جارہی ہے تو گورنمنٹ اس خوش فہمی میں نہ رہے کیونکہ 789 ۔ارب روپے کا کسانوں کا نقصان تو ہو چکا ہے کیونکہ اُن سے گندم نہیں لی گئی ۔ 2000,2100 روپے فی من پر کسان نے گندم بیچ دی اور اب اُس کا نقصان آرہا ہے۔ مونجی کا بھی نقصان آرہا ہے جبکہ کپاس کا نقصان بھی آرہا ہے لیکن وہ ایک الگ چیز ہے۔ حکومت اس غلط فہمی میں نہ رہے اپنے measures کو مضبوط کریں، میں اس فورم پر categorically کہہ رہا ہوں کہ نومبر اور دسمبر میں ہماری گندم شارٹ ہو جائے گی کیونکہ ہماری گندم مختلف راستوں سے جارہی ہے، interprovincial بھی ہو رہی ہے اور وہاں سے آگے بھی جارہی ہے تو میں یہی request کروں گا کہ ان کو ٹھیک information نہیں دی جارہی ہے، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ملک وحید صاحب! آپ تشریف رکھیں ۔ قائد حزب اختلاف نے جن مسائل کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہی ہے وہ سنجیدہ مسائل ہیں۔ یہاں پر کھڑے ہو کر جواب دینے سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ جب آپ ڈیپارٹمنٹ کے پاس جائیں تو ممبران نے جو سوال آئندہ کے لئے raise کئے ہیں اس کے بارے میں محکمہ اور حکومت مکمل تیاری کر کے اس ہاؤس میں آکر اس کا جواب دے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ان کے دور میں گندم کا کیا ریٹ تھا اور آج عوام کو تقریباً 75 روپے کلو آٹا مل رہا ہے ہمارے پاس capacity زیادہ تھی اس لئے ہم نے عوام کو یہ سہولت دی ہے ہم نے عوام کو لائنوں میں نہیں لگایا بلکہ انہوں نے اپنے دور میں عوام کو لائنوں میں لگا دیا تھا؟ آج ہم جو عوام کو ریلیف دے رہے ہیں وہ اس لئے دے رہے ہیں کہ ہمارے پاس capacity سے زیادہ گندم کے ذخائر ابھی بھی موجود ہیں۔ یہ نیا سوال کریں ہم اس کا بھی جواب ان شاءاللہ تعالیٰ دینے کے لئے تیار ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم انہیں بتائیں گے کہ ہم نے یہ سب کچھ عوام کے لئے ہی کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آپ سب تشریف رکھیں۔ جی، خان صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے نہ گورنمنٹ پر اور نہ کسی اور پر تنقید کی ہے۔ ملک صاحب کے پاس بہت اچھا محکمہ ہے اور محکمہ فوڈ میں آپ کے پاس بہت اچھے آفیسرز موجود ہیں جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے میں ان کو صرف نشاندہی کر رہا ہوں۔ دیکھیں کہ Question Hour میں کوئی political point scoring نہیں ہوتی، اس کام کے لئے آگے ہمارے پاس بہت ٹائم موجود ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ہمارے پرانے colleague ہیں، میں ان کے فائدے کے لئے ہی نشاندہی کر رہا ہوں، آپ اگلے تین چار ماہ کے لئے information لے کر رکھیں کیونکہ آٹا ہماری ایک بنیادی ضرورت ہے اس میں گورنمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، یہ بادشاہ پھر وہی تین سال پیچھے واپس چلے جاتے ہیں اور ایک ہی رام کہانی شروع ہو جاتی ہے اس رام کہانی کے لئے آگے دو گھنٹے ابھی پڑے ہیں تو وہ رام کہانی ہم بھی سنانی شروع ہو جائیں گے لیکن یہ وقفہ سوالات ہے اس میں، میں ان کے بھلے کے لئے ہی نشاندہی کر رہا ہوں لیکن پھر بھی اگر ان کو سمجھ نہیں آ رہی تو میں کیا کہہ سکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، اب اگلا سوال جناب اسد عباس کا ہے سوال نمبر بول دیں۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 851 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: گندم کے گودام کی تعداد اور سٹور کی گئی گندم سے متعلق تفصیلات

***851: جناب اسد عباس:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں کتنے گندم کے گودام کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں اس وقت کتنی گندم سٹور کی ہوئی ہے؟

(ج) یہ گندم کس کس سال کی سٹور کردہ ہے؟

(د) کتنی گندم غیر ملکی خرید کردہ ہے اور یہ کب کس ملک سے کس قیمت پر خرید کی گئی تھی؟

(ہ) گندم کتنے سال تک سٹور کی جا سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید):

(الف) ضلع راولپنڈی میں گندم کے 07عدد گودام ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔پی آر سنٹر اسلام آباد-I، نزد کیرج فیکٹری اسلام آباد۔

2۔پی آر سنٹر اسلام آباد-II، نزد کیرج فیکٹری اسلام آباد۔

3۔پی آر سنٹر اسلام آباد-III، نزد کیرج فیکٹری اسلام آباد۔

4۔پی آر سنٹر بنز، راولپنڈی، نزد وقار النساء کالج، ٹیپو روڈ، راولپنڈی

5۔پی آر سنٹر، گوجر خان، ریلوے روڈ گوجر خان۔

6۔پی آر سنٹر، واہ / ٹیکسلا ریلوے روڈ ٹیکسلا۔

7۔پی آر سنٹر سہالہ / کہوٹہ، ریلوے روڈ سہالہ۔

(ب) ضلع راولپنڈی کے گوداموں میں اس وقت 1258850.850 میٹرک ٹن گندم سٹور شدہ ہے

(ج) ضلع راولپنڈی میں سٹور کردہ گندم سکیم 2023-24 کی ذخیرہ شدہ ہے۔

(د) ضلع راولپنڈی میں ذخیرہ شدہ گندم ملکی گندم ہے جو پنجاب کے مختلف اضلاع سے وصول کی گئی ہے۔ راولپنڈی ضلع میں غیر ملکی گندم ذخیرہ شدہ نہ ہے۔

(ہ) محکمانہ ہدایات پر عمل کرتے ہوئے تین سال تک گندم کو سٹور کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ راولپنڈی میں کتنے گندم کے گودام کہاں کہاں ہیں، اور اس کے جواب میں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں گندم کے سات عدد گودام ہیں تو کیا یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ جو اسلام آباد کے گودام ہیں وہ بھی ضلع راولپنڈی میں شامل ہیں؟

جناب چیئرمین: ملک صاحب! انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ جی، آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں سات عدد گودام ہیں کیا یہ گودام صرف راولپنڈی کے ہی ہیں یا اس میں آپ نے اسلام آباد کے گودام بھی شامل کر دیئے ہیں، یہ ان کا سوال ہے اگر اسلام آباد کے گودام ان میں سے نکال لئے جائیں تو پھر ضلع راولپنڈی میں صرف تین گندم کے گودام باقی بچتے ہیں، تو میرے خیال میں معزز ممبر کی نشاندہی ٹھیک ہے کہ اسلام آباد جو federal territory ہے اس کو ضلع راولپنڈی میں کیوں شامل کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! میرے دوست بالکل صحیح کہہ رہے ہیں یہ گودام جو written میں آتے ہیں ضلع راولپنڈی کے ہی کہلاتے ہیں اس میں

1۔ پی آر سنٹر اسلام آباد-I، نزد کیرج فیکٹری اسلام آباد۔

2۔ پی آر سنٹر اسلام آباد-II، نزد کیرج فیکٹری اسلام آباد۔

3۔ پی آر سنٹر اسلام آباد-III، نزد کیرج فیکٹری اسلام آباد شامل ہیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! یہ بتائیں کہ یہ اسلام آباد کے ان تین مراکز میں جو گندم ہوتی ہے یہ گودام صرف اسلام آباد میں ہیں لیکن یہ ضلع راولپنڈی کے کھاتے میں ہی consider کئے جاتے ہیں تو یہ کیا ہے، مجھے معزز ممبر نے جو نشاندہی کی ہے وہ ٹھیک لگ رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! یہ ضلع راولپنڈی کے کھاتے میں ہی consider کئے جاتے ہیں کیونکہ پنجاب کے ضلع راولپنڈی کا اسلام آباد کے ساتھ کوئی link نہیں بنتا اس لئے یہ ضلع راولپنڈی کے گودام ہی consider کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اسد عباس صاحب! مجھے ان کے جواب سے یہ بات سمجھ آئی ہے کہ ان گوداموں کا انتظامی کنٹرول ضلع راولپنڈی کے پاس ہے۔ اسد عباس صاحب! آپ کا question technically درست تھا لیکن اس بات کی وضاحت آگئی ہے کہ اس کا انتظامی کنٹرول ضلع راولپنڈی کے پاس ہی ہے لیکن یہ کہہ لیں کہ ان کو صرف جگہ اسلام آباد میں available ہوئی ہے۔ جی، آپ کا مزید کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان گوداموں میں جو سکیورٹی گارڈز رکھے گئے ہیں وہ سرکاری ملازم ہیں یا پرائیویٹ کسی کمپنی کے ملازم ہیں؟

جناب چیئرمین: اسد عباس صاحب! آپ کے سوال کا کون سا جز ہے؟

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! سکیورٹی گارڈز کے حوالے سے میرے سوال کے اندر کوئی جز نہیں ہے لیکن یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: اسد صاحب! نہیں، آپ کا یہ question relevant نہیں ہے اگر اس کے علاوہ کوئی relevant question ہے تو وہ کریں۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کتنی گندم غیر ملکی خرید کردہ ہے؟

جناب چیئرمین: اسد عباس صاحب! انہوں نے بالکل واضح جواب دے دیا ہے کہ کوئی غیر ملکی گندم موجود نہ ہے۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! ان کا جو گودام ٹیپو روڈ پر ہے اس میں غیر ملکی گندم موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اسد صاحب! محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ان کے پاس کوئی غیر ملکی گندم ذخیرہ شدہ نہ ہے اگر آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے تو بتائیں۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! محکمے نے غلط جواب دیا ہے یہ میرے ساتھ آجائیں میں ان کو دکھا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا ہے کہ کتنی گندم غیر ملکی خرید کردہ ہے اور یہ کب کس ملک سے کس قیمت پر خرید کی گئی تھی تو آپ کے محکمے نے جواب دیا ہے کہ اس میں ذخیرہ شدہ گندم ملکی ہے اور کوئی غیر ملکی گندم ذخیرہ شدہ نہ ہے لیکن معزز ممبر اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ غیر ملکی گندم موجود ہے لیکن محکمہ اس کی نفی کر رہا ہے۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! ان کے وقار النساء کالج ٹیپو روڈ، راولپنڈی میں جو گندم کا گودام ہے اس میں غیر ملکی گندم موجود ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! پلیز۔ آپ اس کو دوبارہ سے چیک کروالیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری بہت effort اور محنت کے ساتھ جواب دے رہے ہیں لیکن محکمے کی جانب سے ان کو جو جواب دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں جیسا کہ مثال کے طور پر میں آپ کو ایک چیز identify کرنا چاہتا ہوں یہاں پر ضلع راولپنڈی میں 7 گودام لکھے گئے ہیں، میرا تعلق تحصیل کہوٹہ سے ہے اور تحصیل کہوٹہ میں فوڈ کے گودام موجود ہیں اور ان گوداموں کو اس لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کو صحیح بات نہ بتانا اچھی بات نہیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ابھی recently appoint ہوئے ہیں تو میرے خیال میں محکمے سے اس بابت باز پرس کرنی چاہئے کیونکہ یہ سچائی اور حقیقت پر مبنی جوابات نہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کو pend کر کے آپ محکمے سے صحیح جواب منگوائیں یا اس سوال کو فوڈ کمیٹی کو refer کر دیں تاکہ وہ اس چیز کو دیکھ لے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: ابھی معزز ممبر بلال صاحب نے نشاندہی کی ہے چونکہ کہوٹہ ان کے حلقہ میں آتا ہے وہاں ان کے حلقے میں ایک گودام ہے لیکن آپ نے جو یہاں پر جواب دیا ہے اس میں وہ ضلع راولپنڈی کا حصہ ہے تو اس میں وہ کہوٹہ والے گودام کو ان 7 گوداموں میں شامل نہیں کیا گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! اس جواب میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ وہاں پر 7 گودام ہیں اور ان گوداموں کے نام بھی ہم نے جواب میں لکھے ہوئے ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! نہیں، نہیں وہ کچھ اور بات کر رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ میرے حلقے کہوٹہ شہر میں گودام ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! پی آر سنٹر سہالہ / کہوٹہ، ریلوے روڈ سہالہ لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب چیئرمین! پی آر سنٹر سہالہ / کہوٹہ، ریلوے روڈ سہالہ لکھا ہوا ہے یہ وہ کہوٹہ والا گودام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! میرے خیال میں انھوں نے جواب میں غلطی سے ریلوے روڈ سہالہ لکھ دیا ہے لیکن یہ وہ کہوٹہ والا ہی گودام ہو گا۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! یہ گودام بھی اسلام آباد میں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اسد عباس صاحب! آپ کا شکریہ اب آپ بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال بھی جناب اسد عباس کا ہے، سوال نمبر بول دیں۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 858 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی پنجاب فوڈ اتھارٹی میں ملازمین کی تعداد، ماہانہ اخراجات اور کارکردگی سے متعلق تفصیلات

858*: جناب اسد عباس: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی پنجاب فوڈ اتھارٹی کے کتنے ملازمین میں تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع مراعات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ملازمین کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں موٹر سائیکل وغیرہ ہیں ان کے ماہانہ اخراجات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان ملازمین کی سال 2022، 2023 اور 2024 کی کارکردگی کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ان ملازمین نے سال 2023 اور 2024 میں کس کس ادارہ / فیکٹری / کارخانہ جات کا وزٹ کیا ہے؟

(ہ) ان کے مقدمہ جات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی، ضلع راولپنڈی میں کل 103 ملازمین تعینات ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی، ضلع راولپنڈی میں ملازمین کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں اور موٹر سائیکل کی کل تعداد 35 ہے جو آپریشنز ونگ، لائسنسنگ ونگ، ویجیلنس ونگ، میڈیکل ونگ اور دیگر دفتری امور کی انجام دہی کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ جولائی 2023 تا جون 2024 تک گاڑیوں کے فیول (POL) کی مد میں اخراجات -/16,667,075 روپے ہیں جبکہ مرمت اور دیکھ بھال کی مد میں اخراجات 5,272,037 روپے ہیں۔ گاڑیوں کی فہرست اور اخراجات کی تفصیل ضمیمہ "ب" تا "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمیں صوبہ بھر میں غیر معیاری، جعلی و ملاوٹ شدہ خوراک کی تیاری و فروخت روکنے کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں اور ان کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں تا کہ عوام الناس تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی، ضلع راولپنڈی کی فوڈ سیفٹی ٹیموں نے سال 2022 تا 2024 میں کل 70,685 احاطوں کی انسپکشنز کیں۔ مضر صحت و غیر معیاری اور حفظان صحت کے منافی خوراک کی تیاری اور فروخت کو فی الفور روکنے کے لئے فوڈ سیفٹی آفیسر پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کی دفعہ 18 کے تحت ایمر جنسی Prohibition آرڈر (EPO) جاری کرتا ہے جس کا مقصد ناقص و مضر صحت خوراک کی ترسیل کو روکنے کے ساتھ ساتھ ایمر جنسی Prohibition آرڈر (EPO) میں وضع کردہ خلاف ورزیوں کی اصلاحات کی تکمیل تک مکمل کاروبار کی بندش ہے تا کہ انسانی جان کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس ضمن میں 612 احاطوں کو ایمر جنسی Prohibition آرڈرز (EPOs) کے تحت کاروبار سے روک دیا گیا جبکہ اس جرم میں ملوث افراد کے خلاف 141 ایف آئی آرز بھی

درج کروائی گئیں۔ مزید بر آں، غیر معیاری و حفظان صحت کے اصولوں کے منافی خوراک کی تیاری و فروخت پر 11417 احاطوں پر -/154,742,000 روپے جرمانہ عائد کیا گیااور معمولی اعتراضات کی بناء پر43,192 احاطوں کوایمپرووومنٹ نوٹس دیا گیا۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی، ضلع راولپنڈی کی فوڈ سیفٹی ٹیموں نے سال 2023اور 2024 میں کل 2785 اداروں / فیکٹریوں / کارخانہ جات کا معائنہ کیا تفصیل ضمیمہ "ہ" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) غیر معیاری، مضر صحت، جعلی اور ملاوٹ شدہ خوراک کی تیاری و فروخت میں ملوث ملزمان کے خلاف 08 ایف آئی آرز / مقدمہ جات درج کروائے گئے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(ہ) میں پوچھا تھا کہ ان کے مقدمہ جات سے آگاہ فرمائیں؟ اس کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ غیر معیاری، مضر صحت، جعلی اور ملاوٹ شدہ خوراک کی تیاری و فروخت میں ملوث ملزمان کے خلاف 08 ایف آئی آرز دی گئی ہیں یعنی محکمہ فوڈ اتھارٹی نے 2023 اور 2024 میں ٹوٹل 08 ایف آئی آرز درج کروائی ہیں، کیااس کا مطلب ہے کہ وہاں پورے ضلع میں کوئی بھی دو نمبری فوڈ کے حوالے سے نہیں ہو رہی ہے اور پورے سال میں انہوں نے ٹوٹل 08 ایف آئی آرز درج کروائی ہیں حالانکہ یہاں پر ہر چیز دو نمبر فروخت کی جارہی ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کا یہ خیال ہے کہ اتنے بڑے ضلع میں صرف 08 ایف آئی آرز دی گئی ہیں ان کے خیال میں یہ کم ہیں تو اس پر آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! اس کو چیک کر لیتے ہیں پھر بتادیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال نمبر 858 کو pend کیا جاتا ہے۔ جی، چودھری اعجاز شفیع!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 868 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان میں گندم کی خریداری سے متعلق تفصیلات

***868: چودھری محمد اعجاز شفیع:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا وفاق کی طرز پر حکومت پنجاب بھی گندم خریداری کا کوٹا یا ہدف مقرر کرتی ہے تو اس کا اختیار متعلقہ وزیر کے پاس ہوتا ہے یا کابینہ منظور کرتی ہے؟

(ب) سال 2018 سے اب تک پنجاب حکومت نے کسانوں سے کتنی گندم خرید کی سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2018 سے اب تک ضلع رحیم یار خان میں کسانوں سے کتنی گندم خرید کی گئی سال وار تفصیل بیان کی جائے؟

(د) ضلع رحیم یار خان میں سال 2024 میں کتنی گندم کی پیداوار ہوئی کتنی حکومت نے کسانوں سے خرید کی تناسب کی تفصیل بیان کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید):

(الف) پنجاب حکومت گندم خریداری کا ہدف مقرر کرتی ہے اور کابینہ اس کی منظوری دیتی ہے۔

(ب) پنجاب حکومت نے سال 2018 سے ابتک کسانوں سے 23.09 ملین میٹرک ٹن گندم خرید کی ہے۔ سال وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	خرید کردہ گندم (ملین میٹرک ٹن)
1۔	2018-19	3.62 ملین میٹرک ٹن
2۔	2019-20	3.32 ملین میٹرک ٹن
3۔	2020-21	4.10 ملین میٹرک ٹن
4۔	2021-22	3.69 ملین میٹرک ٹن
5۔	2022-23	4.44 ملین میٹرک ٹن
6۔	2023-24	3.92 ملین میٹرک ٹن
7۔	2024-25	0.00 ملین میٹرک ٹن
میزان		23.09 ملین میٹرک ٹن

(ج) ضلع رحیم یار خان میں سال2018 سے اب تک 762622.512 میٹرک ٹن گندم محکمہ ہذا نے کسانوں سے خرید کی ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	خرید کردہ گندم (میٹرک ٹن)
1۔	2018	118394.053
2۔	2019	135983.969
3۔	2020	177744.240
4۔	2021	91249.548
5۔	2022	123311.968
6۔	2023	115940.734
7۔	2024	0

(د) محکمہ زراعت کے مطابق رواں سال2024 میں ضلع ہذا میں1409250.800 میٹرک ٹن گندم کی پیداوار ہوئی ہے۔ ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے سال2024 میں گندم کی خریداری نہ کی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا اور ریکارڈ بھی موجود ہے کہ اپوزیشن نے گندم کی خریداری کے مسئلے پر چار requisitions دیں جن پر اجلاس بھی بلائے گئے۔

جناب چیئرمین: آپ پہلے مجھے یہ آگاہ کر دیں کہ آپ کا ضمنی سوال کس "جز" سے متعلق ہے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میں جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ ہم نے مختلف اوقات میں چار requisitions دیں جن پر اجلاس ہوئے اور اجلاسوں میں بہت لمبی debate ہوئی۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ فرمائیں!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ ہم نے مختلف اوقات میں چار requisitions دیں جن پر اجلاس بلائے گئے۔ ان اجلاسوں کا صرف ایک ہی ایجنڈا purchase of wheat ہوتا تھا۔ صرف دو بندوں کے علاوہ پورا ہاؤس یک زبان تھا، ان دو بندوں میں ایک ٹک ٹاکر وزیر اعلیٰ اور ایک وزیر جو ڈولے شولے کڈھ کے آتا تھا جسے ٹکے کا پتا نہیں تھا۔ صرف دو بندے کہتے تھے کہ ہماری۔۔۔

جناب چیئرمین: اعجاز شفیع صاحب! ضمنی سوال کرنے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، یہ بالکل کوئی طریقہ نہیں ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میری بات تو سنیں۔

جناب چیئرمین: اگر آپ نے اس طرح سے کرنا ہے تو میں اجازت نہیں دوں گا۔ میں بڑی تسلی سے آپ کی بات سن رہا ہوں لیکن آپ بالکل اس طرح کے remarks نہیں دے سکتے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میں withdraw کرتا ہوں۔ عرض یہ ہے کہ پورے ہاؤس کا consensus تھا کہ گندم کی purchase نہیں ہو رہی، آپ وہ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں جس میں پالیسی سٹیٹمنٹس آئی تھیں۔ میرا صرف یہ ضمنی سوال ہے کہ یہاں ایوان میں منسٹر صاحب نے جو پالیسی سٹیٹمنٹ دی تھی وہ ریکارڈ کہاں ہے وہ لے آئیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ گندم کی خریداری کے لئے چھوٹے زمیندار کو چھ بوریاں فی ایکڑ دینی ہیں لیکن جواب میں لکھا ہوا ہے کہ 2024-25 میں zero ملین میٹرک ٹن یعنی کہ خریداری نہیں کی۔ حالانکہ یہ ریکارڈ پر موجود ہے کہ منسٹر صاحب نے یہاں ایوان میں ایک بار نہیں بلکہ دو تین دفعہ پالیسی سٹیٹمنٹ دی تھی۔ پارلیمانی سیکرٹری وہ ریکارڈ نکلوائیں پھر اس کے بعد میں اگلا ضمنی سوال کرتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! سارے زمانے کو پتا ہے کہ گندم نہیں خریدی گئی۔ یہ تو زچ کرنے والی بات ہے۔ ہم تو بار بار کہہ رہے ہیں کہ گندم نہیں خریدی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ یہاں پر پالیسی سٹیٹمنٹ دی گئی تھی کہ ہم ہر چھوٹے زمیندار کو چھ بوریاں فی ایکڑ دیں گے اور اس سے گندم کی خریداری کریں گے۔ وہ ساری پالیسی

اور کیبنٹ کے فیصلے کہاں ہیں؟ یہ زمیندار کے ساتھ اتنا ظلم، جبر اور زیادتی ہوئی ہے کہ اس کا ایک دانہ بھی نہیں خریدا گیا۔ زمیندار کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس وجہ سے وہ آج اپنا ٹھیکہ بھی نہیں دے سکتا، آج گندم کا ریٹ 2200 روپے فی من ہے۔ یہ تو حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ supporting price دے جیسے ملک صاحب نے کہا ساری گندم نہیں خریدنی ہوتی لیکن supporting price دیتے ہیں جس سے وہ اپنی گندم بیچ کر اپنے گھر کے اخراجات پورے کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: اعجاز صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ رانا صاحب! آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! ابھی تو میرے سوال کا جواب آنا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! پہلے مجھے جواب دے لینے دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ جیسے اعجاز شفیع صاحب نے کہا ہے کہ Any statement issued by the minister or parliamentary secretary and information provided to this House which is false amounts to a violation and breach of privilege and that matter is taken up by the committee which you should refer now اس پر ایک مہینہ قید بھی ہے اور جب منسٹر صاحب نے یہاں floor of the House یہ سٹیٹمنٹ دے دی کہ ہم اس کی purchase کریں گے اور چھوٹے کسان کو چھ بوریاں فی ایکڑ دیں گے۔ اس پالیسی سٹیٹمنٹ پر عمل نہ کرنا this is breach of privilege of the honorable House لہٰذا آپ یہ matter کمیٹی کو refer کر دیں جہاں یہ ریکارڈ کے ساتھ ثابت کریں گے اور اگر ریکارڈ میں منسٹر صاحب کی یہ سٹیٹمنٹ نہ ہوئی تو ہم apology کریں گے۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ جی، ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئر مین! میرے بھائی یہ نہیں چاہتے۔ ان کے دور میں گندم کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا، گندم کے ریٹ زیادہ سے زیادہ بڑھا دیئے اور لوگ لائنوں میں لگ کر ذلیل ہوتے رہے۔ کیا یہ نہیں چاہتے کہ عوام سکھ کا سانس لیں؟ ان کو سستی گندم مل سکے؟ یہ کہتے ہیں کہ لازمی خریداری کریں تو جب وقت آئے گا اور خریداری کی ضرورت پڑے گی تو ہم خریداری کر لیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! یہ تو بڑا simple سا issue تھا کہ ایک Honorable Minister of the government نے on the floor of the House ایک پالیسی سٹیٹمنٹ دی۔ اگر آپ نے اس پالیسی سٹیٹمنٹ پر عمل نہیں کیا تو This is a breach of privilege of the members میں یہ سٹیٹمنٹ نہیں دے رہا you kindly refer this matter to the committee اور سپیکر صاحب نے کہا ہے کہ to empower the committees آپ اسے فوڈ کمیٹی کو refer کر دیں they will investigate, this matter needs further investigation یہ پولیس والا کام نہ کریں کہ 3 لاکھ 62 ہزار کیس ابھی ان کے under investigation ہیں اور completely چالان submit نہیں ہو رہے۔ آپ اسے بھی ادھر refer کر دیں اور ہماری یہ تحریک خود ہی مر جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئر مین! منسٹر صاحب نے پالیسی سٹیٹمنٹ میں کہا تھا کہ جب شروع کریں گے۔ آپ لفظوں پر غور کریں جب شروع کریں گے لیکن شروع کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ اب جب شروع کریں گے تب یہ سوال raise کریں تو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: اعجاز شفیع صاحب! آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئر مین! پنجاب اسمبلی کے چار اجلاس ہوئے جن پر کروڑوں روپے خرچہ آیا۔ اگر یہ پہلے اجلاس میں ہی کہہ دیتے کہ حکومت کا اس سال گندم خریدنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ آپ ریکارڈ دیکھ لیں کہ جب ہم نے گندم کی خریداری کے لئے پہلے اجلاس کے لئے requisition دی تھی جس پر اجلاس ہوا تھا۔ عوام کے جو مسائل ہیں عوام کے دکھ ہیں پی ٹی آئی نے

ہمیشہ ان مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ ہم نے چار اجلاس بلائے اگر حکومت چاہتی تھی کہ ہم نے گندم نہیں خریدنی تو very simple یہ پہلے اجلاس میں ہی پالیسی سٹیٹمنٹ دے دیتے کہ اس سال گندم خریدنے کا ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! ہم نے عوام کو سستی گندم دی ہے۔ مجھے بتائیں کہ ان کے پیٹ میں کیوں مروڑ اٹھ رہے ہیں؟ ان کو اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے جب ہم عوام کو ریلیف دے چکے ہیں تو ان کو اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟ عوام خوش ہے ہم نے ان چار بندوں کو خوش کرنا ہے یا ساڑھے بارہ کروڑ عوام کو خوش کرنا ہے؟ ہم نے انہیں نہیں بلکہ ساڑھے بارہ کروڑ عوام کو خوش کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی چودھری محمد اعجاز شفیع کا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! مجھے اس سوال کا جواب تو دیں۔ ہم نے پچھلے سال 3.92 ملین میٹرک ٹن گندم خریدی ہے، اس سے پچھلے سال 4.44 ملین میٹرک ٹن گندم خریدی ہے۔ کیا اس سال ہمارے پاس گندم access پڑی ہے کہ ہم نے گندم نہیں خریدی؟ آپ اس طرح نہ کریں بلکہ پہلے آپ اس کو finalize کر لیں۔ میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوا اور آپ اگلے سوال پر چلے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: روایت یہ ہے کہ ایک سوال پر تین ضمنی سوال کرنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن آپ کے سوال پر کم از کم آٹھ سے دس سوال ہو چکے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میرے سوال کا تو جواب ہی نہیں آ رہا۔ میں نے تو ابھی ایک ہی سوال کیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے آٹھ سے دس سوال ہو چکے ہیں اور میں نے مناظرہ بھی کروا دیا ہے لیکن اب آپ کا اگلا سوال ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میں تو صرف جز (ب) پر confine ہوں، میں تو آگے پیچھے گیا ہی نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ اگلا سوال نہیں لینا چاہتے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: میں تو جز (ب) سے آگے پیچھے گیا ہی نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: کیا آپ اپنا اگلا سوال نہیں لینا چاہتے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میں اگلا سوال بھی لینا چاہ رہا ہوں لیکن پہلے سوال کا جواب تو لے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں نہیں تو میں آگے چلا جاؤں گا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! جب تک میں مطمئن نہیں I have a right کہ میں ضمنی سوال کروں میں تو ابھی تک جز (ب) پر confine ہوں میں تو آگے پیچھے نہیں گیا۔ میں نے تو ابھی ایک ہی ضمنی سوال کیا ہے اور آپ نے تین ضمنی سوال کرنے کا right دیا ہوا ہے۔ میں جز (ب) سے تو آگے گیا ہی نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: میں اگلے سوال پر جا رہا ہوں۔ آپ اگلے سوال کا نمبر بول دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! Law کی بات سن لیں۔ آپ ذرا Privileges Act کی بک نکال لیں اور صفحہ 20 پر آجائیں تو میں پڑھ کر آپ کو سنا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ پڑھیں میں سن رہا ہوں۔

جناب آفتاب احمد خان: اس میں لکھا ہے کہ Presenting to the Assembly or a Committee any false, untrue, fabricated or falsified document with intent to deceive the Assembly or its Committee, or destroying or materially damaging any document knowingly or having reasons

to believe that it has been requisitioned by the Assembly or any Committee or giving of false evidence before the Assembly or a Committee or refusing to be examined before or to answer a lawful and relevant question put by the Assembly or any Committee, unless such refusal be excused or misconduct آگے ہے کہ Imprisonment of either description for one month, or fine of five thousand rupees, یہ تو بڑا clear ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہاں پر ایک منسٹر صاحب نے اسمبلی میں statement دے دی ہے اگر اس کی breach ہوئی ہے تو یہ اسمبلی Assembly Procedure or Privileges Act میں نے نہیں بنایا۔ It is very clear. This matter needs to be referred to the Committee.

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! کوئی معاملہ کمیٹی کو اس وقت بھیجا جاتا ہے جب کوئی violation کی گئی ہو اور یہاں پر تو کوئی violation نہیں ہوئی۔ گندم نہیں خریدی گئی۔ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ جب خریداری شروع کریں گے اور جب خریداری شروع ہوئی ہی نہیں تو آپ کمیٹی کے حوالے کیا کریں گے؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! اس میں confusion ہے اور اس کو probe in کرنا ضروری ہے۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ منسٹر صاحب نے statement دی ہے اور اگر انہوں نے statement دی تھی تو وہ کون سے circumstances تھے کہ جن کی وجہ سے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا؟ اب آپ یہ معاملہ کمیٹی کو refer کر دیں گے تو وہ probe in کر لے گی۔ آج سپیکر صاحب نے بھی کہا ہے کہ ان کمیٹیوں کو business refer کریں اور ان کو کوئی کام دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! جب ہمارے پاس پہلے ہی گندم surplus تھی تو ہمیں مزید گندم خریدنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ تو بالکل غلط بات کر رہے ہیں۔ معزز رکن کہہ رہے ہیں کہ منسٹر صاحب نے گندم کی خریداری شروع کرنے کے حوالے سے statement دی تھی لیکن ہم نے گندم کی خریداری شروع ہی نہیں کی اور کسی سے کوئی گندم نہیں خریدی گئی۔

جناب چیئرمین: ملک وحید صاحب! آپ محکمہ سے اس حوالے سے معلومات لیں۔ جب محکمہ خوراک کے حوالے سے اگلا وقفہ سوالات ہو گا تو آپ اس کی وضاحت پیش کریں گے۔ خریداری کرنا یا نہ کرنا یہ حکومت کی صوابدید ہوتی ہے۔ لیکن ہاؤس کے اندر فاضل ممبران جس statement کی نشاندہی کر رہے ہیں اس کو بھی اسمبلی ریکارڈ سے دیکھ لیں کہ وہ کس طرح کی statement تھی؟ حکومت کو یہ اختیار بھی ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی policy کو تبدیل کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ حکومت پر ایسی کوئی قدغن نہیں ہو سکتی وہ اپنی پالیسی کو circumstances کے مطابق تبدیل کر سکتی ہے۔ ہاؤس میں معزز ممبران کی طرف سے جو سوال اُٹھایا گیا ہے اس کی وضاحت اگلے وقفہ سوالات میں دی جائے۔ معزز ممبران جس منسٹر کی تقریر یا statement کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اس بارے میں آپ ہاؤس کو آگاہ کریں۔ جب آپ تفصیل سے ہاؤس کو آگاہ کریں گے تو اُس وقت ہم اس بارے میں یقیناً کوئی فیصلہ کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (ملک محمد وحید): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رحیم یار خان: سال 2018 سے اب تک شوگر سیس فنڈز سے جمع رقم اور خرچ سے متعلق تفصیلات

*869: **چودھری محمد اعجاز شفیع:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان کی موجودہ شوگر سیس کمیٹی کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع میں 2018 سے اب تک کتنا فنڈز شوگر سیس کی مد میں جمع ہوا اور کتنا کہاں کہاں خرچ ہوا، سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع میں ہر شوگر مل کے سب سے زیادہ گنا اگانے والے دو زمینداروں کو کمیٹی کا ممبر بنایا جاتا ہے ان ناموں کی تفصیل اور گنا لگانے کی مقدار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب شوگر کین (ڈویلپمنٹ) سیس رولز، 1964 میں بیان کردہ ڈسٹرکٹ شوگر کین (ڈویلپمنٹ) سیس کمیٹی کی تشکیل درج ذیل ہے:۔

#ڈپٹی کمشنر (چیئرمین)

#متعلقہ ضلع کے دو ارکانِ صوبائی اسمبلی (وزیراعلیٰ کی طرف سے نامزدشدہ) (ممبرز)

#کاشتکاروں کے دو نمائندے (ممبرز)

#ضلع میں ہر شوگر مل کے دو نمائندے (ممبرز)

#ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ایف اینڈ پی) (ممبر)

#ڈپٹی ڈائریکٹر (خوراک) (ممبر)

#ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) (ممبر)

#ایکسئین (ہائی ویز) (ممبر)

#ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر (ممبر)

#نمائندہ پی اینڈ ڈی بورڈ (ممبر)

#تکنیکی وجوہات اور مشورے وغیرہ کے لئے ڈپٹی کمشنر کوئی دوسرا ممبر شامل کر سکتا ہے۔ (ممبر)

(ب) ضلع رحیم یار خان میں مالی سال19-2018 تا24-2023 مبلغ3582.490 ملین روپے سیس کی مد میں جمع ہوئے جبکہ خرچے کی مد میں مالی سال19-2018 تا 2023-24 مبلغ 2998.827 ملین روپے صرف ہوئے سال وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

جس کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال	شوگر سیس فنڈ کی جمع شدہ رقم(ملین روپے)	شوگر سیس فنڈ کی خرچ شدہ رقم(ملین روپے)	مکمل شدہ سکیموں کی تعداد
2018-19	68.715	811.312	95
2019-20	1405.187	120.568	44
2020-21	583.250	430.936	38
2021-22	651.116	933.177	84
2022-23	874.222	269.551	53
2023-24		433.283	36

(ج) ضلع میں واقع ہر شوگر مل کے پہلے اور دوسرے نمبر پر زیادہ سیس ادا کرنے والے زمیندار کے نام متعلقہ ڈپٹی کمشنر بھجواتا ہے، جو پنجاب شوگر کین (ڈویلپمنٹ) سیس رولز،1964 کی شق نمبر 9 کے تحت ڈسٹرکٹ شوگر کین (ڈویلپمنٹ) سیس کمیٹی کے لئے نامزد کئے جاتے ہیں تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلع رحیم یار خان کے نامزد شدہ زمینداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	شوگر ملز کا نام	پہلے اور دوسرے نمبر والے کاشتکاران کے نام	مہیا کردہ مقدار (میٹرک ٹن)
1۔	جے ڈی ڈبلیو-I	1۔جناب مخدوم سید مرتضیٰ محمود، جمال دین والی، تحصیل صادق آباد	12062.205
		2۔جناب بلال عمر ولد میاں محمد عمر، بیکن ہاؤس، تحصیل صادق آباد	10374.510
2۔	جے ڈی ڈبلیو-II	1۔جناب دلشاد احمد ساقی ولد بشیر احمد، بستی گل شیر خان اعوان ڈاکخانہ بھونگ، تحصیل صادق آباد	14349.515
		2۔جناب ارشد علی ولد غلام محمد، احمد پور لمہ، تحصیل صادق آباد	9502.883
3۔	اتحاد	1۔جناب مخدوم معاذ محمد ولد مخدوم مشرف حسین، سکنہ میانوالی قریشیاں، تحصیل رحیم یار خان	21342.337
		2۔جناب محمد فہیم ولد چودھری محمد شفیق، مکان نمبر B-5 کلب روڈ، بزنس مین کالونی، تحصیل رحیم یار خان	7414.874

4۔	حمزہ	1۔ جناب عبدالحمید ولد محمد جھنڈا، ڈاکخانہ نواں کوٹ، چک نمبر NP/111، تحصیل خانپور	468.911
		2۔ حاجی عبدالجبار ولد چوہدری عبدالغفور، بستی چوہدری عبدالغفور ڈاکخانہ خاص سجہ، تحصیل خانپور	327.639
5۔	آروائے کے	1۔ جناب سید مبین شاہ ولد سید زمین شاہ، حلقہ شیدانی شریف	8145.075
		2۔ جناب محمد سلیم خان ولد حاجی امیر حمزہ حلقہ تھل حمزہ	3218.505

صوبہ بھر میں جعلی کولڈ ڈرنکس پروڈکشن یونٹ سے متعلق تفصیلات

***897: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں مشہور برانڈ کے جعلی کولڈ ڈرنکس کی بھرمار ہے؟

(ب) امسال 2024 میں جعلی کولڈ ڈرنکس کے کتنے پروڈکشن یونٹ بند کئے ہیں؟

(ج) کتنے کاروباری افراد کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی؟

(د) کتنے لوگوں پر کتنا جرمانہ کیا گیا یا سزائیں دی گئیں تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ صوبہ بھر میں مشہور برانڈ کے جعلی کولڈ ڈرنکس کی بھرمار ہے سوائے چند عناصر کے جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمیں کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(ب) رواں سال پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیموں نے صوبہ بھر میں کولڈ ڈرنکس و مشروبات بنانے اور فروخت کرنے والے 3,174 احاطوں کا معائنہ کیا۔ مضر صحت و غیر معیاری اور حفظان صحت کے منافی کولڈ ڈرنکس کی تیاری اور فروخت کو فی الفور روکنے کے لئے فوڈ سیفٹی آفیسر پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کی دفعہ 18 کے تحت 24 احاطوں کو ایمرجنسی Prohibition آرڈرز (EPOs) جاری کئے جن کا مقصد ناقص و مضر صحت و جعلی ڈرنکس و مشروبات کی ترسیل کو روکنے کے ساتھ ساتھ ایمرجنسی Prohibition آرڈر (EPO) میں وضع کردہ خلاف ورزیوں کی اصلاحات کی تکمیل تک کاروبار کی بندش

ہے تا کہ انسانی جان کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔(دفعہ 18، پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ،2011 کی ضمنی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) رواں سال پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیموں نے صوبہ بھر میں کولڈ ڈرنکس و مشروبات بنانے اور فروخت کرنے والے 3,174 احاطوں کا معائنہ کیا۔ مضر صحت، غیر معیاری وجعلی کولڈ ڈرنکس و مشروبات کی تیاری و فروخت پر24 احاطوں کو ایمرجنسی Prohibition آرڈرز (EPOs) کے تحت کاروبار سے روک دیا گیاجبکہ اس جرم میں ملوث ملزمان کے خلاف 26 ایف آئی آرز بھی درج کروائی گئیں اور 386 احاطوں کو -/6,426,500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ مزید بر آں،240,634.33 لیٹر جعلی کولڈ ڈرنکس و مشروبات اور 334.65 کلو گرام کیمیکل و دیگر اجزاء کو موقع پر ہی تلف کر دیا گیا۔

(د) رواں سال پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیموں نے مضر صحت، غیر معیاری وجعلی کولڈ ڈرنکس و مشروبات کی تیاری و فروخت پر 24 احاطوں کو ایمرجنسی Prohibition آرڈرز (EPOs) کے تحت کاروبار سے روک دیا گیاجبکہ اس جرم میں ملوث ملزمان کے خلاف 26 ایف آئی آرز بھی درج کروائی گئیں اور 386 احاطوں کو -/6,426,500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ مزید بر آں،240,634.33 لیٹر جعلی کولڈ ڈرنکس و مشروبات اور 334.65 کلو گرام کیمیکل و دیگر اجزاء کو موقع پر ہی تلف کر دیا گیا۔

قصور: محکمہ خوراک کے گوداموں کی تعداد، حالت اور سٹوریج سے متعلق تفصیلات

***943: ملک احمد سعید خان:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں ان میں کتنے ناکارہ اور کتنے درست حالت میں ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان گوداموں میں اس وقت کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے کتنی گندم سٹاک میں موجود ہے کتنی گندم اوپن پڑی ہے اس سے کتنا سٹاک گودام خراب Damage ہوا تفصیل سال 2023 اور 2024 کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ضلع قصور میں گندم کی فصل کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید گودام Silos وغیرہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع قصور گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) پی آر سنٹر 6 عدد (ii) فلیگ سنٹر 7 عدد

تمام پی آر سنٹر پر 43 عدد گودام ہیں ناکارہ اور درست گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام پی آر سنٹر	تعداد گودام	درست گودام	ناکارہ گودام
1۔	پی آر قصور	16	15	1
2۔	پی آر کھڈیاں	2	2	0
3۔	پی آر عثمان والہ	5	5	0
4۔	پی آر چونیاں	7	7	0
5۔	پی آر پتوکی	8	8	0
6۔	پی آر حبیب آباد	5	5	0
میزان		43	42	1

(ب) ضلع قصور میں موجود گوداموں میں 47100 میٹرک ٹن ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے اس وقت سال 2023 کی 25940.846 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ ہے اور سال 2023 میں کوئی گندم سٹاک خراب Damage نہ ہوا ہے مزید یہ کہ سال 2024 میں محکمہ خوراک پنجاب نے گندم خریداری نہ کی ہے اور 2024 کا کوئی بھی سٹاک گندم نہ ہے۔ ان گوداموں کی گنجائش اور ذخیرہ کردہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام سنٹر	گنجائش ذخیرہ	ذخیرہ کردہ گندم جو سٹاک موجود ہے
1۔	پی آر قصور	145650 میٹرک ٹن	4962.007 میٹرک ٹن گورنمنٹ گودام
2۔	پی آر کھڈیاں	3000 میٹرک ٹن	1985.121 میٹرک ٹن گورنمنٹ گودام
3۔	پی آر عثمانوالہ	7000 میٹرک ٹن	3113.298 میٹرک ٹن گورنمنٹ گودام
4۔	پی آر چونیاں	9450 میٹرک ٹن	4062.570 میٹرک ٹن گورنمنٹ گودام
5۔	پی آر پتوکی	6000 میٹرک ٹن	3379.706 میٹرک ٹن گورنمنٹ گودام
6۔	پی آر حبیب آباد	7000 میٹرک ٹن	2180.014 میٹرک ٹن گورنمنٹ گودام
7۔	فلیگ سنٹر پھولنگر	-	265.800 میٹرک ٹن پرائیویٹ گودام
8۔	فلیگ سنٹر سرائے مغل	-	4065.800 میٹرک ٹن پرائیویٹ گودام
9۔	فلیگ سنٹر بیدیاں	-	1896.450 میٹرک ٹن پرائیویٹ گودام
میزان	47100 میٹرک ٹن	25940.846	

ضلع قصور میں اس وقت اوپن میں گندم ذخیرہ نہ ہے

(ج) حکومت پنجاب کا ضلع قصور میں مزید گودام بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئرمین: اب ہم اگلے business کو take up کرتے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میرے اس سوال کو pend کر دیں۔

جناب چیئرمین: اعجاز شفیع صاحب! میں آپ کے سوال کو pend نہیں کر رہا البتہ میں نے direction دے دی ہے اور آپ کے سوال کے اُوپر حکومت کی طرف سے overall ایک policy statement آ جائے گی۔ ملک وحید صاحب! آپ نے بطور پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک بہت اچھے طریقے سے معزز ممبران کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔ ان شاءاللہ آئندہ آنے والے دنوں میں آپ مزید بہتر تیاری کے ساتھ آئیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم Call attention Notices کو take up کرتے ہیں۔ پہلا Call Attention Notice محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔

لاہور کاہنہ کے علاقہ انجینئرنگ ٹاؤن میں ڈاکوؤں کی گھر میں ڈکیتی سے متعلق تفصیلات

122: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "جنگ اخبار" 13۔ ستمبر 2024 کی خبر کے مطابق لاہور کاہنہ کے علاقہ انجینئرنگ ٹاؤن میں ڈاکو ایک گھر سے 2 لاکھ سے زائد رقم اور 12 تولے سونا لوٹ کر فرار ہوگئے۔ ڈکیتی کی اس واردات کی ایف آئی آر کس تھانہ میں درج ہوئی؟

(ب) پولیس نے ڈاکوؤں کو پکڑنے کے لئے، آج تک کیا کارروائی کی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! روزنامہ "جنگ" کی خبر میں درج وقوعہ سے متعلق درخواست دہندہ محمد رفیع ولد علاؤالدین سکنہ E-4/182 انجینئرنگ ٹاؤن لاہور کے گھر سے گن پوائنٹ پر 12 تولے زیور اور تقریباً پانچ ہزار روپے نقدی لوٹنے کی بابت چار کس نامعلوم ملزمان کے خلاف مدعی مذکورہ کی درخواست پر مقدمہ نمبر 8578/24 مورخہ 12-09-2024 بجرم 392 ت پ تھانہ کاہنہ لاہور میں درج ہو چکا ہے۔ اس واقعہ کے متعلق درج مقدمہ نمبر 8578/24 متذکرہ بالا کی تفتیش Investigation Wing کے سپرد ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت مختصر حالات تفتیش یہ ہیں کہ تحریری درخواست پر مقدمہ درج رجسٹر ہو کر تفتیش مقدمہ میرے سپرد ہوئی۔ یہ جواب ان کی طرف سے ہے جو اس وقت Investigation کے انچارج ہیں۔ میں ان کی طرف سے تفصیلات بتا رہا ہوں کہ اس وقت investigation کی پوزیشن کیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ درخواست پر مقدمہ رجسٹر ہو کر تفتیش مقدمہ میرے سپرد ہوئی اور دوران ملاحظہ موقع کر کے نقشہ موقع نظری بلا سکیل مرتب کیا گیا۔ دریافت مدعی عمل میں لائی گئی۔ اشاعت مشتری کروائی گئی۔ تلاش نامعلوم ملزمان عمل میں لائی گئی۔ جائے وقوعہ کے قریب تمام پرائیویٹ سی سی ٹی وی کیمرہ جات چیک کئے گئے۔ مقدمہ ہذا جیوفینسنگ کا تحرک کیا گیا۔ جائے وقوعہ پر کرائم سین یونٹ ٹیم نے شواہد اکٹھے کئے ہیں اور سابقہ ریکارڈ یافتگان کو شامل تفتیش کیا گیا ہے لیکن نامعلوم ملزمان کی بابت کوئی سراغ بر آری نہ ہو سکی۔ آئندہ تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے نامعلوم ملزمان کو trace کر کے مقدمہ کو یکسو کیا جائے گا۔ تلاش نامعلوم ملزمان جاری ہے اور تفتیش مقدمہ جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شازیہ عابد! کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن یہ کہتی ہوں کہ محکمہ اس مقدمہ کی تفتیش کو speed up کرے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب آفتاب احمد خان کا ہے۔

رحیم یار خان: تھانہ ماچھکہ کے علاقہ دولت آباد میں غیرت کے نام پر 5 افراد کے قتل سے متعلق تفصیلات

124: جناب آفتاب احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 11۔ ستمبر 2024 کی خبر کے مطابق رحیم یار خان میں تھانہ ماچھکہ کے علاقہ دولت آباد میں غیرت کے نام پر 5 افراد کو قتل کر دیا گیا؟

(ب) اگر اس دلخراش واقعہ کی ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے تو قاتلوں کی گرفتاری کے حوالہ سے اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ مورخہ 10-09-2024 کو مسمات مائی مراداں بیوہ سجاول خان نے مقامی پولیس کو بیان دیا کہ اس روز اس کا خاوند سجاول اور دیور بنگل نے اپنی فصل کماد کو بوقت چار یا پانچ بجے پانی لگایا ہوا تھا کہ ملزمان اللہ بخش، ظہور، فرمان، سمیع اللہ ، محمود، ارشد، عاشق، رحمان، کشمیر عرف مشو، غفار اور شفیق مسلح اسلحہ آتشی آ گئے۔ ملزمان ظہور، فرمان، عاشق اور غفار نے اس کے دیور بنگل پر فائر کئے جبکہ ملزمان سمیع اللہ اور ارشد نے اس کے شوہر سجاول پر فائر کئے جو زخمی ہو کر گر گئے اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گئے۔ وجہ عناد یہ ہے کہ ملزم اللہ بخش کی بھتیجی سعدیہ بی بی سے اس کے بیٹے غلام علی نے پسند کی شادی کی تھی۔ وقوعہ مندرجہ بالا کا فوری طور پر مقدمہ نمبر 24/32 مورخہ 10-09-2024 بجرم 149/148/302 ت پ تھانہ ماچھکہ درج کیا گیا۔ موقعے پر کرائم سین یونٹ نے ملاحظہ کر کے خول کارتوس قبضے میں لئے اور پھر Punjab Forensic Science Agency, Lahore بھجوائے

گئے۔ جائے وقوعہ صوبہ سندھ سے متصل ہے ملزمان محمود ارشد، عاشق رحمٰن اور کشمیر عُرف مِٹھو ملحقہ علاقہ صوبہ سندھ کے رہائشی ہیں۔ عام دریافت کے مطابق اس وقوعہ میں ملزم فریق کے غفار ولد منظور اور شفیق ولد محمد حسن بھی جاں بحق ہوئے ہیں اس امر کی تصدیق کی جارہی ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دے کر مسلسل ریڈ کئے جارہے ہیں۔ ملزم ظہور، فرمان اور سمیع اللہ 24-09-2024 تک برضمانت عبوری ہیں مگر تاحال شاملِ تفتیش نہ ہوئے۔ ملزمان آپس میں قریبی رشتے دار ہیں جن کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ شکریہ

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ آپ نے بھی وزیر موصوف کا جواب بڑے غور سے سُنا ہو گا؟ میں نے اپنی political life میں اتنا مُبہم جواب کبھی نہیں سُنا۔ یہ کتنی افسوس ناک بات ہے کہ جیسے ساڈے اِک بندے نے کیا اے کہ میں مولا جٹ فلم اَٹھ واریں ویکھی اے۔ تے دوسرا کہن لگا سَت واریں سمجھ نئیں آئی سی؟ آپ اُن پولیس افسران کو continuously post کرتے ہیں یہاں پر honey trap ہو رہے ہیں، الیکشن کے رَفڑ ہیں، یہاں پر جو بھی اشتہاری یا مجرم ہے وہ وہاں کچے کے علاقے میں چلا جاتا ہے do you think that Constitution of Pakistan provide you basic fundamental rights of security. آپ بتائیں کہ یہ کیا security ہے؟ یہ پانچ بندے مر گئے ہیں اور ابھی پولیس چھاپے ہی مار رہی ہے۔ اگر انہوں نے جناب سجاد احمد وڑائچ کو پکڑنا ہو تو وہ ایک سیکنڈ میں پکڑ لیں گے اور اگر پولیس نے مجھے پکڑنا ہے تو میرے گھر پر ریڈ کر دیں گے You are a political worker and this matter is very serious. Don't you think I have a right to live in this world? کیا یہ میرا حق نہیں ہے اور میرے مذہب نے مجھے یہ حق نہیں دیا ہے؟ آپ دیکھیں 5 بندے مار دیئے گئے ہیں ان کا کیا قصور ہے جس نے کیا ہو گا اُس کی تو honor killing ہے لیکن آپ کی honesty اُس وقت کدھر جاتی ہے آپ چاہ رہے ہیں کہ یہاں پر civil war ہو جائے؟ میں نے اُس دن بھی بات کی تھی کہ پٹھان آپ سے نفرت کر رہا ہے، بلوچی آپ سے نفرت کر رہا ہے، سندھ آپ سے نفرت کر رہا ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ ہم یہاں پر لُدھیانہ اور جالندھر سے آئے ہیں تو ہم واپس چلے جائیں This matter leads very important. You should summon this police in the Special Committee and I would prove there what they are doing it. یہ

پولیس حکومت کا اربوں روپیہ کھا رہی ہے اور اصل بھتہ بھی یہی پولیس لے رہی ہے They don't do good. آپ دیکھیں کہ وزیر موصوف نے تو میرے اس Call Attention Notice کا جواب دے دیا ہے؟ But what is the outcome? پولیس کہہ رہی ہے کہ ہم نے ریڈ کیا ہے، جی؟

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! میں رانا آفتاب احمد خان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے حزب اختلاف کی طرف سے بھی کچے کے علاقے کے حوالے سے بات کی ہے۔ راناصاحب بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ کچے کا علاقہ جہاں پر ہماری پولیس کے 12 لوگ بھی شہید ہوئے تھے یہ اُس کے ساتھ کی جگہ ہے وہاں پر پولیس کی کوئی writ نہیں ہے۔ حکومت کے وہاں پر اربوں روپے لگ رہے ہیں لیکن وہاں کی پولیس کے پاس نہ کوئی weapons ہے، نہ کوئی APC's ہے تو یہ ملزمان کیسے گرفتار ہوں گے، نہ پولیس کا کوئی تھانے دار اُس علاقے کے اندر جا سکتا ہے۔ وہ ہزاروں ایکڑ زرخیز زمین پنجاب کی ہے مگر وہاں سے اس طرح سے پانچ پانچ نعشیں اُٹھائی جائیں، کبھی بارہ بارہ نعشیں اُٹھائی جائیں اور کبھی نو نو نعشیں اُٹھائی جائیں چاہے وہ نعشیں civilians کی ہوں یا پولیس والوں کی ہوں، وہ ہیں تو ہمارے ہی بھائی۔ ہم اگر اُن کا تحفظ نہیں کر سکتے تو ہمیں ایسی اسمبلیوں میں بیٹھنے کا بھی حق نہیں ہے۔ ہم اپنی پنجاب حکومت سے گزارش کرتے ہیں کہ فی الفور انکوائری کی جائے کہ جتنے لوگ اس میں ملوث ہیں جو آپریشن کے نام پر پیسے کھا رہے ہیں اُنہیں کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے۔ مجھے حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھ کر بات کرنے کا صحیح موقع ملتا تھا اور میرے کام بھی ہوتے تھے لیکن اب حکومت میں بیٹھ کر ہمارے کام بھی نہیں ہوتے۔ ہم یہاں پر جائز بات کرنے آتے ہیں لیکن ہماری جائز بات کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہاں پر شام پانچ بجے کے بعد کوئی سفر نہیں کر سکتا، اگر کوئی ہسپتال سے discharge ہوتا ہے تو رات کو گھر نہیں جا سکتا اور کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ ہسپتال نہیں جا سکتا۔ پچھلے اجلاس کو دس دن ہوئے ہیں اور اس دوران ہمارے پانچ لوگ اغوا ہوئے ہیں۔ پانچ میں سے دو لوگ واپس آئے ہیں۔ ایک بندے کے خاندان والے قرآن پاک لے کر کچے میں گئے تو ڈاکوؤں نے قرآن کو دیکھتے ہوئے اُس بندے کو چھوڑ دیا۔ میں آئی جی کے پاس گیا اور میں یہاں پر اُن کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ میں نے آئی جی سے کہا کہ میرے بندے اغوا ہوئے ہیں آپ کے یہ یہ لوگ ملوث ہیں کیونکہ ان کی سرپرستی رحیم یار خان پولیس کر رہی ہے جس کا میرے پاس سارا ریکارڈ ہے اگر آپ ان سے کہیں گے تو یہ بندے مل جائیں گے۔ مجھے یہ بندے

چاہییں کیونکہ یہ بندے پیسے نہیں دے سکتے۔ میں نے آئی جی صاحب کو اُن SHO's کے نام دیے اور میں آئی جی صاحب کا شکر گزار ہوں کہ رحیم یار خان پولیس ڈاکوؤں سے deal کر کے میرا ایک بندہ واپس لے آئی۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان کے ذریعے پورے پاکستان اور پنجاب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کچے کے اندر جس کا کوئی مغوی ہے تو ہمارے پاس دو Spiderman SHO's ہیں وہ ان ڈاکوؤں کے ساتھ deal کر کے ہمارے شہید جوانوں کو بھی لے کر آسکتے ہیں، ہماری پولیس کے مغویوں کو بھی لے کر آسکتے ہیں اور عام مغویوں کو بھی لے کر آسکتے ہیں تو آپ رحیم یار خان پولیس سے رابطہ کریں آپ کے وہ مغوی واپس آجائیں گے۔ ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہم یہاں پر حکومت میں بیٹھے ہیں، ہم وزیر اعلیٰ صاحبہ کے دستِ بازو بننا چاہتے ہیں، ہم حکومت کو support کرنا چاہتے ہیں، ہم حقائق پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ہماری بات سُنیں ہم یہ ثبوت دیتے ہیں۔ پولیس کا ایک بندہ گرفتار ہوا ہے جس کی کچے میں ایک ارب روپے کی property نکلی ہے تو کچے میں باقی جتنے پولیس والے تعینات ہیں اُن کی انکوائریاں بھی کی جائیں۔ کچے کے آپریشن میں جو اربوں روپیہ لگا ہے اُس کی اگر انکوائری ہوتی تو آج یہ بارہ پولیس ملازمین شہید نہ ہوتے اور یہ پانچ لوگ قتل بھی نہ ہوتے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ آج کا اجلاس حزب اختلاف کی requisition پر بُلایا گیا ہے اور اس کے ایجنڈے پر law and order situation پر بحث رکھی ہوئی ہے۔ میں اس بات کا بڑے افسوس سے اظہار کر رہا ہوں کہ جب requisition کے اجلاس میں law and order پر بحث ہوتی ہے تو یہاں پر قائد حزب اختلاف اس بات کی گواہی دیں گے کہ دلچسپی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ یہاں پر ایک دن وزیر پارلیمانی امور موجود تھے، قائد حزب اختلاف موجود تھے اور ان کے علاوہ صرف پانچ اراکین موجود تھے۔ جب law and order پر بحث ہوتی ہے تو پنجاب کے ایسے serious issues پر بات کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اس Call Attention Notice پر جتنی بحث ہوئی ہے جو معزز اراکین اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اُن سے میری گزارش ہو گی کہ law and order کی عام بحث میں پوری آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کریں آپ کو ٹائم بھی ملے گا لیکن اس وقت مجھے rules اس بات کی اجازت نہیں دے رہے کہ میں اس Call Attention Notice

کو general debate میں بدل دوں یعنی میں اس Call Attention Notice پر debate کراؤں مجھے rules بالکل یہ permit نہیں کر رہے۔(قطع کلامیاں)

ممتاز علی صاحب! آپ تشریف رکھیں ہم آپ کی بات ہمیشہ priority پر سُنتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! آپ نے Rules of Procedure میں جو rules amend کئے ہیں۔ میں نے ایک جملہ کہا تھا کہ we must go for the ultimate result یہ Call Attention Notice آ گیا ہے۔ اس سے کسی کے کان پر جوں بھی نہیں رینگے گی۔ یہ میرا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ میں تو انہیں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔ اگر بقول فاضل ممبر کے کہ SHOs ان کے لئے کام کر رہے ہیں۔ don't you think they are working under the command of the DPO. اس میں اصل issue یہ ہے کہ آپ اس کو اتنا lightly نہ لیں۔ آپ نے بھی دیکھا ہے، میں 1988 سے دیکھ رہا ہوں اور unfortunately اپوزیشن میں رہا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوتی ہے تو بحث کا رزلٹ کیا ہوتا ہے۔ کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے۔ آپ اس کو کمیٹی کو refer کریں اور وہاں کے جو ممبران ہیں ان کو اس میں شامل کریں جو ادھر بیٹھ کر بات کر لیں گے۔ اس سے کون سا فرق پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ پچھلے اجلاس میں بھی لاء اینڈ آرڈر کی بحث میں بھی ہمارے معزز ممبران یہاں پر بات کرتے تھے اور اس کے بعد ایوان سے چلے جاتے تھے۔ آپ نے ابھی خود بھی اپنی بات کا آغاز کیا ہے کہ جب ہم نے wind up کرنا تھا تو اس وقت ایوان میں بمشکل چھ یا سات ممبرز موجود تھے۔

جناب چیئرمین! لاء اینڈ آرڈر ایک اہم issue ہے۔ اس میں کچے کے حوالے سے بھی ہم نے بہت ساری چیزیں بتائی تھیں۔ آج پھر لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی پر بحث ہونی ہے جس کے بارے میں آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آج کس موضوع پر بحث ہونی ہے۔ میں یہ ضرور بتاؤں گا کہ کچے کے علاقہ میں جس طرح ہماری پولیس کے جوان محنت کر رہے ہیں، جام شہادت نوش کر رہے ہیں۔ ہمارے لوگوں پر وہاں جس طرح حملے ہو رہے ہیں۔ ان کے پاس وہ gadgets نہیں تھے

جس طرح کچے کے ڈاکوؤں کے پاس ہیں۔ ان کے پاس sophisticated instruments ہیں۔ ہماری گورنمنٹ آئے ہوئے تقریباً پانچ چھ ماہ ہوئے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ اس حوالے سے بہت سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔ وہاں کئی نئی check posts بنی ہیں۔ میں دوبارہ اس حوالے سے بات کروں گا۔ ہمارے معزز ممبر یہاں بات کر دیتے ہیں مگر جب ہم بتاتے ہیں کہ وہاں گورنمنٹ کیا کام کر رہی ہے تو یہ سننے کے لئے یہاں پر کوئی نہیں ہوتا۔ یہ سن بھی لیں کہ کام ہو رہا ہے۔ چیف منسٹر صاحبہ نے ہمارے جوانوں کی شہادت کے بعد بہت strict action لیا ہے تو وہاں کے لئے پولیس کو مزید فنڈز بھی دیئے جا رہے ہیں اور پولیس کی capacity building کی جا رہی ہے تاکہ وہ کچے کے ڈاکوؤں کا مقابلہ کر سکیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! ابھی چونکہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونی ہے۔ آپ نے اس بحث کو بھی wind up کرنا ہے۔ آپ اس وقت بھی ہاؤس کو یقیناً آگاہ کریں گے۔ میری اس توجہ دلاؤ نوٹس کے حوالے سے ایک گزارش ہے کہ یہ specifically ایک واقعے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کا تعلق ڈسٹرکٹ رحیم یار خان سے ہے۔ اس میں بہت ساری چیزیں ہیں آپ نے دیکھا ہے کہ ممبران جو رحیم یار خان سے تعلق رکھتے ہیں ان کے کچے کے حوالے سے سارے ایشوز اکٹھے ہیں جو اس توجہ دلاؤ نوٹس کے ارد گرد آ گئے ہیں۔ یہاں جن دوستوں نے بھی بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے جذبات کا ٹھیک اظہار کیا ہے۔ میں ابھی اس توجہ دلاؤ نوٹس کے حوالے سے اس وقت اس واقعہ پر یہ direction ہو گی، میں اس واقعہ کی specifically کہہ رہا ہوں اور میں اس کو pend کر رہا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کے محرک اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔ آئندہ اس specific واقعہ کے حوالے سے منسٹر صاحب ایوان کو مزید تفصیل کے ساتھ آگاہ کریں گے تاکہ ایوان مطمئن ہو سکے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم اگلی کارروائی کی طرف چلتے ہیں اور تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 28 جناب محمد عدنان ڈوگر کی ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین! وہ ابھی آ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ ان کا انتظار کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 29 جناب اسد عباس کی ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین! وہ بھی لابی میں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ ان کا بھی انتظار کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 31 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

صوبہ میں سرکاری زمینوں کی نیلامی کمیٹی سے ممبران اسمبلی کے نام نکالنے کا معاملہ

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے مختلف شہروں میں موجود سرکاری زمین بذریعہ نیلام عام فروخت کرنے کا فیصلہ کیا اور نیلامی کے عمل کو شفاف بنانے اور اس پر پارلیمنٹیری چیک رکھنے کے لئے نیلام عام کے لئے بنائے جانے والی آکشن کمیٹی میں متعلقہ ضلع سے ایک ممبر صوبائی اسمبلی کو رکن کمیٹی بنانے کا نوٹیفکیشن نمبر 2018-2019-755-CL(II) جاری کیا گیا۔ منتخب عوامی نمائندوں کو نیلامی کی نگرانی کے عمل میں شامل کر کے ملی بھگت اور بوگس نیلامی کے عمل کو تقریباً ناممکن بنا دیا گیا جو ہماری بیوروکریسی کو کسی بھی صورت ہضم نہیں ہو رہا تھا کہ کیسے کھربوں روپے کی ڈیل بغیر اس سے وصول کئے مکمل ہو جائے۔ اس لئے جب کھربوں روپے مالیت کی سرکاری زمینوں کی نیلامی کا عمل شروع ہونے جا رہا تھا تو مذکورہ بالا نوٹیفکیشن میں ترمیم کرتے ہوئے نیلامی کمیٹی کی formation کو تبدیل کر دیا گیا۔ ترمیم شدہ نوٹیفکیشن کے ذریعے نیلامی کمیٹی سے ممبران صوبائی اسمبلی کو نکال کر ان کی جگہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر کو شامل کر لیا گیا تا کہ کوئی اعتراض اٹھانے والا نہ رہے۔ اس حکومتی فیصلے سے نا صرف نیلامی کے عمل پر عوامی نگرانی کا خاتمہ ہوا بلکہ کھربوں روپے مالیت کی سرکاری زمین کی نیلامی کا سارا عمل مشکوک ہو گیا ہے بلکہ اس کے ساتھ اس فیصلے سے منتخب عوامی نمائندوں کی ساکھ پر بھی وار کیا گیا ہے بلکہ ان کی توہین

کی گئی ہے۔ اس فیصلے کے منظر عام پر آنے سے نا صرف میرا بلکہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر منتخب نمائندے کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! آپ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے اس لئے اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 32 جناب ضمیر الحسن بھٹی کی ہے۔ آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

حافظ آباد، پولیس انتظامیہ کا معزز رکن کے گھر پر دھاوا، چادر چار دیواری کا تقدس پامال کر کے فیملی کو ہراساں کرنا

جناب ضمیر الحسن بھٹی: جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کی متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 8۔ جون 2024 کی درمیانی شب میری رہائش گاہ برج دارا ضلع حافظ آباد پر ڈی پی او فیصل گلزار، ڈی ایس پی قیصر جمیل اور ڈی ایس پی پنڈی بھٹیاں احسان ظفر کی قیادت میں ضلع بھر کی پولیس نے اچانک ہلہ بول دیا اور میرے گھر کا مین گیٹ توڑ کر گھر میں غیر قانونی طور پر داخل ہو گئے ان کے ہمراہ کوئی لیڈی پولیس بھی نہ تھی میرے گھر میں شدید توڑ پھوڑ کی اور قیمتی اشیاء جن میں طلائی زیورات اور نقدی رقم اٹھا کر لے گئے۔ ایل ای ڈی اور اے سی بھی توڑ دیئے ایک گھنٹہ سلسلہ جاری رکھا میری فیملی کو محبوس رکھا اور اس کے بعد میرے ڈیرے پر چلے گئے جو میری رہائش کے بالکل ساتھ ہے وہاں بھی توڑ پھوڑ کی ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیا گیا جب میں نہ ملا تو واپس چلے گئے مجھ پر اور میری فیملی کے خلاف ساؤنڈ ایکٹ کی خلاف ورزی و دیگر دفعات کے تحت جھوٹی ایف آئی آر درج کر دی گئی۔ اگلے دن

مورخہ 9۔ جون کو دوپہر دوبارہ پولیس کی باری نفری ڈی ایس پی کی قیادت میں میری رہائش گاہ پہنچی تین گھنٹے تک میری فیملی کو ہراساں کیا گیا اور میرے چھ ملازمین کو اٹھا کر لے گئے اس تمام کارروائی کی ویڈیو ثبوت بھی میرے پاس موجود ہیں میں عوامی نمائندہ ہوں اور پولیس کی جانب سے میرے خلاف جھوٹی ایف آئی آر درج کرنے اور میرے گھر پر حملہ کرنے میری فیملی کو ہراساں کرنے سے نا صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ ہم اس کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔ اس طرح ہو تو نہیں سکتا جس طرح یہ بتا رہے ہیں پولیس کی اتنی دیدہ دلیری تو نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ کہیں تو اس کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بھٹی صاحب!

جناب ضمیر الحسن بھٹی: جناب چیئرمین! اس پہ رپورٹ اس دن بھی منسٹر صاحب نے کہا تھا شروع میں جس دن ادھر ہاؤس میں احتجاج کیا تھا تو اس دن بھی منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اس کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں اب اس بات کو بھی کافی ٹائم ہو گیا ہے۔ یہ آپ کمیٹی میں بلا کر خود چیک کر لیں اگر یہ واقعہ ایسا ہی نہ ہوا تو بے شک کوئی نہیں جس طرح فیصلہ کریں گے یہ سارا واقعہ سچ پر مبنی ہے اس میں کچھ اور ممبران بھی۔۔۔

جناب چیئرمین: اس طرح ہے کہ کسی بھی ممبر جو جس طرح واقعہ یہ بیان کیا گیا ہے یقیناً اس چیئر پر بیٹھ کر ہمیں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں لیکن اس میں یہ ہے کہ میں منسٹر صاحب کو چونکہ ان کا بھی رائٹ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ رپورٹ آ جائے تو منسٹر صاحب اس کی کب تک رپورٹ آ سکتی ہے اگر میں رپورٹ کو allow کر دوں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! آپ جیسے کہیں ہم کل منگوا لیتے ہیں مگر آپ کا سیشن۔۔۔

جناب چیئرمین: میں چاہتا ہوں کہ دو دن کے اندر رپورٹ آجائے اور اگر رپورٹ نہ آئی تو دو دن کے بعد میں یہ matter جو ہے سپیکر صاحب کو بھیجوں گا اور ان کے چیمبر میں ہی اس کو ہم استحقاق کمیٹی کو ریفر کر دیں گے جو اس کا طریقہ بنتا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا طریقہ یہی ہے کہ اگر گورنمنٹ رپورٹ کا کہے تو چیئر اس کی پابند ہے جس طرح آپ کو موقع دیتی ہے لیکن اس کو میں نے minimum دو دن کا ٹائم دیا ہے حالانکہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ اگلے سیشن میں رپورٹ آئے گی میں اگلے سیشن تک نہیں جا رہا دو دن کے اندر جو بھی رپورٹ آئے اور اگر رپورٹ نہیں آئے گی تو سپیکر چیمبر میں اس کو allow کر کے ہم کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی جناب قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں ایک عرض کروں گا جس طرح آپ نے فرمایا وہ بالکل ٹھیک ہے۔ جو ممبر ہوتا ہے نیشنل اسمبلی یا پراونشل اسمبلی کا جب وہ فلور آف ہاؤس پر اس قسم کی بات کرتا ہے تو وہ اس طرح نہیں ہوتا کہ وہ کوئی بناوٹی بات کر رہا ہو یہ پورے پنجاب کے آگے ہم اپنے آپ کو ننگا کرتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کون داخل ہوا ہے ہمارے آپ خود senior parliamentarian ہیں میرا ابھی اس استحقاق کمیٹی کا تجربہ ہے تو ہمارے پاس ایک ہی فورم ہوتا ہے اسمبلی میں privilege committee جہاں پر جا کے ہماری ultimately صلح ہی ہونی ہوتی ہے۔ چونکہ ہم جو politicians ہیں ہم لڑائی تو کرتے نہیں ہیں ہم نے ان کے ساتھ لڑائی کر کے کیا کرنا ہوتا ہے لیکن جب اس فورم پر بھی آپ انہی کی رپورٹس پر منسٹر صاحب depend کریں گے یا تو منسٹر صاحب اس رپورٹ کو اس طرح کوئی conditionally کریں کہ اس سے پہلے ہمارے کوئی ایک دو ممبر ساتھ بیٹھ جائیں otherwise انہوں نے رپورٹ دینی ہے انہوں نے اپنے آپ کو اس رپورٹ میں guilty تو نہیں قرار دینا ہے۔ ہمارے پاس اس کا ایک ہی فورم ہے privilege committee اگر ہم اس فورم condition کر دیں subject to report تو پھر

ہمارے پاس تو یہ فورم بھی ختم ہو جائے گا تو میرا خیال ہے کہ کوئی ممبر نہیں چاہتا کہ ساڑھے 12 کروڑ عوام کے سامنے وہ ادھر ریکارڈ کرائے کہ میرے گھر میں کون داخل ہوا ہے میرا کسی نے فون نہیں سنا تو میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ روایت رپورٹس والی چل پڑی تو جناب چیئرمین چونکہ آپ privilege committee کے بھی چیئرمین ہیں یہ آپ کا فورم کمزور ہو جائے گا تو میں تو یہی کہوں گا کہ یہ رپورٹس والے چکر میں نہ پڑیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس وقت جو فیصلہ آپ کریں گے وہ فیصلہ implement ہو جائے آگے آپ دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ یہ رپورٹس کا چکر بالکل میں نہیں ڈال رہا یہ گزشتہ 22،20 سال سے چل رہا ہے۔ 2002 میں پہلی بار اس اسمبلی میں آیا تھا تو اس وقت بھی اپوزیشن کے ساتھ یہی سلوک دیکھتا تھا۔ یقیناً رانا آفتاب صاحب گواہ ہیں کہ مال روڈ پر پکڑ دھکڑ، لاٹھی چار، آنسو گیس یہ سارا کچھ تھا۔ اس وقت کے لاء منسٹر راجہ بشارت صاحب ہوتے تھے آپ بھی اس کے گواہ ہیں۔ ہم بھی اسی طرح کھڑے ہو کے اپنا وہ سارا دکھ درد بیان کرتے تھے یقیناً یہ ممبرز کا رائٹ ہوتا ہے اور وہ رپورٹ تین تین ماہ یعنی اگلا سیشن پھر وہ اگلا سیشن تک نہ آنا۔ چونکہ میں privilege committee کا بھی چیئرمین ہوں میں نے تو کہا ہے کہ دو دن کے اندر ان شاءاللہ تعالیٰ وہ رپورٹ آجائے گی۔ اب اگلی جو تحریک استحقاق نمبر 33، جناب محمد نعیم کی ہے، رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! جو honorable leader of opposition نے فرمایا ہے وہ بالکل ٹھیک کہا ہے۔ honorable ممبر کے پاس اس وقت بھی اس کی سی سی ٹی وی ویڈیو ریکارڈنگ ہے وہ انہوں نے پولیس والوں کو اپنے گھر میں بلوا کر خود تو نہیں بنالی this matter is very serious آپ اس کو کمیٹی کو refer کریں۔

جناب چیئرمین: وہ جب کمیٹی میں آئیں گے تو ان کو پتا ہے بھٹی صاحب آپ استحقاق کمیٹی کے بھی ممبر ہیں تو ہم نے دو دن کا ٹائم دیا ہے یہ ساری evidences لے کے آئیں گے کہ وہاں ماحول بالکل different ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارے ہر ممبر کی جو عزت ہے وہ ہماری اپنی عزت ہے اور اس ہاؤس کی عزت ہے۔ جناب محمد نعیم! تحریک استحقاق نمبر 33 پیش کریں۔

حافظ آباد، معزز رکن جناب محمد نعیم و دیگر ارکان اسمبلی کے ساتھ نشہ میں دھت پولیس افسران کی بدتمیزی

جناب محمد نعیم: بسم اللہ بسم اللہ الرحمٰن۔ جناب چیئرمین! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 8۔جون 2024 رات تقریباً ساڑھے نو بجے میں حافظ آباد میں اپنے ایک ساتھی ایم پی اے کے گھر ایک تقریب میں شرکت کے بعد واپس لاہور آرہا تھا، میرے ساتھ ہمارے colleague ڈاکٹر فیصل جمیل ایم پی اے پی پی۔ 259، محمد عاطف اور نگزیب متیانہ ایم پی اے پی پی۔ 239 اور چودھری محمد اعجاز شفیع ایم پی اے پی پی۔258 بھی تھے۔ ہم دو گاڑیوں پر سوار تھے کہ راستے میں تقریباً 40،30 پولیس اہلکاروں نے ناکہ لگایا ہوا تھا انہوں نے ہمیں روکا، میں نے گاڑی سے اتر کر وہاں موجود ڈی ایس پی صدر حافظ آباد رانا قیصر جمیل جو نشہ میں دھت محسوس ہو رہا تھا اسے اپنا تعارف کرایا اور بتایا کہ میرے ساتھی ہیں میرے کچھ اور colleague ایم پی اے بھی ہیں تو موصوف نے کرخت لہجہ میں کہا کہ مجھ پر ایم پی اے ہونے کا رعب نہ ڈالو میں ایم پی اے کو کچھ نہیں سمجھتا اس کے بعد اس نے بدتمیزی شروع کر دی، اس کی بدتمیزی اور سخت لہجہ کو محسوس کرتے ہوئے میرے colleague ایم پی اے بھی گاڑیوں سے نیچے اتر آئے اور معاملہ رفع دفع کرایا۔ جناب والا! اس عمل سے نا صرف میرا بلکہ وہاں موجود دیگر ایم پی اے صاحبان اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! بالکل privilege committee کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے یہ privilege committee کے سپرد کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب محمد اقبال پی پی۔85 کی ہے۔

اسلام آباد، مفاد عامہ کے بارے میں ڈی جی ماڑی پٹرولنگ پولیس کا معزز رکن اسمبلی سے ملاقات کرنے سے انکار

جناب محمد اقبال: جناب چیئر مین! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کی تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ میں مفاد عامہ کے کام کے سلسلے میں ایک بار ڈی جی ماڑی پٹرولنگ کے آفس میں ملاقات کا ٹائم لے کر اسلام آباد آفس ملاقات کے لئے گیا لیکن موصوف آفیسر نے مجھے سٹاف میں انتظار کروایا اور بعد میں میٹنگ کا بہانہ کر کے ملاقات سے انکار کر دیا۔ بعد میں، میں نے آفیسر موصوف کو خط بھی لکھا لیکن انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب چیئر مین! میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور عوامی مفاد کے کاموں کے سلسلہ میں سرکاری دفاتر میں جانا میری ڈیوٹی میں شامل ہے لیکن ڈی جی ماڑی پٹرولنگ کے اس ہتک آمیز رویہ سے بطور عوامی نمائندہ نا صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اقبال صاحب! میں آپ کے ساتھ sitting on this Chair I have clarify one thing میں نے یہاں بیٹھے ہوئے ایک دن کہا تھا کہ ایسے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں تو آپ نے سمجھا کہ شاید میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔ میں آپ سے نہیں کہہ رہا تھا۔

جناب محمد اقبال: اچھا، Sir sorry

جناب سپیکر: میں نے سوچا کہ clarify کر دوں کہ میں کسی معزز رکن کے احترام میں کمی نہیں لا سکتا۔ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ rules کے بغیر بات کرنا مناسب نہیں اور ایسے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں تو میں نے آپ کی ذات کے متعلق نہیں کہا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے مگر ماڑی پٹر ولیم پولیس کے متعلق یہ تحریک ہے جو صوبائی حکومت کے under نہیں آتی۔

جناب سپیکر: آپ کا بڑا valid concern ہے but still the Privilege Committee کے پاس یہ اختیار ہے کہ اگر کوئی وفاق کا بھی ملازم ہو تو آپ ان کے خلاف کمیٹی کو ریفر بھی کر سکتے ہیں اور ان کو ہم طلب بھی کر سکتے ہیں۔ جی، ٹھیک ہے refer to the committee and اقبال صاحب! آپ نا صرف معزز رکن ہیں بلکہ میرے بڑے بھائی کی حیثیت بھی رکھتے ہیں and you are very honorable member تو قطعی طور پر I had to rush out of the proceedings for some purpose میں اس دن اپنی بات clear نہیں کر سکا تھا۔ وہ میں قطعی طور پر آپ کو نہیں کہہ رہا تھا۔

جناب محمد اقبال: نہیں، نہیں۔ Thank you very much

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق نمبر 28/2024 جناب محمد عدنان ڈوگر کی ہے۔ جی، ڈوگر صاحب!

ڈائریکٹر کمرشل میپکو (واپڈا) کا معزز رکن اسمبلی کا فون سننے سے انکار

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 26۔ اگست 2024 کو ایک فلاحی کام کے سلسلے میں اپنے حلقہ کے مسائل کے حل کے لئے ڈائریکٹر کمرشل میپکو (واپڈا) اسد حماد کو بار بار اس کے موبائل پر فون کیا لیکن موصوف آفیسر نے میری کوئی call attend نہیں کی اور اس کے بعد میں نے اپنے پرسنل سیکرٹری کو ان کے دفتر بھیجا کہ میری ڈائریکٹر صاحب سے بات کرواؤ لیکن اس نے کہا کہ میں کسی ایم پی اے سے بات نہیں کرتا اور میرے پرسنل سیکرٹری کا فون بڑے غصے کے ساتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کا منتخب نمائندہ ہوں اور حلقہ کی عوام کے جائز کاموں کے سلسلے میں گورنمنٹ افسران سے گزارش کرنا میری ڈیوٹی ہے لیکن موصوف آفیسر کے اس نارواویہ

سے نا صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ بھی وفاقی حکومت کے ادارے سے متعلقہ ہے لیکن کمیٹی میں ریفر کرنے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اسے بھی کمیٹی کو ریفر کر دیں؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اسے بھی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کے پاس جو تحاریک استحقاق آتی ہیں تو کیا ان کی ایک ایڈوانس کاپی منسٹر صاحب کو پہلے بھجوائی جاتی ہے؟

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی آپ سے regarding the Adjournment Motions بات کی تھی کہ میری ایک تحریک التوائے کار کافی دیر سے چلی آ رہی ہے that is 256/24 اس کا جواب بھی آیا جو totally غلط تھا۔ اس کے متعلق میں نے کافی ریسرچ کی ہے اور جواب بھی para wise ملاحظہ کیا ہے there is a lot of ambiguity and fabrication and this is the violation of the decision of the Supreme Court of Pakistan

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کا نمبر کیا ہے؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرے پاس تحریک التوائے کار کا نمبر 256 ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آپ کے پاس ہے؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرے پاس اس کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! جو آپ کے پاس جواب ہے اسے آپ پڑھ دیں۔

فیصل آباد: چک نمبر 67ج۔ب میں تعینات پٹواری کا اپنے اختیارات سے تجاوز کرنا (۔۔۔جاری)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس میں ہے کہ محمد ریاض عرصہ دس سال سے بطور پٹواری تعیناتی کی بابت عرض ہے کہ مذکورہ پٹواری کے آخری آرڈر تعیناتی اگست 2018 کے ہیں اور مذکورہ پٹواری کے مطابق روزنامچہ واقعاتی سرکل 67ج،ب کا چارج حاصل ہے۔ اس سے قبل بھی پٹواری مذکورہ اس موضع میں 8۔ جنوری 2018 تک رہا اور تاحال اسی حلقہ میں تعینات ہے۔ اس سے قبل بھی مختلف ادوار میں مذکورہ پٹواری اس حلقے میں تعینات رہا ہے۔ 2017 کی مردم شماری کی بابت عرض ہے کہ مردم شماری میں پٹواریوں کی تعیناتی صرف موضع جات کی حدبندی کی شناخت کے لئے تھی تاکہ رہائشیوں کی گنتی ٹھیک طرح سے کی جاسکے۔ دوران تعیناتی چک نمبر 218، 64 اور 65 میں انٹی کرپشن نے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا تھا اور اس بابت case بھی درج ہو چکا تھا۔ (کاپی ایف آئی آر لف ہے)

جناب سپیکر! بعد ازاں مذکورہ پٹواری مصدرہ ڈسٹرکٹ سیشن جج بری ہو گیا تھا جہاں تک 7 کنال زمین کا تعلق ہے۔ اراضی غلط مالک کے نام منتقلی کا سوال ہے تو اس بابت عرض ہے کہ مذکورہ رقبہ صوبائی حکومت کی ملکیت تھا جس کا انتقال عدالت عالیہ کے حکم پر مورخہ فلاں فلاں کو بحق فضل احمد ولد احمد بخش سکنہ فلاں فلاں فتح آباد لاہور کینٹ کے نام ہوا تھا۔ (فلیگ D) اس بابت حکم DCR بوجہ منتقلی وغیرہ۔

جناب سپیکر! یہ سارا جواب مکمل طور پر ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے غلط دیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو I have a copy with flags

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ ایسا کریں کہ ویسے تو جب آپ نے تحریک التوائے کار پڑھ دی تو اس کے بعد منسٹر صاحب نے جواب دیا اور پھر ہاؤس کی proceeding میں یہ dispose of ہو گیا لیکن اگر آپ اس کے جواب کے مندرجات پر معترض ہیں تو میں پھر اسے کمیٹی کو ریفر کر دیتا ہوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کمیٹی میں دیکھ لیں گے کہ اگر محکمہ نے اس کا غلط جواب دیا ہے، جن کو وہ اپنے documents کے ساتھ۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: Sir I have the documents

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگر محکمہ نے غلط جواب دیا ہے اور وہ documents کے ساتھ prove کر دیتے ہیں کہ جواب غلط ہے تو پھر اس پر تو آپ کو firmly action لینا چاہئے۔ so we are referring to the committee

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: میں اسے کمیٹی میں بھیج رہا ہوں۔ منسٹر صاحب آپ اسے kindly دیکھ لیں گے کہ وہ جو رپورٹ submit ہوئی ہے اس میں کہیں correction required ہے اور انہوں نے غلط دی ہے تو پھر اس کے مطابق آپ اسے دیکھ لیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلق ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ ایک تو جو conduct of Assembly Secretariat ہے وہ ہاؤس کی proceeding میں آپ نہیں اٹھائیں گے کیونکہ یہ ہمارے rules میں ممانعت ہے۔ اگر آپ کو کوئی ایسا concern ہے تو آپ please میرے پاس چیمبر میں آ جائیں جہاں correction کرنی ہوئی we will do that جناب احمد اقبال چودھری!

جناب شعیب امیر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: غضنفر صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار ہے؟

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! جی، میری تحریک التوائے کار نمبر 261 ہے۔

جناب سپیکر: آپ اسے پڑھ چکے ہیں؟

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے کہہ دیں کہ وہ اس کا جواب جلد منگوا لیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ مجھے sequence میں جانے دیتے ہیں تو آپ کا نمبر آگے آجائے گا۔ احمد اقبال چودھری صاحب نہیں ہیں۔ جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے 24/264 تھی جو جون میں پڑھی گئی تھی لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا اور اس میں بہت بڑی مالیت کی کرپشن کا معاملہ ہے۔ موصوف جن کے خلاف یہ ہے وہ اگلے ماہ ریٹائر ہو جائیں گے تو یہ سارا معاملہ ایسے ہی جاتا رہے گا۔ مہربانی فرما کر اس پر کوئی direction جاری فرمائیں اتنے مہینے ہو گئے ہیں ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں دیکھ لیتا ہوں کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار نمبر 24/264 ہے جس میں کافی serious matter ہے اور یہ ایگریکلچر یونیورسٹی کے متعلقہ ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وزیر زراعت ابھی یہاں تشریف فرما تھے اب وہ چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: بہر حال اس کا جواب منگوائیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، میں جواب منگواتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار نمبر 24/389 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔

لاہور کالا خطائی انٹر چینج کے نواح میں پنجاب گورنمنٹ آفیسرز ہاؤسنگ کمیونٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی طرف سے جاری ہونے والی چھٹی نمبری

24/SOE-1(P&D) 5-147 مورخہ 23۔جولائی 2024 کے مندرجات کے مطابق راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی (RUDA) کی جانب سے پنجاب گورنمنٹ آفیسرز ہاؤسنگ کمیونٹی کے قیام کے لئے RUDA کے تحت بنائے جانے والے منصوبے میں کالا خطائی انٹر چینج کے علاقے میں لاہور مشرقی بائی پاس سے متصل 465۔ایکڑ زمین الاٹ کی گئی ہے جس میں سول بیوروکریسی کے افسران کو پلاٹ الاٹ کئے جائیں گے۔ یہ خوشخبری مہنگائی کے مارے ہوئے، بجلی کے بلوں کے ستائے ہوئے اور خودکشیاں کرتے ہوئے پنجاب کے عوام کو سنائی گئی ہے۔ پاکستان کا یہ مراعات یافتہ طبقہ اس ملک کو اپنی چراگاہ سمجھتا ہے اور 77 سال سے وسائل کی یہ لوٹ مار جاری ہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ خراب ترین معاشی صورتحال کی وجہ سے ملک کے دیوالیہ ہونے کی خبریں آئے روز میڈیا کی زینت بن رہی ہوں اور ملک کو اپنی بقاء کے لالے پڑے ہوئے ہیں ایسے میں بھی یہ افسر شاہی سرکاری وسائل کو لوٹ مار کی اپنی روش تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور اس ملک کے لاغر جسم سے مفادات کا آخری قطرہ تک نچوڑنے کے قبیح فعل میں مصروف ہے۔ یہ وہ خاموش واردات ہے جو وطن عزیز کے قیام سے اس کے ساتھ ہوتی آرہی ہے۔ یہ وہ نوازشیں ہیں جو ملک کے بالادست اور بااختیار طبقے پر کی جاتی ہیں اور غریبوں کے لئے ٹیکس در ٹیکس اور منی بجٹ اور اچھے دن آنے کا لالی پاپ دیا جاتا ہے۔ اس خبر کے منظر عام پر آنے سے مہنگائی کے مارے ہوئے عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوا لیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کا جواب منگوا لیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 24/411 کو pend فرما دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ویسے آپ کو بتا رہا ہوں کہ RUDA آپ کی پنجاب حکومت سے کچھ نہیں لیتا۔ RUDA is a body which is self-sustainable upon their own projects.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بہرحال اس پر جواب آنے دیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ حکومت سے زمین لے رہے ہوں گے تو اس کی قیمت دے رہے ہوں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو قیمت انہیں لگتی ہے وہ مجھے نہیں لگتی۔

جناب سپیکر: RUDA سرکار کا نہیں ہے۔ اگر وہ سرکار سے کوئی زمین لیتی ہے تو وہ پیسے دے کر لیتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! RUDA تو لیتی ہے لیکن آگے جن کو جاتی ہے اصل مسئلہ تو اُن کا ہے۔

جناب سپیکر: میں کہتا ہوں کہ مان لیا کہ ایسا ہے لیکن اگر ان کو زمین حکومت دے رہی ہوتی تو پھر آپ کا نکتہ درست تھا لیکن اگر وہ self-sustainable modal پر ہے اور اس پر آپ کی ریاست کے کوئی وسائل خرچ نہیں ہو رہے ہیں پھر دوسرے معاملات آجاتے ہیں۔ ویسے اُن سے جواب منگوا لیتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ وہاں سے یہی جواب آئے گا جو میں نے بتایا ہے۔ آپ کی اگلی تحریک التوائے کار کون سی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/411 ہے اس کو pend کرنے کی request ہے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 24/411 کو pend کیا جاتا ہے۔

جناب احمد خان! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 24/391 ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میرے پاس تین تحاریک التوائے کار ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان میں سے جو پڑھنا چاہتے ہیں وہ پڑھ لیں۔

صوبہ بھر کے کالجز میں اساتذہ کی عارضی تعیناتی نہ کرنے پر طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار نمبر 24/393 پڑھتا ہوں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 11۔ستمبر 2024 کی خبر کے مطابق "نیا تعلیمی سال شروع ہونے پر عارضی کالج اساتذہ کی بھرتی نہ ہو سکی" تفصیل کے مطابق سرکاری کالجز میں عارضی اساتذہ رکھنے کے لئے کام

شروع نہیں ہوا۔ حالانکہ صوبے بھر کے کالجز میں سات سے آٹھ ہزار اساتذہ کی کمی ہے۔ محکمہ کی جانب سے چار ہزار سے زائد عارضی اساتذہ بھرتی کئے جانے ہیں۔ یکم ستمبر سے کالجز میں نئے سیشن کا آغاز ہو چکا ہے اساتذہ کی کمی سے تعلیمی نظام متاثر ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے طلباء وطالبات میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کا جواب منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/395 جناب طیاب راشد کی ہے۔ My sincere apologies اُس دن وقت ختم ہو چکا تھا اس لئے آپ کو موقع نہیں دے سکا۔

شیخوپورہ شہر کی حدود میں قائم فلتھ ڈپوز کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا مطالبہ

جناب طیاب راشد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ شیخوپورہ شہر کے وسط میں عرصہ دراز سے مختلف مقامات پر میونسپل کارپوریشن نے filth depot قائم کر رکھے ہیں جو شدید آلودگی کا باعث بن رہے ہیں جن کی وجہ سے عوام الناس موذی امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ آج تک اس حوالے سے محکمہ ماحولیات و دیگر اداروں نے روک تھام کے لئے اقدامات نہیں کئے۔ اس حوالے سے عوام الناس میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے اور ان کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ ان filth depot کو شہری آبادی سے باہر منتقل کیا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا بھی جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کا بھی جواب آجائے گا۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار جناب فیلبس کرسٹوفر کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ ملک لال محمد جوئیہ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 24/398 ہے۔

ملتان، دریائے چناب پر واقع موضع رپڑی ودیگر مواضعات کو دریا کے کٹاؤ سے حفاظتی اقدامات کا مطالبہ

ملک لال محمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موضع رپڑی تحصیل جلال پور پیروالہ ضلع ملتان دریائے چناب کے قریبی کنارے پر واقع ہے۔ یہ سیلابی علاقہ ہے۔ اس علاقہ کے لوگوں کے گزر بسر کا دارومدار زراعت پر منحصر ہے۔ دریائے چناب موضع رپڑی ودیگر ملحق مواضعات بستی ارائیں، بستی بلوچ، بستی سندیلہ اور بستی درگھ کی تیزی سے کٹائی کر رہا ہے۔ دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے ان علاقہ جات کی سینکڑوں ایکڑ اراضی دریا برد ہو چکی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ سڑکیں بھی دریا برد ہو رہی ہیں۔ لوگوں کے مکانات بھی دریا برد ہوئے ہیں۔ مزید علاقہ کے ہزاروں مکینوں کی کاشتہ فصلات اور آم کے باغات دریا برد ہو رہے ہیں۔ فصلات کے بحران کی وجہ سے پہلے ہی مکین کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں جن کے حالات ابتر ہیں۔ اس علاقہ کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے فوری study بنانے کی ضرورت ہے جس کے لئے اس علاقہ نے حکومت وقت سے متعلقہ حکومت افسران اور محکمہ آبپاشی کے افسران کو درخواستیں دی ہیں۔ مگر کوئی کارروائی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے اس ضلع کی عوام خاص کر درج بالا علاقہ جات کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ اس کا جواب منگوالیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pend کرتے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/401 قاضی احمد اکبر کی ہے۔

ضلع اٹک تحصیل حضرو ٹی ایچ کیو ہسپتال کے ٹراما سنٹر میں سٹاف و دیگر سہولیات مہیا کرنے کا مطالبہ

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔01 ضلع اٹک تحصیل حضرو میں ٹی ایچ کیو ہسپتال میں لوگوں کے دیرینہ مطالبہ پر ایک ٹراما سنٹر کی منظوری ہوئی جس پر پانچ کروڑ کی لاگت سے اس کی بلڈنگ بھی تعمیر کر دی گئی لیکن تاحال ٹراما سنٹر کے لئے سٹاف و دیگر سہولیات مہیا نہیں کی جارہی ہیں۔ جس کی وجہ سے آئے روز حادثات میں انسانی جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے میرے حلقہ کی عوام میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے ان کا محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ ہے کہ فی الفور اس ٹراما سنٹر کو فعال کیا جائے تاکہ انسانی جانوں کو بچایا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ اس کا جواب منگوالیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/405 جناب ممتاز علی چانگ کی ہے وہ اپنی تحریک پڑھیں۔

صادق آباد ٹلو روڈ کی حالت زار درست کرنے کا مطالبہ

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹلو روڈ صادق آباد جو کہ تقریباً تحصیل کے پچاس دیہات کے لئے دستیاب واحد شاہراہ ہے اس کی حالت عرصہ دراز سے انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ جگہ جگہ بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں جس کی وجہ سے راہزنوں کے لئے جنت کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ حادثات کے علاوہ اس روڈ پر ڈکیتیاں بھی معمول بن چکی ہیں، حادثات، لوٹ مار، اور راہزنی کا یہ طویل سلسلہ اہل علاقہ کے لئے مسلسل درد سر بنا ہوا ہے اور اس پورے علاقہ میں شدید خوف وہراس اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب منگوا لیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔

وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شوق سے بات کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار میں ایک روڈ کا لکھا ہے مگر اصل میں اس میں تین روڈز ہیں۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب تھے اس نے ایک فیکٹری بنائی تھی تو اس کے لئے وہاں پر انہوں نے پانچ ارب روپے کے روڈز دیئے تھے پھر inquiries ہوئیں تو ان روڈز کے کام بند ہو گئے۔ اپریل میں حکومتی پارٹی کے کچھ ایم این ایز اور سابقہ منسٹرز صاحبان نے جا کر اس کی opening کی۔ اب اگر افتتاح کیا گیا تو اس کے بعد اس کو کیوں continue نہیں کیا گیا؟ ہمارے لئے یہ انتہائی مشکل حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے شکر ادا کیا کہ آپ بیٹھے ہیں تو اس کا کوئی فوری کام کرنے کا آرڈر کریں گے، یہ ایک بڑا issue ہے اور پورے حلقہ میں یہ واحد کارپٹ روڈ بنی تھی جب ہماری honorable Chief Minister پورے پنجاب کے لئے ایک اچھی سکیم لائی ہیں جس میں repair roads یا infrastructures پر کام کر رہی ہیں مگر میرا حق تو بنتا ہے کہ حلقے کے اندر یہ

واحد روڈ ہے جو کرپشن کی نظر ہوئی اور کرپشن کے بعد یہ سیاسی نظر ہوئی۔ اب تو یہ روڈ بنی چاہئے کیونکہ میں نے دو سے تین دفعہ منسٹر صاحب سے بھی ان روڈز کے لئے request کی ہے اور آپ سے بھی یہی request کر رہا ہوں کہ اس پر کوئی ایکشن لیں کیونکہ یہ میرا right بنتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو دیکھ لیں۔ اگر include ہو جائے تو اچھی بات ہے۔ آپ کا ایک بڑا یونیورسل اچھا پروگرام جا رہا ہے آپ پورے پنجاب میں revamping کر رہے ہیں۔ it is very commendable تو یہ بھی ان کی ایک important road ہے اگر شامل ہو جائے۔

وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! Mr Mumtaz Ali Chaang is right about this. Specifically یہ two part میں سڑک تھی اور کسی کو خوش کرنے کے لئے I don't want to take any name of honorable members because اس پر زیادہ public money کا ضیاع ہوا ہے. and the scheme is unfunded.

جناب سپیکر: چلیں! دیکھ لیں۔ اگر ہو سکے آپ کا ایک بڑا اچھا پروگرام ہے۔ it should be good for all.

وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! جی، certainly, thank you.

جناب سپیکر: جناب آفتاب احمد خان! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 408/24 ہے۔ آپ اپنی تحریک پڑھ دیں۔

پنجاب بھر میں ڈینگی سے بچاؤ کے لئے سرکاری سطح پر آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹی وی چینل سٹی 42 کی خبر مورخہ 6۔ ستمبر 2024 کے مطابق "ڈینگی وائرس کے مزید متاثرین ہسپتالوں میں داخل ہو گئے" تفصیل یوں ہے کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری کیئر ڈیپارٹمنٹ نے صوبے بھر میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران ڈینگی بخار کے 15 نئے

مریضوں کی تصدیق کی ہے۔ لاہور میں ڈینگی بخار کے 02 مریض رپورٹ ہوئے ہیں۔ راولپنڈی میں 10، بہاولپور، لودھراں اور حافظ آباد میں ڈینگی بخار کا ایک ایک مریض رپورٹ ہوا۔ ماضی میں ڈینگی کے وار سے ہزاروں افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈینگی سے بچاؤ کے لئے سرکاری سطح پر آگاہی مہم شروع کی جائے، پرنٹ میڈیا اور اب سوشل میڈیا پر اس خطرہ سے بچاؤ کے لئے مناسب اور مؤثر انداز میں تشہیر کی جائے۔ صوبہ بھر میں مچھر مار سپرے کا استعمال یقینی بنایا جائے اور سرکاری و غیر سرکاری ہسپتالوں میں ڈینگی بخار سے بچاؤ کی مفت ادویات کا بندوبست کروایا جائے مگر ابھی تک حکومت کی طرف سے ہنگامی بنیادوں پر ڈینگی کو کنٹرول کے لئے مناسب اقدامات نہ کرنے پر صوبہ بھر کے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ اس کا جواب منگوا لیں۔ مذکورہ تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب غضنفر عباس!

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! ٹھیکیدار نے کوئی ایک ارب روپے کا فراڈ کیا ہے۔ میں نے سلسلے میں تحریک التوائے کار 24/261 جمع کروائی تھی لیکن میرے خیال میں ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔ منسٹر صاحب موجود ہیں اگر اس بارے میں کچھ update دے دیں۔

جناب سپیکر: کس چیز میں ایک ارب روپے کا فراڈ ہو گیا ہے؟

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! ایک ٹھیکہ تھا اس میں ٹھیکیدار نے نہ اپنی CDR جمع کروائی ہے اور نہ کوئی bank guarantee جمع کروائی ہے بلکہ جو bank guarantee اور CDRs جمع کروائیں ہیں وہ fake تھیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ تحریک التوائے کار پڑھ چکے ہیں؟

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! جی، میں پڑھ چکا ہوں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

بھکر: محکمہ بلڈنگز کے اہلکاران، افسران کا ٹھیکیداروں کے ساتھ مل کر سرکاری خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچانا(۔۔۔جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات / قانون (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! Thank you very much. Honorable members جناب غضنفر عباس چھینہ نے ایک Adjournment Motion جمع کروائی تھی اس کا جواب آ چکا ہے یہ اس طرح کی کوئی ایک سکیم نہیں ہے۔ جیسے ہی میں نے as minister C&W چارج لیا ہے تو میں نے probe کیا ہے تو اس طرح کی کافی چیزیں ہیں اب جب جب آپ مجھے موقع دیں گے تو ان شاءاللہ میں اسمبلی کے سامنے لاؤں گا۔ i will be in full control to tell you کہ اس کے اندر کیا کیا ہوا اور کس طریقے سے عوام کے پیسے کا ضیاع ہوا۔ یہ سکیم ایک بڑی important سکیم تھی۔ یہ کسی چھوٹے ہسپتال کی نہیں بلکہ یہ ساؤتھ پنجاب کا ایک بڑا important ضلع بھکر ہے جس کی upgradation کی گئی اور ڈی ایچ کیو ہسپتال بھکر کی revamping کے لئے 1440 ملین کی رقم رکھی گئی۔ حکومت آئی تو by middle of April معزز ممبر جن کا تعلق بھکر سے ہی ہے جناب غضنفر عباس چھینہ نے مجھے بتایا کہ اس طرح سے جو ڈی ایچ کیو بھکر ہے اس کی revamping کے اندر ٹھیکیدار کا material بھی ٹھیک نہیں ہے۔ performance guarantee along with the CDR and bank guarantee جب 22-2021 میں یہ سکیم آئی تو اس کو proper طریقے سے نہیں بلکہ ایک بندر بانٹ کے طریقے سے یہ سکیم کسی کے حوالے کر دی گئی۔ respectively ٹھیکیدار بھی وہیں کا ہی تھا جب matter کو probe کیا، تو اس کی رپورٹ آ گئی ہے I would like with your permission یہ پوری probe report میں اسمبلی سیکرٹریٹ میں بھی جمع کرواؤں گا and I would like to request you کہ آپ بھی اس کو پورا probe کر کے جو ہماری findings ہیں اُن کو دیکھیں کہ ٹھیک طریقے سے دی گئی ہیں جو میرے ڈیپارٹمنٹ نے دی ہیں کیونکہ میں نے خود بھی اس کا follow up کیا I visited the DHQ myself as well, along with the DC and Commissioner اور میں نے یہ ساری

بے ضابطگیاں جو معزز ممبر جناب غضنفر عباس چھینہ کہہ رہے ہیں بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں۔ اس کا ایک گروپ تھا technically انہوں جو bogus guarantees دی تھیں that was around four crore جب مجھے پتا چلا تو میں نے executive engineer کو کہا کہ اس سے پہلے جو بھی guarantee یا اس نے جس مد میں بھی کام کیا، وہ ہم نے کسی قیمت پر بھی ایک روپے کی بھی واپسی نہیں کرنی، اس نے کام کیا ہے یا نہیں کیا ہے as the matter is subjudice with the department not even a single rupee we are going to release to him تو اُس کی مد میں immediately جو اُس کی balance performance security ہمارے پاس آئی تھی جو چار کروڑ روپے ہیں ہم نے ضبط کر لئے ہیں اور اُس کو فوری طور پر ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ آف پنجاب کے کھاتے میں ڈال دیا تاکہ اس چیز کو مد نظر رکھا جائے کہ اگر اس نے کام کیا ہے تو اُس کی فوری رپورٹ آئے گی۔ اُس کے بعد ہم کسی کی payment کریں گے اور ہم نے نہیں کی ہے۔ ہمیشہ جب بھی کوئی ٹھیکہ دیا جاتا ہے اُس میں earnest money 2 فیصد ہوتی ہے اُس کو بھی فوری طور پر ڈیپارٹمنٹ نے ضبط کیا اور ایک پوری انکوائری کھولی انتہائی ناقص material کا کام کیا گیا۔ یہ 2022 کے اندر بالکل غلط ٹھیکہ دیا گیا۔ اس کے documentation کی مد کے اندر جو بھی چیزیں تھیں اس کو مکمل کرنے سے پہلے اس کی رپورٹ مکمل ہو گئی ہے اور جو ظفر اقبال خان اینڈ کمپنی ہے اُس کو ہم نے blacklist کر دیا ہے۔ نمبر دو ڈیپارٹمنٹ نے اس کے اندر performance guarantee کیوں نہیں چیک کی میں floor of the House اس چیز کو admit کروں گا اگر میرے ڈیپارٹمنٹ کے اندر کوئی غلطیاں ہیں، میں انہیں نہیں چھپاؤں گا۔ I will bring this into the assembly, because this is an honorable forum اس طرف والے ممبران بھی اور دوسری طرف والے ممبران بھی اگر میرے ڈیپارٹمنٹ میں غلطیاں ہوئی ہیں تو میں اُس کو اُجاگر کروں گا I will tell کہ یہ ہوا اس کو کرنے کے بعد میں نے executive engineer کے اوپر ایک انکوائری کی ہے along with the head clerk جس کے پاس یہ performance guarantee تھیں along with the SDO and all other relevant stakeholders معزز ممبر جناب غضنفر عباس چھینہ I assure you کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے اندر ماضی میں جو بھی غلطیاں ہوئی ہیں اُن کو ٹھیک کیا جائے گا اور

blacklist کرنے کے بعد ان تینوں کے خلاف انکوائری ہو گئی ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ان کو پیڈا ایکٹ کے تحت سزائیں دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات جناب صہیب احمد ملک! I think it is comprehensive answer and is satisfactory. رانا منور حسین صاحب! ہاؤس میں تشریف فرما نہیں ہیں؟ جی، سیکرٹری صاحب! آپ اس میں دو چیزیں لے لیں ایک Adjournment Motion رانا آفتاب صاحب والی which was previously disposed of is referred to the Committee on the ground and reason that a wrong answer has been submitted and the mover wants to provide record in which he can substantiate that the answer is wrong and it would be with a Ministers Committee وہ اُس کو دیکھ لیں گے کہ اگر جواب غلط ہے تو پھر دوبارہ اس کی رپورٹ کو ہاؤس میں لے کر آئیں گے۔ ایک جناب احمر بھٹی کی تحریک استحقاق pend تھی، اُس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بھٹی صاحب!

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ چل رہی تھی آپ نے next اُس کو call کیا ہوا تھا، اُس کا کوئی نام و نشان نہیں آیا؟

جناب سپیکر: I would be very candid in the House مجھے جو ہمارے پہلے سیکرٹری ہیلتھ تھے انہوں نے میرے آفس کو approach کیا اور انہوں نے بتایا کہ وہ leave پر ہیں وہ اپنی کسی inability کی وجہ سے Privilege Committee کے سامنے پیش نہیں ہو سکتے۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں Adjournment Motion کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا آپ Adjournment Motion کی بات کر رہے ہیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں اُس Adjournment Motion کی بات کر رہا ہوں جو چار پانچ سو خاندانوں کی نوکریوں کا معاملہ تھا وہ چل رہی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! درست۔ آپ نے اچھا کیا کہ اس کو point out کیا۔ اس کے لئے ایک SRO بھیجیں، standing order بھیجیں جس میں وہ report seek کرنی from the Minister concerned اور پھر جو چار سو، پانچ سو افراد کو نوکری سے ایک لیٹر کے ذریعے فارغ کیا گیا تھا۔ وہ آپ کو یاد ہو گا اس کی رپورٹ within two weeks آنی چاہئے۔ اس کے بعد رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں۔

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عظمٰی کاردار صاحبہ! آپ بتائیں۔

MS UZMA KARDAR: Thank you so much Speaker Sahib! So kind of you. Today was a very important day and we thought we would never live to see it. You have amended the Rules of Procedure and brought them in sync with the National Assembly.

MR SPEAKER: The House has amended it and it's not me, I am just a post office.

MS UZMA KARDAR: I was just about to mention that and it is not just for Treasury Benches, both sides of the House through consensus, you have brought all these amendments. I will start with the National Anthem. I think in my six years as a parliamentarian I have submitted at least six resolutions just for this purpose. But they never saw the light of the day اور آج جب national Anthem پڑھا گیا تو ہمارا ایک سیر خون بڑھ گیا تو we thank you profusely. Secondly آپ نے ایک calendar کا بھی اس میں ذکر کیا۔ we really need a calendar because we have no clue when we are going to have a session and we cannot plan anything. So if we have a yearly calendar ٹھیک ہے تبدیل ہو جائے گا

کی آپ but at least we should have something in front of us. Questions نے ایک deadline دے دی ہے that is what we were required, otherwise ہمیں months گزر جاتے ہیں ، جواب نہیں آتے تھے Speaker sahib! the committees were toothless. As you know Speaker had all powers and you have devolved your powers and you have empowered the committees. You made sub-committees, public petitions were unheard off ہم کہہ کہہ کر رُل گئے خدا کے لئے public petitions are very important you know that they are stakeholders پھر آپ نے دیکھا ہے جب سے آپ آئے ہیں آپ کو کوئی ایک بھی business English میں نظر آیا ہے؟ جب کہ National Assembly میں آدھے سے زیادہ business English میں ہوتا ہے ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ نہیں آپ تو کر ہی نہیں سکتے آپ نے اگر کچھ بھی لکھنا ہے، ہاؤس میں کچھ بھی لانا ہے تو آپ کو اردو میں لکھنا پڑے گا۔ So, Speaker Sahib, I think that is another step you know...

جناب سپیکر: محترمہ! آپ چاہیں تو آپ پنجابی میں لکھ سکتی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ضرور پنجابی میں بھی لکھ لیں Speaker Sahib, I feel that you have a finger on the pulse of the House آپ کا ایک Article 15۔ اگست کو The News میں چھپا تھا Rulebook for Rational Dialogue. My humble suggestion is we are all members of this House and you are the custodian of the House, can we kindly have a copy of this particular Article on everybody's desk in the next session. Because people really don't know and it's a very important Article it reflects your thoughts on how we have to run this House. I quote only one sentence, a polarized society may heal by virtue of a common interest in the proceedings of the House. آپ نے اُس میں بڑی important باتیں کہیں ہیں

لیکن ninety percent of the House doesn't know and I don't know why but I think اگر اُن کے سامنے Article ہو گا تو وہ ایک بڑا important Article ہے اُس کو آپ ضرور include کریں۔ ہم نے چار سال میں دیکھا کہ پچھلی اسمبلی میں ، پچھلے سپیکر صاحب نے صرف پانچ rulings دی تھیں، آپ نے تو پانچ مہینے میں پانچ rulings دے دی ہیں اور اب آپ اتنی ساری amendments لے آئے ہیں تو I think this is just you know after acknowledgement and thanks that now we will continue this House in a very democratic way which should always have been like this. Thank you.

جناب سپیکر: میری تمام معزز اراکین سے یہ درخواست ہے کہ آپ کے پاس جو یہ مسودہ آیا ہے please go through in detail اور اس کو دیکھنے کے بعد اگر آپ کی کوئی تجاویز یا رائے ہو تو we will welcome that. اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں، آج کے ایجنڈے پر درج ذیل گورنمنٹ بزنس ہے first of all laying of reports and then is general discussion but before going to general discussion کیا آپ کے پاس پنجاب صاف اتھارٹی بل آ گیا ہے؟ it has come here؟ ابھی کمیٹی کی رپورٹ نہیں آئی ہے اس حوالے سے procedure complete کر لیں if we can do it in this sitting آپ دیکھ لیں we can even take it after the general discussion. جی، وزیر پارلیمانی امور!

GOVERNMENT BUSINESS

LAYING OF REPORTS

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the following reports:

1. Reports on Biannual Monitoring on Implementation of NFC Award: July-December 2020, January-June 2021 & July-December 2021
2. Annual Reports of the Punjab General Provident Investment Fund for the Financial Years 2018-19, 2019-20 & 2020-21.

3. Annual Reports of the Punjab Pension Fund for the Financial Years 2018-19, 2019-20 & 2020-21
4. Annual Report of the Ombudsman Punjab for the Year 2023.
5. Annual Reports of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Years 2019-20 & 2020-22

MR SPEAKER: The reports have been laid. I would instruct the Secretariat to fix the date for discussion especially on two reports. One is of pension funds, it's a matter of great concern for the pensioners. The second is of NFC award.

اگلے اجلاس میں آپ ان subjects پر عام بحث رکھوائیں۔ before we go to the general discussion ابھی ایک last item ہے میاں صاحب! پورے پنجاب میں ایک بہت بڑا concern ہے اور امجد صاحب has approach by desk twice اور ثاقب خورشید صاحب اور اس کے علاوہ ہمارے ایک معزز رکن جن کا تعلق ضلع ساہیوال سے ہے انہوں نے ایک auction کی پروسیڈنگ پر اعتراض اٹھایا تھا کہ وہاں پر جو میونسپل کمیٹی کے پاس دکانیں تھیں ان کے کرایہ جات بڑھائے گئے ہیں تو اس کی رپورٹ آپ نے ہاؤس میں پیش کرنی تھی اور ہم نے کہا تھا کہ اس کی رپورٹ اگلے اجلاس میں پیش کی جائے اور ان کی نیلامی روکی جائے گی۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے آپ کی طرف سے وزیر لوکل گورنمنٹ کو بھی convey کر دیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ میں آپ کے ساتھ بھی بات کر لوں گا تو اب مجھے نہیں معلوم کہ ان کی آپ کے ساتھ اس موضوع پر بات ہوئی ہے یا نہیں ہوئی کیونکہ میں نے انہیں پیغام دیا تھا کہ سپیکر صاحب نے اس حوالے سے specially مجھے کہا ہے اور آپ اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ ہمیں بھجوادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!انہوں نے نیا شیڈول ریٹ دیا ہے اور اس نئے شیڈول ریٹ کوthousand time enhance کر دیا ہے تو یہall over the Punjab پوری کمیونٹی میں ایک بہت بڑا کنسرن ہے تو میرے خیال میں آپ ان سے ایک مرتبہ بات کرلیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اگلے سیشن میں directly department سے رپورٹ منگوالیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!Basically جو ہمارا کنسرن تھا this will erupt the public unrest کیونکہ یہ چھوٹے تاجر ہیں اور یہ پورے پنجاب کے طول وعرض میں ہیں اور ہمارے مختلف معزز اراکین جو مختلف ڈسٹرکٹس سے تعلق رکھتے ہیں ان سب نے ہاؤس میں اس بات کو سیکنڈ کیا تھا اس لئے for the time being جو ان کی auction proceedings ہیں جب تک وہ rationalize نہیں ہو جاتیں تو آپ صرف یہ کوشش کریںwith the sense of the House کہ آپ اس کوensure کریں کہ وہ ابھی اس نیلامی کوpend کر دیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!جی، ان سے کہتے ہیں کہ اس کوpend کر کے رپورٹ آپ کو بھجوادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ منسٹر لوکل گورنمنٹ اور امجد صاحب کے ساتھ بات کرلیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں امجد صاحب سے بھی تفصیل لے کر متعلقہ محکموں سے بات کرلیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں اس حوالے سے آپ کو facilitate کر دیتا ہوں with the standing order from the Speaker's Chamber کہ اس میں ہاؤس کیsense تھی which actually with the majority said کہ اس سے ایک بڑی تشویش کی لہر پائی جاتی ہے لہٰذا اس نیلامی کو مؤخر کر دیا جائے till کہ rationalize نہ ہو جائے۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس حوالے سے ایک لیٹر بھی ایشو کر دیں۔ آج کے ایجنڈے پر اگلا item law and order situation and price hike پر عام بحث ہے بحث کا آغاز متعلقہ وزیر پارلیمانی امور کریں گے، تاہم دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے لکھ کر بھجوا دیں، معزز اراکین دونوں موضوعات میں سے کسی پر بھی بات کر سکتے ہیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارے پچھلے سیشن میں لاء اینڈ آرڈر پر کافی تفصیل سے بات ہو گئی تھی تو price hike کے حوالے سے بحث کرنا باقی تھی تو اس حوالے سے شافع صاحب آج specially تشریف لائے ہیں اب آپ کی مرضی ہے کہ دونوں پر بحث کروانا چاہیں گے یا کسی ایک موضوع پر بحث کروائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں it is very appropriate پہلے price hike پر بات کر لی جائے because this is always left unattended تو میں شافع صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ پہلے price hike کے حوالے سے بحث کا آغاز کر دیں۔

بحث

مہنگائی اور امن و امان پر عام بحث

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے آج price hike پر بات کرنے کا موقع دیا اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ عوام مہنگائی کی وجہ سے بہت پریشان ہے اور اس کی خاص طور پر وجہ پٹرول کی قیمتوں کا اور transportation کے ریٹ بڑھنے، گیس کے مسائل اور آبادی میں اضافہ شامل ہیں۔ موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک یہ ہے کہ عوام کو مہنگائی کے اثرات سے جتنا بھی ہو سکے بچایا جا سکے، خاص طور پر اس چیز کی کوشش کی جا رہی ہے کہ بنیادی ضروریات زندگی کی اشیاء مناسب قیمتوں پر دستیاب ہوں، اس سلسلے میں نا صرف ان اشیاء کی قیمتیں مقرر کرنے کے عمل کو ریگولیٹ کیا جا رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بنیادی اشیاء کی مقرر کردہ قیمتوں پر فراہمی کو بھی یقینی بنایا جا رہا ہے۔ پرائس کنٹرول کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے موجودہ اسمبلی Punjab Price Control Of Essential Commodities Act, 2024 کا بل منظور کر کے ایک بہتر قانون نافذ کیا گیا

ہے۔ پرائس کنٹرول کونسل تشکیل دی گئی جس میں متعلقہ وزراء اور سیکرٹری صاحبان کو شامل کیا گیا ہے اور پرائس کنٹرول کے حوالے سے پالیسی کی تشکیل اور اہم فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے چند ہی ماہ میں اس کونسل نے اہم فیصلے کئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اشیاء کی قیمتوں پر نظر رکھتے ہوئے پرائس کنٹرول کرنے کے ذمہ داران، ڈپٹی کمشنرز اور پرائس کنٹرول مجسٹریٹس کو پرفارمنس کی نگرانی میں بھی شامل کیا گیا ہے اور اس حوالے سے مجسٹریٹس کی تعداد میں بھی اضافہ کیا گیا ہے تاکہ وہ لوکل سطح پر جا کر قیمتوں کو کنٹرول کر سکیں اور اس میں ایک چیز کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ کسان جو کہ ایک چیز ایک سو روپے کی بنا کر دیتا ہے لیکن وہی چیز مارکیٹ میں 200 روپے کی فروخت ہو رہی ہوتی ہے تو اس حوالے سے مڈل مین کو کنٹرول کرنے کے لئے مزید ایک پلاننگ بنائی جا رہی ہے جس کے تحت ہر ضلع میں انفورسمنٹ اتھارٹی قائم کی جائے گی تاکہ مڈل مین جو اتنا سارا margin لے جاتا ہے اس پر کنٹرول کیا جائے۔ مختلف اضلاع میں پرائس کنٹرول کمیٹیاں فعال کر دی گئی ہیں اور ان میں جتنے ممبران ہیں ان کو یہ بھی بتا رہے ہیں کہ کسٹمرز سے پوچھا جائے کہ اگر اس نے ٹماٹر، پیاز یا کوئی بھی چیز خریدی ہے تو اس نے دکان سے کتنے میں لی ہے۔ اس میں check and balance کرنا بڑا ضروری ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر ڈی سی جو ریٹ دیتا ہے اسی پر چیزیں دی جائیں، اس میں demand and supply کا بھی بڑا role ہے۔ دو ماہ پہلے جب یہاں پر پیاز کی قیمت اوپر جا رہی تھی تو ہم نے وفاقی حکومت سے استدعا کر کے ایکسپورٹ پر ban لگوایا تو پیاز کی قیمت نیچے آ گئی۔ جیسے میں نے بتایا ہے کہ ہم نے مجسٹریٹس کی تعداد بڑھا دی ہے اور اس پر پوری monitoring کر رہے ہیں اور اس پر ایک advance app بھی بن رہی ہے جس کے ذریعے ہمیں پتا لگتا رہے کہ اگر کسی کی کوئی شکایت ہے، ٹماٹر، پیاز، گھی یا کوئی بھی چیز مقرر کردہ ریٹ پر مارکیٹ میں نہیں مل رہی تو اس پر legal action کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف! میرے خیال میں پہلے price hike کو دیکھ لیں اس میں شافع صاحب نے جو پالیسی سٹیٹمنٹ دی ہے وہ آپ نے سنی ہے؟

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، میں نے سنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات شروع کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہماری requisition میں تین چار چیزیں تھیں میں سب پر ہی بول لیتا ہوں جس میں price hike بھی آ جائے گی، لاء اینڈ آرڈر بھی آ جائے گا اور سب سے ضروری بات کہ پارلیمنٹ لاجز میں جو واقعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آپ کا حق ہے آپ بات کریں۔ یہ تو گورنمنٹ نے پوچھ کر ایجنڈا بھیجا اور جو انہوں نے fix کر دیا وہ آپ پر آ گیا ہے۔ باقی آپ کا مائیک ہے آپ بول سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے بات کرنے کے لئے مجھے ٹائم دیا اور ہم نے requisition میں جو موضوعات دیئے تھے ان پر بولنے کی اجازت دی ہے۔ میں سب سے پہلے یہاں پر جمہوریت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ قومی اسمبلی کے پارلیمنٹ لاجز میں ایک واقعہ ہوا جہاں پر ایم این ایز کو اٹھایا گیا، وہ ایم این ایز چاہے ہماری جماعت پاکستان تحریک انصاف سے ہوں چاہے کسی اور جماعت سے ہوں یہ جمہوریت پر ایک بہت بڑا حملہ ہے۔ میں نے اس وقت بھی ایک مطالبہ کیا تھا کہ سب کہتے ہیں کہ نقاب پوش لوگ ادھر آئے اور انہوں نے۔۔۔ رانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ بردہ فروش بھی ہو سکتے ہیں۔ نقاب پوش لوگ ادھر آئے اور انہوں نے ایم این ایز کو اٹھایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج ہم اس ہاؤس میں کھڑے ہیں تو ہمیں ان چیزوں سے نکل کر سوچنا ہو گا کہ قومی اسمبلی کے اندر جو یہ واقعہ ہوا اس کی وجوہات کیا تھیں۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، احمد خان صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! معذرت۔ جی، اب آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس کی وجوہات تھیں کہ گورنمنٹ نے ہمیں ایک لولا لنگڑا NOC دیا اور جلسہ کرنا ہر پولیٹیکل پارٹی کا بنیادی حق ہے۔ ایک جلسہ ہوا ہے جس کے بعد ایک دھاوا بول دیا گیا۔ پولیٹیکل پارٹیز ختم نہیں ہوتیں بڑا عرصہ two party system رہا

ہے آپ خود دیکھ لیں کہ جب ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی اس کے بعد محترمہ شہید ہوئیں تو کیا پاکستان پیپلز پارٹی ختم ہو گئی؟ قطعاً نہیں۔ اس کے بعد آپ اپنی پارٹی کی طرف دیکھ لیں 2002 میں جب یہی اسٹیبلشمنٹ آپ کے خلاف تھی جب آپ اسٹیبلشمنٹ سے لڑ رہے تھے، آپ کو پنجاب میں صرف 17 سیٹیں ملی تھیں تو کیا آپ کی پارٹی ختم ہو گئی؟ آج بھی آپ اقتدار میں آ گئے ہیں جس طریقے سے بھی آئے، 2008 میں بھی اقتدار میں آئے، 2013 میں بھی اقتدار میں آئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک پولیٹیکل پارٹی چاہے وہ اپوزیشن میں ہو یا گورنمنٹ میں اس کا fundamental right ہے کہ وہ اپنا جلسہ کرے، اپنی activity کرے۔ میرے خیال کے مطابق بلکہ پورے پاکستان کی عوام کے خیال کے مطابق اس وقت پاکستان تحریک انصاف سول مارشل لاء کے تحت treat کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے ایک اور عرض کر دوں کہ پارلیمنٹ لاجز میں جو 11 ایم این ایز والا واقعہ ہوا ہے یہ عام واقعہ نہیں ہے اس پر سپیکر صاحب نے notice لیا ہے۔ میں نے ادھر floor of the House کھڑے ہو کر شیخ امتیاز صاحب ایم پی اے کے بارے بات کی جس پر سپیکر صاحب نے notice لے کر ان کے production order جاری کئے، سپیکر صاحب کا یہ بڑا positive gesture تھا لیکن یہ ہو کیوں رہا ہے؟ جب ہم اسمبلی میں آتے ہیں یا اپنے لاجز میں جاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے محفوظ ترین جگہ ہے۔ جب پولیس سے رابطہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا، جب آپ کی لاء انفورسمنٹ ایجنسی سے رابطہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا۔ کم از کم ہمیں کچھ جرات کر کے ان نقاب پوشوں کا کچھ تو احاطہ کرنا چاہئے ہمیں پتا تو کرنا چاہئے کہ یہ کون سی بلائیں ہیں جو آ کر ہمارے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو لے لیتی ہیں اور hide کر دیتی ہیں، ہمیں اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہو گا۔ ہم کوئی کریمینل نہیں ہیں، کوئی بھی ہو، across the board کوئی بھی پارٹی، کوئی بھی ایم این اے جو پولیٹیکل آدمی ہے اس کے پاس صرف باتیں ہوتی ہیں اور وہ اپنے dialogue سے سب کو قائل کرتا ہے۔ جب ہمارے ساتھ یہ حال ہو گا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ دنوں بعد، کچھ عرصے بعد ہماری حیثیت ہی ختم ہو جائے گی۔ آج میں Rules of Procedure دیکھ رہا تھا ٹھیک ہے آپ amendments کر رہے ہیں ان میں دو چار ایسی چیزیں ہیں جن پر میں سپیکر صاحب سے بات بھی کروں گا لیکن ہم اس چیز کو ensure کریں کہ آپ کے پارلیمنٹ لاجز ہیں یا اسمبلی ہے ہم خود ان

کے اندر بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل بنائیں۔ سپیکر قومی اسمبلی پرانے پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے چار ملازمین کو معطل کر دیا ہے اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ کچھ بھی نہیں۔ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ کیا وہ روک سکتے ہیں؟ کچھ بھی نہیں روک سکتے۔ ہمیں اپنا احاطہ کرنا پڑے گا، آپ بے شک کہیں کہ آج KPK میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے اور وہاں پر انہوں نے تقاریر کی ہیں، ہر کسی کا اپنا نقطہ نظر ہے، انہوں نے سخت تقریریں کی ہیں، انہوں نے نام لئے ہیں، انہوں نے اسٹیبلشمنٹ کے نام لئے ہیں لیکن یہ پوزیشن کیوں آئی۔ جس کے ساتھ گزرتی ہے اسی کو پتا ہوتا ہے۔ جب وہ نام لے لے کر کہہ رہے ہیں تو ان کے ساتھ گزری ہے اور ہم بحیثیت پارٹی اپنے ان ساتھیوں کو endorse کرتے ہیں چونکہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو حالات چل رہے ہیں خدارا اب ہوش کے ناخن لے لیں آج ہماری باری ہے، ہم نے اپنا بڑا ٹائم گزار لیا ہے اب یہ wheal نیچے سے اوپر جانا ہے۔ اسی طرح کل کسی اور کی باری آجائے گی تو کیا ہم خوش ہوں گے؟ میں ذاتی طور پر اس act کو بالکل صحیح نہیں سمجھتا چاہے جس طرف سے بھی ہو کہ ہمارے پارلیمنٹیریز کو، ہمارے ایم این ایز کو اٹھایا جائے اور ہماری اسٹیبلشمنٹ کے ذمے لگے کہ انہوں نے اٹھایا ہے۔ اگر انہوں نے نہیں کیا تو کیوں ذمے لگے؟ اگر کیا ہے تو وہ ہماری اسمبلیوں کے سامنے answerable ہیں۔ وہ ہمیں جواب دیں کہ انہوں نے یہ کیوں کیا ہے؟ کیا ہمارے 11 ایم این ایز criminal ہیں، انہوں نے ادھر اسمبلی کے اندر کوئی ایسا act کیا ہوا تھا؟ Sir دروازے توڑ توڑ کر اور تالے توڑ کر اندر گئے ہیں۔ دیکھیں Law and Order کی position اسی طرح خراب ہوتی ہے۔ جب پولیس یہ سمجھتی ہے کہ ایک ایم این اے اور ایم پی اے کی یہ حیثیت ہے تو پھر یہ صورتحال عام آدمی کی طرف convert ہو جاتی ہے اور عام آدمی اپنے آپ کو قطعاً محفوظ نہیں سمجھتا۔ یہ جو Law and Order کی صورتحال خراب ہو رہی ہے کیا اس میں ہمارا قصور ہے؟ سیاسی لوگ اب غلط سفارشیں نہیں کرتے۔ اب یہ track change ہو رہا ہے۔ اب ہماری عوام کے ذہن میں اپنی forces کے خلاف بدقسمتی سے ایک نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ ہمیں اس کو روکنا ہے کیونکہ اگر کوئی بندہ غائب ہوتا ہے تو لوگ فوراً کہتے ہیں کہ ان کو فلاں ایجنسی والے اُٹھا کر لے گئے ہیں۔ یہ کام کیوں ہو رہا ہے، کیا آپ اسی بات پر خوش رہیں گے کہ پاکستان تحریک انصاف کے لوگوں کو اُٹھایا جا رہا ہے؟ کل آپ کی باری بھی آسکتی ہے۔ ماضی کی غلطیوں کو ہمیں بھولنا چاہئے۔ ہمارے ایم این ایز اور ایم پی ایز کے ساتھ particularly زیادتیاں ہو

رہی ہیں۔پہلے ہم پولیس کو موردالزام ٹھہراتے تھے لیکن اب پولیس سے کام آگے بڑھ چکا ہے۔ہم بہانے بنا کر تنگ گلی سے نہ نکلیں اور حالات کو بحیثیت parliamentarian سمجھیں۔کل ہم نہیں ہوں گے تو آنے والے یہ کہیں کہ انہوں نے کوئی اچھا قانون بنایا تھا۔1937 میں سر چھوٹو رام نے ایک Bill پاس کیا تھا۔جب اس کی حکومت تھی تو اس نے ایک Bill پاس کیا تھا اور اس کو آج تک پنجاب کے لوگ یاد کرتے ہیں۔جب سود کے ذریعے properties کو رہن کیا گیا تھا تو اس نے ہندو ہونے کے باوجود ایک Bill کے ذریعے بے نامی ختم کی تھی اور یہ قرار دیا تھا کہ جس کے نام زمین ہو گی وہی اس کا مالک ہو گا۔اس سے پہلے ایک قانون تھا کہ جو چار پیسے دے دیتا تھا اور زمین پر قبضہ کر لیتا تھا تو اسے زمین اپنے نام کروانے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔سر چھوٹو رام نے بے نامی ختم کی تھی۔اس کارنامے کو آج تک صوبہ پنجاب میں یاد رکھا جاتا ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایسے کام کریں جن کو آنے والے لوگ یاد رکھیں۔آج آپ کی حکومت ہے۔آپ کی حکومت جس طریقے سے بھی آئی ہے،ہم نے پورے چھ مہینے آپ کا محاسبہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کچھ اثر نہیں ہوا۔ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی حکومت ناجائز قائم ہوئی ہے جبکہ یہ اپنی حکومت کو جائز کہتے ہیں۔یہ حکومت جس طریقے سے بھی آئی ہے لیکن کم از کم غلط کاموں کی روک تھام کرے۔یہ ایک step آگے کیوں نہیں آتے؟ان کے کئی leaders ہمیں کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ مذاکرات کریں۔ہم ان سے کہتے ہیں کہ آپ 9۔مئی کے واقعات کی تحقیق کے لئے جوڈیشل کمیشن بنائیں۔جب جوڈیشل کمیشن بنے گا تو پھر ہمیں پتا چلے گا کہ یہ حکومت خود مختار ہے اور یہ حکومت ایک اچھا step لے رہی ہے۔جوڈیشل کمیشن قائم کرنا ان کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔جب یہ جوڈیشل کمیشن بنا دیں گے تو پھر ہو سکتا ہے کہ ہم ان سے بات چیت کریں۔

جناب چیئرمین!جب ہمارا کوئی جلسہ ہوتا ہے یا ہماری کوئی political activity ہوتی ہے تو یہ ہمارے اُوپر چڑھ دوڑتے ہیں۔انہوں نے ہمیں خود جلسہ کرنے کی اجازت دی،ہمیں N.O.C دیا کہ آپ لوگ دو بجے سے سات بجے تک جلسہ کر لیں۔میں خود عینی شاہد ہوں کہ پورے اسلام آباد کو cordon off کیا گیا۔جب پورے پنجاب کو cordon off کیا گیا تو 2:00 بجے پہنچنے والے ہمارے لوگ جلسہ کی جگہ شام 7:00 بجے پہنچ سکے۔اب ہمارے بچوں کی شادی تو تھی نہیں، ادھر ہمارے بچوں کا ختنہ یا کوئی اور function نہیں تھا کہ ہم آدھے گھنٹے میں مکمل کر کے سامان

پیک کر کے چلے جاتے۔ کون سا ایسا قانون ہے کہ آپ سیاسی پارٹی کو جلسہ کرنے کے لئے کسی وقت کا پابند کریں؟ یہ تو آپ اپنے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ یہ جو 6:00 سے 10:00 بجے تک کا شو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں اس سے ان کا اپنا نقصان ہو گا۔ ہم تو گزارہ کر لیں گے۔ ہم تو سول مارشل لاء کے اندر رہ رہے ہیں۔ میں categorically کہہ رہا ہوں کہ ہمارے ساتھ جو رویہ اختیار کیا جا رہا ہے وہ سول مارشل لاء والا ہے۔ میں لاہور کے جلسے کے لئے N.O.C لینے کے لئے گیا تو انہوں نے ہمیں دن 2:00 بجے سے لے کر 5:30 بجے کا وقت دیا۔ اب مجھے بتائیں کہ ساڑھے تین گھنٹے میں کون سی سیاسی پارٹی ہے کہ جس کا جلسہ ختم ہو سکتا ہے؟ شام 6:00 بجے ہمارے کنٹینر پر پولیس چڑھ دوڑی اور انہوں نے کنٹینر پر قبضہ کر لیا۔ ہم نے جھگڑے سے بچنے کے لئے اپنا جلسہ ختم کر دیا کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ ادھر ایک اور 9۔ مئی ہمارے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب باتیں Law and Order کے ساتھ related ہیں۔ میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ ہمارے جلسے میں کتنے لوگ تھے لیکن جتنے بھی لوگ تھے اگر ہم اپنے لوگوں کو پولیس کے ایکشن کے بارے میں بتا دیتے تو وہاں پر جھگڑا ہو جاتا۔ حکومت کی یہ ایک بہت بڑی negligence تھی کہ پولیس اور سول کپڑوں میں ملبوس لوگ سٹیج پر چڑھ گئے اور انہوں نے ہمارے سٹیج پر قبضہ کر لیا تھا۔ خُدا نخواستہ ادھر سے کوئی آدمی سپیکر پر کہہ دیتا کہ فورس نے ہمارے سٹیج پر قبضہ کر لیا ہے تو پھر کیا حالات ہوتے؟ دیکھیں سیاسی پارٹیوں کے جلسے تو رات گیارہ گیارہ بجے تک چلتے رہتے ہیں۔ علی امین گنڈاپور ان کا مسئلہ تھا۔ علی امین گنڈاپور اُدھر سے چلا تو اس کے راستے میں hurdles کھڑی کی گئیں اور اسی وجہ سے اسے پہنچنے میں تاخیر ہوئی۔ اگر آپ ہمیں آٹھ بجے تک جلسہ کرنے دیتے تو اس سے آپ کی نیک نامی ہونی تھی۔ حکومت کو کسی نے یہ نہیں کہنا تھا کہ انہوں نے بزدلی دکھائی ہے بلکہ لوگ یہ کہتے کہ انہوں نے بڑے دل کا مظاہرہ کیا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا سے ایک وفد آ رہا تھا اور اسے حکومت نے آنے دیا اور جلسے کا وقت دو گھنٹے extend کر دیا۔ امن و امان کی صورتحال کیوں خراب ہو رہی ہے؟ ہم آپس میں جو حرکتیں کر رہے ہیں اس کی وجہ سے امن و امان کی صورتحال خراب ہو رہی ہے اور ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ ہم آج جو فصل بو رہے ہیں یہ ہم سب کو کاٹنی پڑے گی۔ میں کوئی سیاسی point scoring نہیں کر رہا۔ میں ساری رات مختلف جگہوں پر پھرتا رہا ہوں۔ ادھر انتظامیہ کے ساتھ ہمارے بہت اچھے مذاکرات ہوئے۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے

لوگوں کو جلسہ گاہ میں smoothly آنے دیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ چھ سات بجے تک جلسہ ختم کر دیں لیکن میں نے وہاں پر یہ بھی categorically کہا تھا کہ یہ سیاسی پارٹی کا جلسہ ہے اور ایک یا دو گھنٹے اوپر نیچے ہو سکتے ہیں کیونکہ بعض اوقات جلوس آتے آتے وقت لگا دیتے ہیں۔ ہمارے سٹیج پر سوا چھ بجے پولیس چڑھ دوڑی اور پولیس کے ساتھ کچھ لوگ سول کپڑوں میں بھی تھے۔ اب حکومت پتا کرے کہ وہ کون لوگ تھے؟ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آج یہ ہمارے سٹیج پر چڑھے ہیں تو کل آپ کے سٹیج پر بھی چڑھ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! جب ہماری حکومت تھی تو آپ کے قائدین باہر تھے۔ اس وقت مولانا فضل الرحمٰن صاحب پاکستان تحریک انصاف کے خلاف آپ کی طرف سے جب protest کرتے تھے تو ہم نے کبھی ان کو نہیں روکا۔ آپ خود چیک کر لیں ہم نے تو پی۔ڈی۔ایم کو بھی N.O.C دیئے تھے۔ ہماری حکومت نے کسی بھی سیاسی پارٹی کو جلسہ کرنے سے نہیں روکا۔ مورخہ 21۔ ستمبر کو ان کے وزراء صاحبان ہر گھنٹے بعد پریس کانفرنس کر رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ تحریک انصاف کے پاس بندے نہیں ہیں تو پھر یہ ہمیں آزادانہ طور پر جلسے کرنے دیں۔ سیاسی پارٹیوں کی strength کیا ہوتی ہے؟ سیاسی پارٹیوں کی strength لوگ ہیں۔ جب ہمارے ساتھ لوگ نہیں ہوں گے تو ہم گھر بیٹھ جائیں گے۔ حکومت اتنا مسئلہ کیوں بنا رہی ہے؟ یہ سب چیزیں Law and Order کے ساتھ related ہیں۔ اصل میں ایسے acts کر کے آپ اپنے اداروں کے خلاف لوگوں کے اندر نفرت پیدا کر رہے ہیں۔ آپ چیئر پر بیٹھے ہیں لیکن میں آپ کی وساطت سے حکومت سے مخاطب ہوں۔ ایسے acts کر کے اداروں کے خلاف عام لوگوں میں نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ کوئی ایسا الیکشن نہیں ہے جو establishment کی مداخلت کے بغیر ہوا ہو لیکن اس حد تک مداخلت میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی کیونکہ میں نے بھی تین چار الیکشن لڑے ہیں۔ آج کے دن تک ہمیں معافی نہیں مل رہی اور آج کے دن تک ہمیں spare نہیں کیا جا رہا۔ ہمارے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے جا رہے ہیں اور جب ہمارا جلسہ ہوتا ہے تو رات کو ہمارے اُوپر پولیس چڑھ دوڑتی ہے۔ پوری رات میں اپنے ایم پی اے صاحبان کے ساتھ پھرتا رہا ہوں۔ میں کبھی ایک چوکی اور کبھی دوسری چوکی پر جاتا تھا۔ کہیں پر ہمارے سٹیج والا کنٹینر بند کر دیا گیا، ہمارے ساؤنڈ سسٹم کی گاڑی اور کرسیوں والی گاڑیوں کو بند کر دیا گیا۔ اس سے یہ بہتر تھا کہ ہمیں جلسہ کے لئے N.O.C نہ دیتے۔ آپ نے رات کو

10:00 بجے ہمیں N.O.C دیا اور دوسرے دن 2:00 بجے ہم نے جلسہ کرنا تھا۔ اس کے باوجود بھی حکومت کو ہم سے اتنا خطرہ کیوں ہے؟ اگر آپ اتنے گھبرائے ہوئے ہیں تو پھر ہمیں جلسے کی اجازت ہی نہ دیتے۔ جب تک ہم یہ کردار ختم نہیں کر سکیں گے یا کم نہیں کر سکیں گے تو سیاسی پارٹیوں کا یہی حال ہوتا رہے گا۔ اگر ماضی میں کچھ ہوا ہے تو ابھی بھی time ہے پہلے ہمیں good gesture دیا جائے کہ ہم سیاسی پارٹی ہیں، ہم آزاد ہیں، ہم اپنے فیصلے بحیثیت سیاسی پارٹی کر رہے ہیں اور آپ ruling party ہیں تو ہمیں پتا چلے گا کہ ہمارا واسطہ یا ہمارا مقابلہ ایک سیاسی پارٹی سے ہے۔

جناب چیئرمین! ہم نے 2014 سے لے کر 2015 تک جلسے کئے اُس وقت آپ کے وزیر داخلہ چودھری نثار علی خان تھے وہ آپ کی جماعت کے وزیر تھے۔ وہ سیاسی وزیر داخلہ تھے انہوں نے ہمیں جلسوں کی اجازت دی تھی اور ہم نے بہت سارے جلسے کئے تھے لیکن الیکشن وقت پر ہوئے تھے۔ جب الیکشن ٹائم پر نہیں ہوتے ہم ایسے کام کر کے خود راستہ دیتے ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ لڑایا جا رہا ہے اور ہمارا claim ہے کہ موجودہ ruling party ہمیں ان کے ساتھ لڑا رہی ہے ہمیں establishment کے ساتھ لڑانے سے آپ کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ہم دونوں گھر چلے جائیں گے اور اس کا فائدہ اُنہی کو ہو گا۔ ایک دن آئے گا کہ وہ لوگوں کو کہیں گے کہ یہ دونوں اس قابل نہیں ہیں لہٰذا یہ گھر جائیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اِدھر جتنی بھی بحث کر لیں جب تک ہم اپنی ذات کے ساتھ ان کا رویہ ٹھیک نہیں کرائیں گے تب تک عوام کے ساتھ ان کا رویہ ٹھیک نہیں ہو گا اور عوام کے دل میں ان کے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی نفرت پیدا ہو گی۔

جناب چیئرمین! میں کچے کے معاملے میں Law and Order پر ضرور بات کروں گا۔

ہم کچے کے معاملے میں پولیس کو رگڑ رہے ہیں۔ اس حوالے سے میرے بھی تحفظات ہیں کیونکہ میرا ضلع میانوالی ہے اور ضلع میانوالی میں دریا کے بیٹ سے کچا شروع ہوتا ہے۔ اُدھر حالات یہ ہیں اور اُس علاقے سے یہاں پر میرے دوست بیٹھے ہوئے ہیں اگر میں کوئی غلط بات کروں تو وہ میری تصحیح کر سکتے ہیں۔ پنجاب gazetteer سے پہلے جب لوگ زمینوں پر قبضے کرتے تھے اور جو لوگ اُن زمینوں پر گندم کاشت کرتے تھے اُن سے گندم کا پانچواں حصہ PO's لیتے تھے اگر گندم سَو من ہوتی تھی تو وہ بیس مَن گندم لیتے تھے۔ اس میں آپ اِدھر point scoring نہ کریں بلکہ آپ کچے کے علاقے کے ترقیاتی پروگرام جاری کریں۔ یہ inter provincial معاملہ ہے تو آپ

سندھ اور بلوچستان کے ساتھ ضرور رابطہ کریں۔ صوبہ سندھ میں ان لوگوں کو دھڑیل کہتے ہیں اور بلوچستان میں ان کو کچھ اور کہتے ہیں اور پنجاب میں ان کو اشتہاری کہتے ہیں جب تینوں صوبوں کے یہ اشتہاری اکٹھے ہوتے ہیں تو ان کے پاس اسلحہ کی فراوانی ہوتی ہے۔ ہمارے بارہ پولیس اہلکار شہید ہوئے اور ان کو ایسے ہی پتا ہوتا ہے جس طرح ایک پٹواری کو پورے موضع کا پتا ہوتا ہے اور آج کل کے پٹواری تو ویسے بھی ایک مافیا بن چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! TikTok پر ایک video upload ہوئی تو ڈاکوؤں کو پتا چل گیا کہ یہ پولیس والے فلاں ایریا میں بیٹھے ہیں تو اُن پولیس ملازمین کو شہید کر دیا گیا تو اُس کی انکوائری کروائی جائے کہ وہ TikTok video پر کس نے upload کروائی؟ میری اطلاع کے مطابق وہ TikTok ہمارے آئی جی صاحب نے چلوائی تھی یہ میری اطلاع ہے جو غلط بھی ہو سکتی ہے لیکن اس معاملے کی انکوائری کرائی جائے کہ ہم TikTok پر video upload کرا کے بارہ بندوں کو شہید کروا دیں۔ کچے کے ڈاکوؤں کو وہاں کے ایک ایک گھر کا پتا ہے اُن کو تو یہ بھی پتا ہوتا ہے کہ آج فلاں گھر میں کہیں سے کوئی پیسے آئے ہیں یا فلاں گھر میں گندم ہے تو ہم اُدھر سے دو بوریاں اُٹھا کر دس دن گزار لیں۔ وزیر موصوف صاحب فرما رہے ہیں کہ پچھلے اجلاس میں بھی امن و امان پر بات ہوئی ہے لیکن امن و امان پر ہر اجلاس میں بات ہونی چاہئے۔ یہ تو کوئی بات نہیں کہ امن و امان پر دس دن پہلے بات ہوئی ہے تو اب اس معاملے پر آپ بات نہ کریں۔ حکومت کو ہر ہفتے کی reports منگوانی چاہئے کیونکہ پچھلے پانچ سات ماہ میں جرائم کی شرح 25 فیصد بڑھی ہے اور میں نے وزیر موصوف کو پہلے بھی گزارش کی تھی کہ پورا ریکارڈ منگوائیں کہ پچھلے پانچ مہینوں میں ہمارے کتنے ورکرز کو detention order کے تحت گرفتار کیا گیا ہے اور ابھی بھی لاہور کے جلسے میں پولیس نے ہمارے ورکرز کو گرفتار کیا ہے جن میں سے کچھ کو 9۔ مئی کی FIR's میں ڈال دیا ہے اور کچھ کو چھوڑ دیا ہے لیکن ہمارے سات ورکرز ابھی بھی گرفتار ہیں۔ اب کہیں پر 9۔ مئی کا stop بھی کروا دیں یہ 9۔ مئی پھیلتا پھیلتا پتا نہیں کہاں تک پھیلتا جائے گا؟

جناب چیئرمین! میرے دیگر ساتھیوں نے بھی مہنگائی پر بات کرنی ہے لیکن میں بھی مہنگائی پر ضرور بات کروں گا کہ ابھی مہنگائی کا جو سیلاب شروع ہوا ہے تو آج کے وقفہ ء سوالات کے دوران میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش کی ہے کہ گندم ختم ہو رہی ہے تو آپ

گندم کے معاملے میں تھوڑا ساconscious ہو جائیں تو اس وقت مہنگائی کی position یہ ہے اور میں وفاق کو بھی اس floor سے اس لئے مخاطب کروں گا کہ ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجلی اور پٹرول مہنگائی کے دو ہی بنیادی عناصر ہیں۔ گوجرانوالہ میں بھائی نے اپنے بھائی کو بجلی کے بل کی وجہ سے قتل کیا تو کیا ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے اُس پر کوئی ایکشن لیا؟ کیا وہاں سے پتا کیا کہ یہ کیوں ہوا ہے؟ آپ نے 789۔ ارب روپے کا کسانوں کا نقصان کیا، آپ اکتوبر میں گندم کی پالیسی کا اعلان کریں اگر آپ پالیسی کا اعلان نہیں کریں گے تو گندم کیسے کاشت ہو گی؟ آپ نے گندم خریدنی ہے تو اکتوبر میں بتائیں اور اگر آپ نے کسان سے گندم نہیں خریدنی تو پھر بھی بتائیں کہ کسان کیا کرے؟ صوبہ پنجاب زرعی صوبہ ہے تو اگر کسان گندم کاشت نہیں کرے گا تو اگلے سال گندم کم ہو گی اور وہی گندم بلیک میں 5 ہزار روپے فی من بکے گی تو آپ لوگ مہنگائی کو کہاں تک روکیں گے؟ آپ کی وفاقی حکومت یوٹیلیٹی سٹور ویسے ہی بند کر رہی ہے۔ یہ حکومت ایک ہی کام پر لگی ہوئی ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کو crush کریں یعنی یہ پاکستان تحریک انصاف کو جس طریقے سے بھی ختم کرنا چاہیں یہ کریں۔ اس حکومت کے ہنی مُون کے دن گُزر چکے ہیں ان کو حکومت مل گئی ہے اور ان کو کیک کی طرح کاٹ کر حکومت کا حصہ ملا ہے تو اب یہ عوام کے لئے بھی کچھ سوچ لیں۔ وزیر موصوف ایوان میں تشریف فرما ہیں انہوں نے ADP کا اعلان کیا تھا لیکن انہوں نے 45۔ ارب روپے ADP سے نکال کر IPP's کو دے دیئے ہیں آپ وہی subsidies کر دیتے۔ آپ دو مہینے پہلے اعلان کرتے ہیں اور دو مہینے بعد آپ اُس شعبے سے پیسے نکال کر دوسروں کو دے دیتے ہیں۔ IPP's کے owners کا سب کو پتا ہے تو انہوں نے ADP سے 45۔ ارب روپے نکال کر جو IPP's کو دیے ہیں وہ ان کی اپنی جیبوں میں جانا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہماری بنیادی ضرورت قیمتوں پر کنٹرول کرنا ہے لیکن پرائس کنٹرول کمیٹیز قیمتوں پر کنٹرول نہیں کر پا رہیں۔ اس وقت کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ اپنے ممبرز کو اختیار دیں تاکہ وہ مارکیٹ میں جا کر قیمتیں چیک کریں لیکن مجھے پتا ہے کہ آپ کے ممبرز کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں ہے۔ اس مہنگائی کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں اور لوگ خودکُشیاں کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آٹا سستا ہو رہا ہے لیکن آٹا 20 روپے مہنگا ہو گیا ہے اور آپ دیکھنا کچھ عرصے بعد روٹی کی قیمت بھی بڑھ جائے گی۔

جناب چیئر مین! میرا مقصد تنقید کرنا نہیں ہے میرا مقصد ان کی اصلاح کرنا ہے لیکن ہماری ہر اصلاح والی بات کو یہ تنقید سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے یہ بات کرنی ہے تو ہم نے اس کے اُلٹ جانا ہے۔ یہ یہاں پر آکر تین چار باتوں پر وضاحت دیں کہ یہ ان میں با اختیار ہیں؟ آپ جمہوری حکومت کے اندر مداخلت ختم کروائیں جب مداخلت ختم کروائیں گے تو ہر کسی کو پتا ہو گا کہ یہ حکومت خود مختار ہے۔ ہم ان کے ساتھ اس لئے مذاکرات نہیں کرتے کہ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ جن کے پاس اختیار ہے اُن کا ہمیں بھی پتا ہے، ان کو بھی پتا ہے اور آپ کو بھی پتا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ میں categorically کہہ رہا ہوں کہ اسٹیبلشمنٹ کا اس میں کردار ختم ہونا چاہئے، چادر اور چار دیواری کا تحفظ ہونا چاہئے اور اب پولیس سے کام آگے بڑھ گیا ہے پولیس کے پاس ایک excuse آگیا ہے۔ یہ خود بھی وہ کریں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا جنہوں نے کیا ہے تو وہ آپ کو بھی پتا ہے۔ عوام میں نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ یہ بنگلہ دیش ماڈل کی جو بات کرتے ہیں کہ بنگلہ دیش کے اور circumstances تھے جو یہیں سے شروع ہوئے تھے۔ عوام میں جب اداروں کا احترام اور عزت ختم ہو جائے تو یہیں سے سارا کام شروع ہوتا ہے۔ میں اپنی بات کو ختم کرنے سے پہلے دوبارہ آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ ہم اسٹیبلشمنٹ کی مداخلت کو condemn کرتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہمارے ساتھ جو واقعات ہوئے ہیں ہم ان کو condemn کرتے ہیں۔ ہمارے ایم پی ایز، ہمارے ایم این ایز اور ہمارے ورکرز کے ساتھ۔۔۔

(اذان عصر)

جناب چیئر مین: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں آخر میں یہی عرض کروں گا کہ بحیثیت سیاسی جماعت ہم ایک سیاسی جماعت ہیں۔ ہمارے ساتھ کھلواڑ بند کیا جائے اور ہمیں دیوار کے ساتھ تو لگا دیا گیا ہے اب دیوار کے ساتھ چننے کی کوشش ہو رہی ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر ہمیں چنا جائے گا تو ہم اکیلے نہیں جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ہمیں جو NOC دے رہی ہے، اگر ہمارے سیاسی جلسوں کے NOC اسی قسم کے دینے ہیں تو ہمیں بے شک

ایسے NOC نہ دے۔ NOC دینے کے بعد پولیس ہمارے گھروں میں بھیج دیتی ہے۔ NOC دے کر ہمارے راستے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ NOC دے کر ہمارے کنٹینر اٹھا لئے جاتے ہیں۔ ہمارے جلسے کے منتظم صدر لاہور جناب امتیاز شیخ جو ہمارے ایم پی اے بھی ہیں ان کے گھر پولیس گئی ہے اور جلسہ گاہ سے انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں آخر میں یہی عرض کروں گا کہ یہ ساری چیزیں لاء اینڈ آرڈر سے منسلک ہیں اور پنجاب گورنمنٹ اس پر اپنا کوئی واضح لائحہ عمل مرتب کرے۔ میں اس ایوان سے وفاقی گورنمنٹ کو بھی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اب بہت ہو گئی ہے۔ اب ہمارا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ Thank you very much

جناب چیئرمین: جی، ممتاز علی چانگ صاحب!

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب ہوتے تو بہتر تھا۔ اس وقت منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ میں نے کچے کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ اگر منسٹر صاحب آ جائیں تو میں بات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر انڈسٹریز یہاں بیٹھے ہیں۔ ان سے گزارش ہے وہ آپ کے point note کر لیں۔ جی، ممتاز علی چانگ صاحب!

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! آج تحمل سے جیسے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کی ہے مجھے بھی اسی طرح تھوڑا موقع ملے گا۔ کچے کے جو حالات ہیں یہ وقتاً فوقتاً خراب ہوتے رہتے ہیں کیونکہ میں اس حلقے سے ایم پی اے ہوں اور دوسری مرتبہ ایم پی اے بنا ہوں۔ یہاں سب سے زیادہ حالات خراب 2018 اور 2019 کے دوران ہوئے اور حالات مسلسل خراب ہوتے گئے۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں بلکہ کوئی بھی سیاسی بندہ ہو جو سیاسی سوچ رکھے گا یا کاروباری ہو تو وہ کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ کچے کے حالات خراب رہیں۔ وہاں کچھ عناصر سیاسی بھی ہو سکتے ہیں جن کو کچے میں مفادات ہوں جیسے اپوزیشن لیڈر نے بات کی کہ وہاں واقعی کچھ لوگوں کے زمینوں کے interest ہیں چاہے وہ سیاسی ہیں، چاہے وہ کسی محکمے میں ہیں۔ خاص طور پولیس کے محکمہ میں ہیں۔ اگر ان کے interest ہوں گے تو پھر کچے کے ڈاکو بھی پیدا ہوں گے اور بڑھتے جائیں گے۔ انہوں نے گندم کی بھی بات کی کہ جب گندم کی کٹائی ہوتی ہے تو پولیس ان سے حصہ لیتی ہے۔ یہ حقیقت ہے اور یہ سالہا سال سے

لے رہی ہے۔ میں ان کی حکومت کے حوالے سے بھی کہوں گا کہ مدینہ کی ریاست اس وقت بھی بنی تھی مگر چار سال یہ کام بند نہیں ہوئے تھے۔ اس وقت کچے کے ڈاکو بھی بڑھتے گئے مگر اب ہم حکومت کا حصہ ہیں۔ ہم تجاویز دے سکتے ہیں۔ ہم یہاں روزانہ کچے پر بحث کرتے ہیں کہ ہماری یہ بات معزز چیف منسٹر صاحبہ تک پہنچے، ہمارے اعلیٰ اداروں تک پہنچے، ہماری تمام ایجنسیوں تک پہنچے کہ کچے کے اندر جو حالات ہیں ان کو خراب کرنے والا کون ہے اور کچے کے اوپر جو اربوں روپے بجٹ میں دیئے جاتے ہیں، کیا وہ کچے پر لگے ہیں یا نہیں لگے؟ کچے پر نہ ڈویلپمنٹ کی شکل میں ایک اینٹ لگی ہے نہ کچے میں کوئی تھانہ بنا ہے، نہ check posts بنی ہیں بلکہ وہاں پر وہی ٹوٹی پھوٹی دیواریں ہیں۔ اسی طرح بے یار و مدد گار وہ پولیس کانسٹیبل پڑے ہیں۔ ان کانسٹیبل بیچاروں کا کیا قصور ہے۔ آپ وہاں پر corrupt and criminals کو ایس ایچ او لگا دیتے ہیں۔ میں اللہ کے ناموں کے نیچے حلف اٹھا کر کہتا ہوں کہ اس وقت جو بھی لوگ رحیم یار خان کے کچے میں ہیں۔ وہ چار سے پانچ لوگ ہیں۔ میرے نیچے اگر میرے ملازم چور ہیں، corrupt ہیں، criminal ہیں تو اس کا ذمہ دار میں ہوں۔ اگر SHO چور، corrupt اور criminals ہیں تو اس کے ذمہ دار DPO اور IG بھی ہیں۔ ہم حکومت والے بھی ہیں۔ وہ ہمیشہ وہاں پر posting کرا کر آتے ہیں۔ آپ کے سامنے ایک مثال بھی ہے۔ میرے پاس تصاویر بھی ہیں جو میں آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ میں وقت ضائع کئے بغیر آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک SHO کو انٹی کرپشن نے گرفتار کیا ہے تو اس کی ایک سو کروڑ کی پراپرٹی کچے کے اندر ہے۔ اگر ایک SHO کی ایسی پراپرٹی ہو تو دوسروں کا حال کیا ہو گا۔ یہاں سے جو پیسا آپریشن کی مد میں جا رہا ہے۔ یا تو وہ ڈاکوؤں کو دیا جا رہا ہے یا کرپشن کی نذر ہو رہا ہے۔ یہ پیسا ہماری عوام کا ہے۔ ہمارا ہے۔ ہم ٹیکس دیتے ہیں اور ہمارا ریونیو وہاں سے اکٹھا ہوتا ہے۔ یہاں لاہور میں پیسا اس لئے نہیں آتا کہ یہ کرپشن کی نذر ہو۔ میری آپ سے منسٹر صاحب سے اور اس ہاؤس سے درخواست ہو گی کہ اس پر فی الفور کمیٹی بنائی جائے۔ ہم پچھلی حکومتوں کو نہیں دیکھتے۔ ان چھ ماہ میں کچے کے لئے جتنا پیسا دیا گیا ہے اس کی انکوائری ہونی چاہئے۔ اگر آپ کچے کے مسائل کا حل نکالنا ہے تو پھر آپ کو وہاں کے سیاسی لوگوں کو on board لینا ہو گا۔ وہاں کے سول سوسائٹی کے لوگوں کو on board لیں وہ مسائل کا حل بتائیں گے کہ کچا کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے کچے میں جب آپ کرپٹ پولیس والے لگائیں گے، کچے میں لوگ ڈاکوؤں سے تنگ ہیں، پکے میں پکے کے ڈاکو پولیس والوں سے ہم تنگ

ہیں۔ ہمارے تھانوں پر صرف دکانیں بنائی جارہی ہیں وہاں پر صرف لوگوں کو لوٹا جارہا ہے۔ یہ پولیس والے وہی ہیں جن کو اپنے بھائیوں کا کوئی احساس نہیں جو بارہ لوگ شہید ہوئے یا جو تین پولیس والے شہید ہوئے یا جو ایس ایچ او شہید ہوا ان کو اس سے کوئی غرض نہیں اتنے دنوں سے ایک مہینے سے اگر وہ لوگ خاموش ہیں تو آج صرف پیسا بنارہے ہیں ہم سنتے ہیں کہ چمن بارڈر ہے، ایران کا بارڈر ہے، کہیں افغانستان کے بارڈر پر یہ کرپشن ہوتی ہے، لوٹ مار ہوتی ہے میں تو اس چیز کا وہاں سے خود گواہ ہوں کہ ہمارے بارڈروں پر بھی کتنا سمگلنگ کا پیسا لوٹا جارہا ہے۔ ہمارا سندھ پنجاب بارڈر ہے وہاں پہ ایرانی تیل کی سمگلنگ ہے اس میں پولیس ملوث ہے وہی بندے جو دو دو سالوں سے لگے ہوئے ہیں۔ ہم لوگوں کو اگر ان کے علاقوں میں development نہیں دے سکتے وہاں پر ہم میٹھا پانی نہیں دے سکتے ہم روڈ، راستے اور ہسپتال نہیں دے سکتے تو ہم کم از کم پولیس کی کرپشن اور پولیس کی جو زیادتیوں سے تو کم از کم ہم بچاسکتے ہیں ہمیں چھوڑ دیں پھر اگر کچے پر ہی ہم لوگوں کو تکلیف دینی ہے، ہمارے لوگوں سے لوٹ مار کرنی ہے، تو پھر وہی کچے والے ہی ہمیں لوٹ لیں وہی ہمیں مار لیں بھئی ایک جان ہے نا لوگوں کی چلی جائے گی پھر حکومت کی طرف ہم کیوں دیکھیں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے لئے ایسے پولیس آفسر لگائے جائیں اور ایسے ایماندار لوگ آئیں ہم نہیں چاہتے کہ ہماری مرضی سے کوئی بھی لگے یا اپوزیشن کی کوئی مرضی سے لگے مگر ایماندار لوگ لگے جس سے تمام لوگوں کو وہاں کے شہریوں کو تحفظ فراہم ہو۔ میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ یہ 15 دن کے اندر پانچ بندے کچے سے اغوا ہو گئے ہیں کسی کا ایک بچہ اغوا ہو جائے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ میرا جہاں گھر ہے میرے گھر سے ایک کلو میٹر پر 20،20 ڈاکو بیٹھے ہیں تو میں کیسے اپنے گھر جاؤں مجھے تھریٹ ہے، آئی جی صاحب کہتے ہیں کہ آپ کا ہمیں بڑا فکر ہے کہ اللہ آپ کو زندگی دے پولیس والے ہمیں کہتے ہیں کہ آپ کو ہائی تھریٹ ہے تو کیا اگر ممبر کو تھریٹ ہے تو عام غریب کے لئے وہاں صورتحال کیا ہے۔ موٹروے سے دو کلو میٹر پر ڈاکو بیٹھے ہوتے ہیں موٹروے بنی ہوئی ہے یہ نواز شریف صاحب نے بنائی ہے آج ان کی حکومت ہے اگر موٹروے بنائی ہے تو آج ہمیں اس کی حفاظت بھی کرنی ہے وہاں سے گزرتے ہوئے لوگوں کو باحفاظت وہاں سے گزارنا ہے کچے کے اندر کوئی وہ ڈاکو نہیں بیٹھے وہ 12 شہید ہونے والوں کے بعد وہ ڈاکو کچے پر بیٹھے ہیں۔ ہماری چوکیاں خالی ہو چکی ہیں اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں تو یہاں سے کمیٹی بنائیں سوائے ایک دو چیک پوسٹوں کے علاوہ کوئی پولیس وہاں

available نہیں ہے رات کو گشت بند ہوتا ہے کہ کہیں پولیس پر حملہ نہ ہو پولیس اپنے جوانوں کے لئے تو پریشان ہوتی ہے مگر عوام کہاں جائے عوام جو رات کو کہیں سفر کرے وہ کہاں جائے۔ ہم تو پانچ سال پیچھے بھی یہی تقریریں کرتے رہے ہیں، لوگ وہاں ہمارا گریبان تک آتے ہیں وہ کہتے ہیں آپ بات نہیں کرتے آپ حکومت میں بیٹھے ہیں آپ عملدرآمد نہیں کرواتے تو ہماری تو آواز یہی اسمبلی ہے ہم تو یہاں آکر یہی بات کرسکتے ہیں۔ مگر کیونکہ جو منسٹر صاحبان ہیں، آئی جی صاحبان ہیں یا دوسرے صاحبان وہ سب تو روئیاں کانوں میں ڈال کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں کے حالات اور ہیں اسمبلی فلور پر بولنے کے حالات اور ہیں یہاں تو ہم امن سے کھڑے ہیں وہاں جا کر کوئی بات کرے رحیم یار خان سے میرے علاوہ وہاں سے حکومتی بھی اور اپوزیشن سے بھی ممبرز ہیں میں سب سے کہوں گا کہ کچے کے لئے وہ کیوں نہیں بات کرتے ان کرپٹ لوگوں کے لئے کیوں نہیں بات کرتے یہاں یہ سارے لوگ سن رہے ہیں مجھ سے لکھوالیں اگر یہ لوگ جن کے مجھے تحفظات ہیں جن سے میری جان کو خطرہ ہے جو یہ کچے سے ڈاکو لا کر پکے پر جن پولیس والوں نے بٹھائیں میں resin لکھ کے دینے کے لئے تیار ہوں اگر oath اٹھا کے وہاں کے ڈی پی او، وہاں کی ایجنسی کے لوگ یا آئی جی صاحب بول دیں کہ یہ کرپٹ اور criminal ڈاکوؤں کے ساتھ ملے ہوئے نہیں ہیں تو میرا resin قبول کرلیں یا ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں ان کی انکوائری کرے اور اگر ایسے پانچ لوگوں کو سزا دیں گے تو یہ پنجاب پولیس کا ادارہ مضبوط ہوگا، پنجاب پولیس بھی ہمارا ادارہ ہے ہم اس کی عزت کرانا چاہتے ہیں ہم لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے احساس پیدا کرانا چاہتے ہیں نہ کہ۔۔۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

MR SPEAKER: Sorry for the interruption please continue.

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! بہت شکریہ آپ آگئے مجھے مزید تھوڑی بات کرنے کا موقع مل جائے گا میں نے ہاؤس کے آگے، سب کے آگے ایک option رکھا ہے میں نے کہا ہے کہ میں اللہ کے ناموں کے نیچے کھڑے ہو کے حلف اور گواہی دیتا ہوں میں اکیلے کی گواہی نہیں دیتا میں اپنے حلقے کے جو مجھے 47 ہزار ووٹ ملا ہے ان کی گواہی دیتا ہوں اور یہاں سے ہاؤس کی کمیٹی جائے اگر وہ حلفیاں کوئی گواہی نہ دے تو میں قصوروار ہوں میں کہتا ہوں مجھ سے آپ استعفیٰ لکھوالیں میں لکھ کے دے دیتا ہوں کہ اگر کچے کے حالات ٹھیک کرنے ہیں تو کرپٹ اور criminal کو میں نے اندر

چیمبر میں بھی آپ کو دکھایا کہ ایک ایس ایچ او ایک ارب کی پراپرٹی بنا سکتا ہے، اربوں روپے کا جو یہاں سے آپریشن کا پیسا جارہا ہے وہ کہاں لگ رہا ہے میں کہتا ہوں یا تو مجھے اس اسمبلی میں نہیں ہونا چاہئے یا تو ایسے کرپٹ اور criminal لوگوں کو جن کی ایجنسیز کے پاس رپورٹ ہو میں نے کہا ہے کہ مجھ سے استعفیٰ لے لیں یا ان سے حلف لے لیں ڈی پی او سے لے لیں آئی جی سے لے لیں، ایجنسی سے لے لیں اور یہ ایس ایچ او کرپٹ اور criminal اگر کچے میں لگائیں گے تو لوگوں کو تحفظات ہیں۔ وہ لوگ کچے میں بھی محفوظ نہیں ہیں جو پکے میں جو بیٹھے ہیں یہ کچے میں ہمیں ڈاکو تنگ کرتے ہیں پکے میں وہ ہمیں تنگ کر رہے ہیں روزانہ کی بنیاد پر جھوٹی ایف آئی آر میں کسی طرح لوگوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں کبھی کسی کو فائر مارتے ہیں میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں جو ہم انسان ہیں ہمیں اسلام بھی اجازت نہیں دیتا کسی کو پکڑ کے اس کو فائر ٹانگ میں ماریں یا اس کی جان لیں اس کے لئے عدالتیں ہیں اگر criminal ہے تو عدالت میں پیش کریں بعد میں show کیا جاتا ہے کہ جی پولیس مقابلہ ہو گیا مگر کچے میں اس طرح کے پکے پہ مقابلے کر کے ہمیں کچے کا امن ہم ٹھیک نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم سیاسی لوگ ہیں ہمیں شامل کیا جائے ہمارا چیف منسٹر صاحبہ تک پیغام پہنچایا جائے کہ ہم وہاں امن چاہتے ہیں ہم ساتھ دینا چاہتے ہیں کچے کے لوگ ہوں شریف جو کچے میں لوگ بیٹھے ہیں یا پکے کے لوگ ہیں سب حکومت کا ساتھ دینا چاہتے ہیں کچے میں امن و امان چاہتے ہیں تو آپ سے گزارش ہے کہ اس دفعہ آپ کوئی ایسا فیصلہ کریں گے کہ اپوزیشن سے حکومت سے ممبرز کی کمیٹی بنائیں اگر ہمیں یہ آئین اجازت دیتا ہے تو پھر اس کچے کے آپریشن کے پیسے کا حساب بھی لیں، ان corrupt and criminal جو ہزاروں ایکڑ زمینیں کچے میں پولیس والوں نے رکھی ہوئی ہیں، ہم وہاں پر نہیں جاسکتے، میں خود بطور ممبر پنجاب اسمبلی کچے میں نہیں جا سکتا۔ پولیس کی رٹ وہاں پر قائم نہیں ہے لیکن ان پولیس والوں کی کچے کے اندر زمینیں ہیں اور کچے میں جو بھی بندہ گندم باہر نکالے گا اس سے وہ پیسے لیں گے۔ اگر وہ اتنے سپائڈر مین یا سپر مین ہیں تو ان کو آپریشن کا حصہ رکھیں اور انہیں تھانوں میں تعینات نہ کریں کیونکہ تھانے صرف کمائی کے لئے ہیں جبکہ بارڈر پر ایرانی تیل اور باقی چیزوں کے لئے بھی انہیں تعینات نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کی عدم موجودگی میں مثال دی کہ پانچ لوگ پچھلے ہفتے 10 دنوں میں صادق آباد سے اغوا ہوئے ہیں۔ سارے ہی غریب تھے لیکن ان میں ایک غریب آدمی کی فیملی کی

خواتین قرآن پاک لے کر کچے میں گئیں اور جا کر ڈاکوؤں کی منت کی۔ ڈاکوؤں نے قرآن پاک کو دیکھتے ہوئے اس مغوی کو چھوڑ دیا۔ دوسرے مغوی کے لئے میں آئی جی صاحب کے پاس چلا گیا۔ میں نے نشان دہی کی اور بتایا کہ یہ ایس ایچ او ملوث ہیں اور آپ مہربانی کریں کیونکہ یہ ان کو اگر threat کریں گے تو مغوی آزاد ہو گا۔ آئی جی صاحب کی مہربانی کہ انہوں نے کہا کہ آپ بے فکر ہو کر جائیں۔ میں رات کو گھر پہنچا ہوں تو بعد میں پولیس مقابلہ show کیا اور وہی ایس ایچ او 12 پولیس جوانوں کی شہادت کے بعد تعینات ہونے والا ایس ایچ او مغوی کو لے آیا۔ پھر ایک وڈیو وائرل ہوئی تو تمام شہداء کی لاشیں بھی وہ لے کر آتا ہے، deals بھی وہ کرتا ہے اور وہ اس مغوی کو بھی لے آیا۔ ابھی بھی بہت سے لوگ اغوا ہیں۔

جناب سپیکر! میرے گھر سے ایک کلومیٹر دور ہائی وے اور ایک کلومیٹر ہی دور موٹر وے ہے جبکہ میں دونوں کے درمیان میں بیٹھا ہوں اور میں وہاں پر غیر محفوظ ہوں۔ ایک پولیس چیک پوسٹ کے 70/60 لوگ بیٹھے لیکن اس کے بعد بھی وہاں پر 20، 20 ڈاکو آ کر بیٹھیں اور پولیس کارروائی نہ کر سکے تو پھر یہ ہمارے لئے شرمندگی ہے اور ہم کیا کہیں کہ کس لئے یہاں اسمبلی میں رونے آتے ہیں۔ میں روزانہ سوچ کر اسمبلی میں آتا ہوں کہ آج اپنے لوگوں کی تعلیم کے لئے بات کروں لیکن اس کی نوبت ہی نہیں آتی تو میری یہ گزارش ہے کہ ہم اس مسئلے کے حل کے لئے کوئی تجاویز لے کر آئیں۔ ہر دفعہ ہم کچے کے اوپر بات کرنے آتے ہیں اور مجھے تو یہی لگ رہا ہے کہ یا تو شاید کچہ آپ سندھ کو دے دیں گے اور پنجاب سے جان چھڑا لیں گے یا کچے میں تعینات پولیس والوں کو خود مختاری دے دیں، وہاں کی سرداری دے دیں جو ہم سے بھی بھتہ لیں کیونکہ ڈاکو تو بھتہ لے ہی رہے ہیں تو یہ بھی لے لیں اور ہم یہ بھی برداشت کر لیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے گزشتہ چار سالوں کے دوران اپوزیشن کے دوست بیٹھے ہیں، انہیں بھی کہا ہے کہ آپ لوگ بھی قصوروار ہیں، آپ لوگوں نے اس وقت آواز نہیں اٹھائی صرف ممتاز چانگ آواز اٹھاتا رہا اور اس دوران یہ ڈاکو مضبوط ہوئے۔ ان لوگوں کی پوسٹیں لگی ہوئی ہیں جنہیں ہاؤس میں لہرا کر دکھاتے ہوئے کہا کہ ایسے لوگوں کی سفارشیں کون کرتے ہیں؟ ایسے کرپٹ لوگوں کی وہاں پر وڈیو وائرل ہوتی ہے یا یہ لوگ دیکھیں نیچے پی ٹی آئی کا جھنڈا ہے کہ ان کو کچے کے

آپریشن میں لگایا جائے۔ ان کے دور میں یہ لوگ لگے رہے اور ہمارے دور میں بھی لگے رہے لیکن امن قائم نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! آپ ان لوگوں کو ایسی سزا دیں کہ ایک مثال بن جائے۔ میری زندگی کا پتا نہیں ہے اور اگر مجھے کچھ بھی ہوتا ہے تو آئی جی صاحب، ڈی پی او رحیم یار خان اور یہ پولیس والے جو کچے کے ڈاکوؤں کو لے کر پکے پر آ گئے ہیں، یہ ذمہ دار ہوں گے اور ہاؤس اس چیز کا گواہ ہے۔ میری یہ درخواست ہے اپنے دوستوں سے بھی اور آپ سے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ جب سیٹ پر بیٹھے ہوتے ہیں تو کچھ ایسے فیصلے کریں کہ ہمارے دلوں کی بات اور پچاس ہزار لوگوں کی بات چیف منسٹر صاحبہ تک پہنچ جائے۔ اگر اتنے اچھے کام وہ کر رہی ہیں اور ہم ان کا ساتھ دینا چاہتے ہیں تو کچے میں تعینات چند کالی بھیڑوں کے لئے حکومت کیوں criticize ہو، کیوں پنجاب پولیس criticize ہو؟ ہمیں اپنی صفوں سے انہیں نکالنا چاہئے اور ہمیں اٹک سے لے کر رحیم یار خان تک پولیس کے آفیسر چن چن کر لگانے چاہئیں۔ کچے میں بھی سب لوگ ڈاکو نہیں ہیں بلکہ انہیں سیاسی لوگوں نے ڈاکو بنایا ہے یا پولیس والوں نے انہیں ڈاکو بنایا ہے جن کے مفادات ہیں جو 12 پولیس اہلکاروں کی شہادت کے بعد وہاں پر beneficiary ہیں چاہے سیاسی طور پر چاہے financially کے طور پر۔ میری ایک تجویز ہے کہ وہاں پر جو بے گناہ لوگوں کو ڈاکو بنایا گیا ہے یا جو مجبوری میں ڈاکو بنے ہیں اور جو وہاں پر crime بھی نہیں کرتے، صرف اپنی جان بچا کے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، انہیں حکومت پاکستان اور پنجاب حکومت موقع دے کہ اگر وہ اپنی اصلاح کر کے شریف شہری کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو انہیں موقع ملنا چاہئے اور criminal کے لئے کوئی معافی نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے لئے ہمیں اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ سے امید رکھتا ہوں اور چیف منسٹر صاحبہ سے امید رکھتا ہوں کہ میری اس بات کو اور میرے حلقہ کے لوگوں کے دل کی بات کو اور ان کی تکلیف کو دیکھیں گے۔ ہمیں کچھ نہ دیں اور امن و امان بحال کر دیں اور ایسے کرپٹ عناصر اور جرائم پیشہ عناصر کو وہاں سے نکال کر کہیں اور لگا دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چانگ صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کے لہجے کا کرب پوری کہانی کی عکاسی کر رہا ہے۔ میں پوری دیانتداری سے یہ سمجھتا ہوں کہ کچے کا مسئلہ جو ہے تو کیا یہ سیاسی مسئلہ ہے، یہ انتظامی مسئلہ ہے، یہ انفورسمنٹ کا مسئلہ ہے، یہ policing کا مسئلہ ہے؟ میرا خیال ہے کہ یہ کسی سطح پر طے کرنا پڑے گا۔

اگر تو آپ کہے کی inhabitation کو mainstream میں لانا چاہتے ہیں تو حکومت پنجاب کو، آپ کے باقی اداروں کو، وفاقی حکومت کو اور سندھ حکومت کو مل کر وہاں پر کوئی بڑے ادارے قائم کرنے پڑیں گے۔ آپ کو انہیں mainstream میں شامل کرنا پڑے گا۔ وہ community ایک divorced community ہے جس کے پاس land locked ہے، کوئی سہولتیں نہیں ہیں، پراپرٹی کا دھندہ جیسا کہ آپ نے اب بتایا ہے کہ بے تحاشہ بن گیا ہے۔ access اس کی چاروں طرف سے سیٹلمنٹس کے ساتھ ہے۔ وہ لوگ آتے ہیں strike کرتے ہیں اور نکل جاتے ہیں۔ پولیس کے لوگ بھی اپنی جانیں وہاں پر قربان کر رہے ہیں۔ آپ وہاں کے عوامی نمائندے ہیں، مجھے لگ رہا ہے آپ کے لہجے سے اور آپ کے کرب سے کہ آپ کی life threatened ہے، آپ وہاں پر endangered ہیں اور آپ کی تقریر سے مجھے اس چیز کا خدشہ بھی محسوس ہوا ہے۔

Now supposedly let's say that we form a committee of the House یا تو آپ بیٹھ کر اس مسئلے کا حل تجویز کریں کہ وہاں پر کوئی ایک بڑا ادارہ قائم کرتے ہیں جیسے "پٹارو" میں ایک ادارہ بنا تو اس کے بعد وہاں کی total demographic tripe of landscape اور crime جو تھا تو اس ادارے نے "پٹارو" کے اندر کیا effect کیا تو such like act وہاں پر آپ کرتے ہیں۔ وہاں پر آپ کے کوئی ایسے institutions کھلتے ہیں جو وہاں کی آبادی کو اپنے اندر ساتھ elope کریں اور criminals کی سرکوبی کرنے کے لئے آپ کو کوئی راستہ ملتا ہے تو پہلے اس کی دلیل کی بنیاد پر موقع پر جا کر دیکھنے کے لئے ہمارے پولیس والے جا رہے ہیں۔ اب اگر ان پولیس والوں میں کوئی کالی بھیڑیں ہیں جیسے آپ نے کہا۔ آپ نے ابھی مجھے چیمبر میں the reason I came back here and Sami sahib was presiding the session تو آپ اتنی تکلیف کی بات میرے پاس کر کے آئے تو میں اس کی خاطر واپس آ گیا otherwise I had a Chinese delegation sitting inside تو مجھے آپ کی اس تصویر دکھانے پر جو آپ نے کہا کہ ایک پولیس والا جو ایک سب انسپکٹر رینک کا ہے اور اس کی 100 کروڑ روپے کی پراپرٹی وہاں پر point out ہوئی ہے جس پر کوئی انکوائری بھی چل رہی ہے تو پھر یہ ایک باعث تشویش بات تو ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس پر پارلیمانی امور کے وزیر اور آپ کے اور بھی جو concerned قرب و جوار کے حلقوں میں عوامی نمائندے ہیں، آپ حکومت پنجاب کے ساتھ منسٹر صاحب آپ

کو facilitate کرتے ہیں it's a serious issue اور اس کے بعد اگر ہاؤس کی کوئی کمیٹی کوئی solid recommendations اس بنیاد پر کہ وہاں پر کوئی cadet college کھل جائے، اس بنیاد پر کہ وہاں پر کوئی بڑے ٹریننگ سنٹرز قائم ہو جائیں کوئی huge investment ہو جائے تو پھر تو شاید اس مسئلے کا حل ہو نہیں تو پچھلی تین دہائیوں سے یہ گفتن، نشستن برخاستن اور وہ عذاب آپ کی گردن پر قائم ہے۔ جب تک آپ اس کا کوئی معقول حل نہیں ڈھونڈتے یہ one time operations ہم نے رینجرز کو جاتے دیکھا، ہم نے سندھ اور پنجاب کے joint efforts ہوتے ہوئے دیکھے۔ ایک دفعہ آپ اندر جاتے ہیں قلع قمع کرتے ہیں، مارتے ہیں وہ آپ کی سیٹلمنٹس میں آجاتے ہیں۔ اس کے بعد وہی لوگ پھر وہاں پر دوبارہ جا کر اپنے گینگ operate کرنے لگ پڑتے ہیں تو this is cycle which is not breaking اگر آپ کا "تھنک ٹینک" اتنا empowered ہے، آپ لوگوں کے پاس وقت ہے کہ آپ اس طرح کے اہمیت کے حامل معاملات پر یہ روزمرہ کے constituents کے problems address کرنا بھی بڑا ضروری کام ہے لیکن یہ اس ہاؤس کے سامنے ایک چیلنج ہے۔ اس کو 2002 سے تو میں سن رہا ہوں اور اس سے پہلے شاید کتنے لوگ سنتے گئے ہیں۔ کم از کم 25 سال تو مجھے سنتے ہو گئے ہیں۔ ایک ہی رٹ ہے کہ کچے کا علاقہ، ڈاکو آپریشن۔ شہباز شریف جیسا ایک politically strict والے چیف منسٹر صاحب سے نہ ہو سکا، بزدار صاحب کے اپنے علاقے کا مسئلہ تھا almost south سے ان کا تعلق تھا اور ان سے نہ ہو سکا۔ کئی اور وزرائے اعلیٰ آئے جن سے نہ ہو سکا تو میرا یہ کہنا ہے کہ اگر آپ اس کو اس level پر آپ کا تعلق، اعجاز شفیع صاحب اور سجاد وڑائچ صاحب کا بھی اسی علاقہ سے تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ اگر آپ I would کیونکہ پچھلی ہماری لاء اینڈ آرڈر کی debate بھی کچے کے گرد جا کر پھنس گئی اور ہم پھر کسی نتیجہ خیز بات کئے بغیر اُٹھ گئے۔ I would conclude my remarks by saying that میں صرف آپ کی insistence پر ہاؤس میں آیا otherwise Sami Ullah Khan Sahib was presiding جنہوں نے آج میرا بڑا ہاتھ بٹھایا اور بڑی مہربانی کی ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ آپ بھی بیٹھ جائیں، وڑائچ صاحب بھی بیٹھ جائیں اور اعجاز شفیع صاحب بھی بیٹھ جائیں۔ آپ کو جو practical difficulties ہیں کیونکہ آپ کا جو local knowledge ہے وہ paramount ہے اور وہ most effective ہے۔ جب آپ مقامی

سطح پر کچھ چیزوں کی نشاندہی کریں گے تو بہتر تجاویز کی صورت میں ہوں گی۔ پھر ہم اسمبلی کی parliamentary committee constitute کر کے یہ ہاؤس متفقہ قرارداد کی شکل میں کچھ تجاویز وفاقی اور صوبائی حکومت کو Jointly propose کرے۔ جو joint proposal ایک شعوری بحث کے بعد، ایک دلیل کے ساتھ کئے گئے فیصلے کے ساتھ کہ کیا یہ مسئلہ انتظامی ہے یا سیاسی ہے اس کا حل اور تعین کرنے کے بعد جو joint Resolution آپ بھیجیں گے I assure the House that I will get that implemented from the government. اس لئے پلیز آپ اس پر اپنا وقت دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ جب ادارہ آتا ہے، جب وہاں سی پیک بنا تو پاکستان آرمی وہاں اُن کی سیفٹی کے لئے موجود تھی تو وہاں چوری ڈکیتی سب چیزیں ختم ہو گئی تھیں۔ میں نے پچھلے ہاؤس میں بھی کہا تھا کہ میں ذاتی طور پر 50۔ ایکڑ زمین with building CPEC کی بنی ہوئی ہے وہ ایک ارب روپے کی پراپرٹی ہے میں گورنمنٹ کو دینا چاہتا ہوں۔ اگر کیڈٹ کالج یا کوئی ایسا ادارہ آتا ہے تو میں free of cost دینے کے لئے اس معزز ہاؤس میں وعدہ کرتا ہوں کہ وہ میں دوں گا۔ میں نے آئی جی صاحب اور پولیس سے بھی کہا کہ یہاں پر تھانے دور ہیں اُس کے لئے بھی میں زمین دینا چاہتا ہوں اگر آپ یہاں قریب تھانہ بناتے ہیں تو اس کے لئے میں زمین دینے کو تیار ہوں۔ جو تعاون ہم سے ہو سکتا ہے وہ ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ

چوہدری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز صاحب!

چوہدری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جتنا ہم policing پر خرچ کر رہے ہیں اگر ان کا آڈٹ کیا جائے تو اربوں، کھربوں روپے ہر سال یہ گندم کے نام پر کھا جاتے ہیں۔ ایک تو اس کا آڈٹ کیا جائے اور دوسرا جب تک ہاؤس کی کمیٹی یا ہم politicians اس میں شامل نہیں ہوں گے اس وقت تک اس کا solution نہیں نکلے گا۔ ورنہ جس طرح آپ 2002 سے دیکھ رہے ہیں اور ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ ایک DPO آتا ہے وہ اپنا چکر چلا جاتا ہے، دوسرا آتا ہے وہ اپنا چکر چلا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کی جو رولز کی کتاب ہے یہ آپ کی Resolution کو ایک recommendatory force نہیں بلکہ ایک binding force کے طور پر recognize کرتی ہے۔ میں نے آپ کو suggest کیا ہے، میں تو گورنمنٹ، اپوزیشن اور پورے ہاؤس کا ایک moderator بیٹھا ہوں۔ آپ ایک unanimous تجاویز پر مبنی حل تجویز کرتے ہوئے اس بات کا تعین کرتے ہوئے کہ کیا یہ مسئلہ صرف جرم کا ہے، policing سے حل ہو سکتا ہے یا یہ socio economic development سے حل ہو سکتا ہے یا کیڈٹ کالج بنانے سے حل ہو سکتا ہے، اس لینڈ کی proper utility کے لئے حکومت کیا کر سکتی ہے it is a water locked area all round اس کی complexity of that area is generating that crime over the decades now میری آپ سے یہ تجویز ہے کہ یہ کمیٹی جو آپ form کرنا چاہ رہے ہیں۔ پہلے آپ چار پانچ وہ ساتھی جو اس حلقہ اور ضلع سے متعلقہ ہیں، مجھے چانگ صاحب کی تکلیف کا احساس ہے جب یہ میرے پاس آئے تھے تو literally یہ بات کرتے ہوئے بڑے مضطرب تھے۔ میں اس لئے دوبارہ ہاؤس میں آکر آپ کو propose کیا ہے کہ آپ ایک دفعہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن جو پارلیمانی امور کے منسٹر ہیں ان کے ساتھ بیٹھ جائیں He is a very seasoned politician یہ آپ کے ساتھ مل کر کوئی اچھا حل چاہے وہ سیاسی، انتظامی یا سوشل ڈویلپمنٹ ہو وہ تجویز کریں گے۔ آپ ساری باتیں درمیان میں رکھیں and then we will send the Resolution to the Federal Government and the Provincial Government میاں صاحب! آپ بیٹھ کر اس کا حل نکال لیں۔ میں یہ بھی بتاؤں کہ یہ ہوتا کیسے ہے؟ I have just received this for the perusal of the House میں اس کی کاپی بھی آپ کو بھیج دیتا ہوں۔ یہ ایک editor's pick کے نام سے ایک بڑا world wide ایک most digital media platforms سے circulated ہے۔

Lahore Gymkhana pays Rs. 417 every month in rent. Does the Punjab Government have what it takes to make them pay their fair share? And at the end in this column what their rights

میں آپ کو جگا رہا ہوں یہ میرا سوال نہیں ہے اور میں جگا کیوں رہا ہوں at the end what she writes

But this opinion seems to have veined over time, especially since over the years the club has become increasingly more exclusively but yet at the expense of the public. New memberships are rarely given and if given are doled out into the rupees of millions and even old political families have had a hard time getting second sons, grandsons and son's in law trouble getting in. Perhaps that is why in recent times the club has seen some of its influence falter. Nothing is more evident of that than a new committee of the Punjab Assembly that has been constituted to rethink the relationship between Provincial Government and the club. The only question is will they be able to do anything and I will leave it, rest is up to you

یہ آپ کا فیصلہ ہے میں آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ یہ سارے ممبران کو اس کی ایک کاپی دی جائے and sir you have to rise to the occasion. I just put it before you اگر آپ سمجھتے ہیں کہ 417 روپے میں جم خانہ کلب کی ایلیٹ، حکومت پنجاب کی اس زمین پر بیٹھی رہے تو بھئی میرے بھلے سے بیٹھی رہے مجھے کیا اعتراض ہے but I want to make it clear, even if I have the membership, for this cause I will surrender it straight away but you have to rise to the occasion.

آپ پر یہ سوال اٹھا ہے اور یہ ایک انٹر نیشنل ایڈیٹر ہے جس نے لکھا ہے۔ یہ space آپ نے خود چھوڑی ہوئی ہے none sitting anywhere in any executive capacity can behold your space.

Ensure کروانا میرا کام ہے آپ کریں تو سہی۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ 417 روپے میں کلب کے پاس یہ جگہ رہنی چاہئے تو یہ آپ کا فیصلہ ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ You have very rightly pointed out کہ بالکل ٹھیک ہے this is a sacred prime land اس پر کمیٹی بھی بن گئی ہے، terms of references بھی آ گئے ہیں It should not be confined to just Gymkhana

جناب سپیکر: جی، Agreed

جناب آفتاب احمد خان: میں نے آپ کو کہا کہ اس سے کہیں زیادہ قیمتی جگہ فیصل آباد میں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ نے اُس دن لائل پور کلب کی بات کی تھی I am in agreement

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! لیکن that has not been included as far as I know

جناب سپیکر: دیکھیں، that will be included, I assure you that, don't worry یہ جتنی elite capture کے پرائیویٹ کلب کسی سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ میں بنتے ہیں۔ 1916 میں انگریز میں اتنی صلاحیت تھی کہ وہ اس کو 1600 روپے ماہانہ پر دے گئے۔ آپ 70 سال سے آزاد ہیں آپ 1600 روپے ہی نہیں بدل سکے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ بجا فرما رہے ہیں میں جس کی بات کر رہا ہوں ان کا نام تو لیز پر بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ درست فرما رہے ہیں ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

It's a sacred trust of the people of Punjab. This is their money and we will go an extra mile to protect it Sir.

میاں مجتبیٰ صاحب! جیسے ہمارے ممتاز چانگ صاحب ہیں، وڑائچ صاحب ہیں اور جو کچے کے علاقے کے neighboring ہمارے ایم پی ایز ہیں the Government has to provide them the security and meaningful security یہ risk پر نہیں ہونے چاہئیں and یہ خدانخواستہ irrespective of the party alignment this fear factor is now being spoken out. I know you can get it done because you are a very able minister. You have always protected the members of this

House, the interest of people and interest of public representatives

تو آپ نے ان کو safety ensure کروائی ہے۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: اس سے پہلے کہ general debate کو دوبارہ شروع کریں کچھ تحاریک ہیں جو ہاؤس میں پیش ہونی ہیں ان کو take up کر لیتے ہیں۔ چودھری محمد اعجاز شفیع! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

EXTENSION IN LAYING OF REPORTS

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! شکریہ۔ I move that extension up to 30th November 2024, be granted for the laying of Reports of Committee on Privileges in respect of the Privilege Motions numbers 17, 21, 23, 25, 26 and 27 of 2024.

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Is extension be granted?

(تحریک منظور ہوئی)

MR CHAIRMAN: Minister for Parliamentary Affair may move motion for election of additional members in standing committees.

MOTION FOR ELECTION OF ADDITIONAL MEMBERS IN STANDING COMMITTEES

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Chairman! I move: That pursuant to the recent amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, and to fill the vacancies in the standing committees, the assembly may elect the members to

these committees in terms of rules 150 and 153 of the said rules whose list has been placed on the Table of the House.

MR CHAIRMAN: The motion is put to the vote of the House.

(The motion was carried and the members stood elected.)

(LAYING OF REPORT)

MR CHAIRMAN: Chaudhry Zia ur Rehman may lay the report of Committee on Housing Urban Development and Public Health Engineering regarding "The Punjab Saaf Pani Authority Bill 2024 (Bill No. 11 of 2024)."

CHAUDHRY ZIA UR REHMAN: Mr Chairman! I lay the report of Standing Committee on Housing Urban Development and Public Health Engineering regarding the Punjab Saaf Pani Authority Bill 2024 (Bill No. 11 of 2024).

MR CHAIRMAN: The report has been laid.

بحث

مہنگائی اور امن وامان پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم دوبارہ general discussion کی طرف آتے ہیں۔ رانا اسد محمود!

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جناب امجد علی جاوید کا مائیک کھولیں۔

جناب امجد علی جاوید: میں نے قومی ترانے کے احترام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی گزارش کی ہے کہ رولز معطل کر کے قرارداد کو out of turn take up کریں۔ آپ مہربانی کریں یہ بہت اہم ہے کیونکہ بزنس ختم ہو جانا ہے تو یہ قرارداد ایجنڈے پر آ جانی چاہئے۔

جناب چیئرمین: اس طرح ہے کہ عام بحث کو سمیٹ لیں پھر اس کے بعد اس کو دیکھتے ہیں۔ جی، رانا اسد محمود صاحب!

جناب اسد محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں بات یہاں سے شروع کروں گا کہ political stability کے بغیر اس ملک میں economic stability ممکن نہیں ہے۔ میرا تعلق شہر فیصل آباد سے ہے Minister for Industry ابھی یہاں سے اُٹھ کر گئے ہیں۔ فیصل آباد صوبے کا دوسرا بڑا شہر بھی ہے اور پاکستان کا ٹیکسٹائل حب بھی ہے اس وقت حکومت کی policies یا پھر کہنا چاہئے کہ lack of policies کی وجہ سے ٹیکسٹائل انڈسٹری تباہی کے دہانے پر ہے hundred کی تعداد میں ملیں بند ہو چکی ہیں، ہزاروں لوگ بے روزگار ہو چکے ہیں۔ (شور و غل)

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! .The House should be in order

جناب چیئرمین: جی، .please order in the House آپ بات کریں۔

جناب اسد محمود: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ اس وقت ہزاروں لوگ بے روزگار ہیں۔ جس شہر میں، میں رہ رہا ہوں تو اس وقت حالات یہ ہیں کہ بے روزگاری کی وجہ سے سٹریٹ کرائم، ڈاکے اور inflation کی وجہ سے فراڈ میں بے انتہا اضافہ ہو چکا ہے۔ میرا شہر اس وقت تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ سڑکوں کی حالت یہ ہے کہ ٹریفک پولیس اس وقت موجود نہیں ہے میرا خیال ہے کہ پورے شہر میں ایک بھی اشارہ یعنی ٹریفک لائٹ کام نہیں کر رہی۔ اب میں کیا گلہ کروں کہ اس صوبے میں جہاں کچے کے ڈاکو successful U-tube channel چلا رہے ہیں، social media celebrity بن چکے ہیں اور پولیس کچھ نہیں کر پا رہی۔ پولیس اس وقت ایک ہی کام کر رہی ہے اور وہ پی ٹی آئی ورکرز پر کریک ڈاؤن کرنے کا کام کر رہی ہے۔ ہر ہفتے ہمارے گھروں پر اور ڈیروں پر پولیس چھاپے مار رہی ہے یہ وہی پولیس ہے جو خواجہ سراؤں سے بھی پٹ رہی ہے جو جگہ جگہ بد معاشیاں کر رہی ہے۔ میں آپ کو اپنی مثال دوں کہ پچھلے ہفتے پولیس میرے ڈیرے سے بندے اٹھا کر لے گئی اور پولیس FIR بھی نہیں کاٹ رہی۔ وہ ان کو تین چار دن رکھتی ہے، اب اس وقت حالت یہ ہے معذرت کے ساتھ پولیس اس وقت ذاتی ایجنڈے پر کام کر رہی ہے وہ ایجنڈا پی ٹی آئی کو crush کرنا ہے۔ بات یہ ہے کہ بشمول میرے یہ تمام لوگ جو یہاں

بیٹھے ہیں یہ آگ کا دریا عبور کر کے آئے ہیں۔ میں آپ کو اپنی بات بتاؤں کہ میرے والد صاحب نے پچاس سال سیاست کی ہے وہ دوبار اس ہاؤس کے ممبر بھی رہے ہیں۔ کبھی یہ نہیں ہوا کہ ان پر کوئی ایک پرچہ بھی ہو۔ last September میں، ان پر اور میرے چچا جو 82 سال کے ہیں ان پر بھی FIRs دی گئیں۔ میرے والد صاحب تو چار مہینے پہلے فوت ہوگئے وہ پرچہ اسی طرح رہا ہے اور میں نے انہیں اسی طرح اس دنیا سے رخصت کیا ہے۔ ہمارا اسلام آباد میں ایک جلسہ ہوتا ہے اور اگلے دن نقاب پوش لوگ پارلیمنٹ میں گھس جاتے ہیں۔ یہی پولیس، یہی anti-corruption جن کے پاس میں حاضری دیتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ آرڈر اوپر سے آئے ہوئے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ آرڈر فارم 47 کی چیف منسٹر صاحبہ دے رہی ہیں یا کوئی اور دے رہا ہے۔ اس وقت اس ملک میں سول مارشل لاء نافذ ہے۔ خدارا اس ملک کو بچائیے۔ political decision اور political powers لیں otherwise یہ ملک انتشار کی طرف جا رہا ہے۔ یہ بار بار ہمیں مئی کی دوہائی دیتے ہیں کہ 9۔ مئی کو اس ملک پر بڑا ظلم ہوا۔ ہزاروں لوگ آج بھی جیلوں میں ہیں ان کا کوئی پتا نہیں ہے وہ لوگ لاپتا ہو چکے ہیں۔ میرے اپنے حلقے سے اس وقت دو لوگ ہیں جو 9۔ مئی سے لاپتا ہیں اور ہمیں بھی پتا ہے کہ ان کو ایجنسیوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ خدارا ان کو سول کورٹس میں لایا جائے۔ یہ بات اس وقت اس ملک کی بقاء کی ہے اس وقت political فیصلے political powers کو کرنے چاہئیں۔ عمران خان جیل میں ہے یہ جتنے بھی ظلم ہو رہے ہیں میرا نہیں خیال کہ ایک بھی ایم پی اے اپنے ارادے سے ہٹا ہے۔ میری آخر میں یہی request ہے کہ political powers فیصلے کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ذوالفقار علی شاہ صاحب!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں price hike پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ اس معاملے کا تعلق ہماری فیڈرل گورنمنٹ سے زیادہ ہے اور ہم اس پر گفتگو بڑی مختصر سی کر سکتے ہیں کیونکہ اس وقت جو price hike ہے اور اس کے پیچھے جو عوامل ہیں ان کا تعلق inflation سے ہے، ڈالر ریٹ اور import and export imbalance ہے اور جو debt repayment کے issues ہیں، یہ ہمارے scope سے ذرا اونچا کام ہے لیکن جو چیزیں ہماری طاقت میں ہیں، جو ہماری بنیادی ضروریات ہیں جو قیمتیں fix

کی جاتی ہیں یا جو determine کی جاتی ہیں، اُن پر عملدرآمد کروانا ہمارے زُمرے میں آتا ہے۔ ہمارے پاس ایک مسئلہ listsprice کا ہے۔ ہماری administration کوشش کرتی ہے کبھی چالان کرتی ہے، معاملات روز چلتے رہتے ہیں، لوگ ہمارے پاس آرہے ہوتے ہیں، شکایات بھی ہیں تو میں اس میں یہ indicate کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک تھوڑا سا مسئلہ wholesaler اور retailer کا ہے۔ اس سلسلے میں میری PAMRA والوں سے بات ہوئی تھی کہ جو price determine کی جاتی ہے، اس میں انہوں نے ایک proposal دی ہے کہ wholesaler اور retailer کے درمیان price disparity کو بہتر کیا جائے اور زیادہ logical بنایا جائے۔

جناب چیئرمین! میری درخواست ہوگی کہ جن لوگوں نے بھی یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس نئی policy کی implementation کے لئے وہ مہربانی کریں اس پر غور کریں اور نیا formula بنائیں۔ ہمارا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ روز ہم جا کر لوگوں کے چالان کریں، لوگوں کے ٹھیلے اُٹھا کر لے آئیں اور لوگوں کی دُکانیں بند کر دیں اصل مقصد تو یہ ہے کہ جو ہمارا خریدار ہے اُس کو ریلیف ملے اور جو بھی جائز قیمت ہے وہ اُس کو ملے اور جو بیچنے والا ہے اُس کو بھی جائز قیمت مل سکے۔ اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ یہ جو formula وہ propose کر رہے ہیں اُس پر عملدرآمد کروایا جائے اگر وہ work کرے تو ٹھیک ہے اگر نہ work کرے تو اُس کو پھر revisit کر لیا جائے۔ یہ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے جو resolve کیا جا سکتا ہے باقی جو قیمتیں ہیں، جو معاملات ہیں اور پھر جو اُن کے affects ہیں کیونکہ ایک طرف تو ہم price hike کی بات کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہم law and order کی بات کر رہے ہیں تو یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ relate کرنا شروع ہو گئے ہیں جیسے جیسے مہنگائی اور بے روزگاری بڑھ رہی ہے، ratecrime بھی بڑھ رہا ہے، law and order بھی بڑھ رہا ہے اور جو ہمارے پاس law and order کو کنٹرول کرنے کے لئے implementation ہے، وہ بھی ایسے ہے کہ اس پر کیا کہا جا سکتا ہے؟

جناب چیئرمین! ابھی گھنٹوں بحث ہوئی ہے، پتا نہیں کتنے گھنٹے کچے کے بارے میں بحث ہوئی ہے۔ جتنے problems ہمارے پاس کچے میں ہیں، اتنے ہی problems ہمارے پاس پکے میں ہیں۔ حالات و واقعات ایسے ہیں کہ بندہ کیا کہہ سکتا ہے؟ ہم سے زیادہ سیانے لوگ بیٹھے ہیں، میں ان سے request کروں گا کہ وہ مہربانی کریں۔ Police کا جب Police Ordinance 2001 کے اندر

آیا تھا تو اس میں اُس وقت کچھ oversights determine کی گئی تھیں لیکن چونکہ سسٹم بدل گئے، اُس وقت آپ کا ڈسٹرکٹ ناظم اس کے اوپر اپنی input دیتا تھا لیکن چونکہ وہ سسٹم change ہو گیا، تو اُس کی جگہ کوئی replacement نہیں آ سکی ۔ میں یہ request کروں گا کہ ان چیزوں کے اُوپر oversight کی کمی ہے ، باقی جو administrative matters ہیں، وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن oversight کا عمل کمزور ہے۔ اس سلسلے میں، میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کے لئے کوئی سوچ بچار کی جائے کہ وہ جو oversight کا خلا پیدا ہو گیا ہے اسے پُر کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

محترمہ قدسیہ بتول: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کو اس debate کے بعد بات کرنے کا موقع ملے گا۔ جی، جناب طیاب راشد!

جناب طیاب راشد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! شکریہ۔ اپوزیشن بار بار requisition جمع کرواتی ہے law and order کی situation پر اور inflation پر، اجلاس بھی call ہو جاتا ہے، ہم سب تقاریر بھی کرتے ہیں لیکن سب سے unfortunate بات یہ ہے کہ حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہر دفعہ ہر اجلاس کے بعد اگر آپ facts and figures دیکھیں اور ہر ضلع میں ہونے والی ڈکیتیوں، چوریوں کی ratios کو دیکھیں، ان کے index کو دیکھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے لئے بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے۔ ہم بار بار یہ بات کرتے ہیں کہ حکومت کی approach اور مقصد اس صوبے کی governance کرنا نہیں ہے۔ جن کو ووٹ ملے ہوں governance کرنے کے لئے وہی صوبے کی governance کی situation کو سنجیدہ لیتے ہیں اور کچھ بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین! یہاں تو حال یہ ہے کہ ہمیں احساس ہے کہ اس صوبے کی غریب عوام، تاجروں، اور business community کا چونکہ ہمیں ووٹ ملے ہیں اس لئے ہم بار بار رونا بھی روتے ہیں، requisition بھی جمع کرواتے ہیں اور حکومت کو جھنجھوڑنے کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن چونکہ انہیں ووٹ ملے ہی نہیں ہیں، میں سمجھتا ہوں یہ اس لئے چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو، ان کی ڈکیتیاں اور چوریاں ہوں اور پتا نہیں یہ اُن کو کس جرم کی سزا دینا چاہتے ہیں۔ یہ کام تو police کا ہے کہ وہ دیکھے کہ ڈکیتیوں کو کیسے کنٹرول کرنا ہے، پہلے تو میں سمجھتا

ہوں کہ unfortunately اس پولیس کے institution کو اتنا resourceful ہی نہیں کیا گیا، بار بار آواز اٹھتی ہے، آپ کی حکومت۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے چار سال حکومت کی، کون ہے جو اس ملک پر 80 کی دہائی سے حکومت کرتے آرہے ہیں، یہ کام تو آپ کا تھا کہ آپ اس صوبے کی پولیس کو اتنا resourceful کرتے کہ انہیں بار بار یہ آواز نہ لگانی پڑتی کہ کچے میں پولیس سے کچھ نہیں ہو رہا، تو اب ان کو بلا لیں۔ مجھے پتا ہے کہ یہ بھی اُن سے حکم لیتے ہیں، مجھے اس چیز کا اندازہ ہے کہ ان کو خود نہیں پتا ہوتا کہ پولیس کیا کر رہی ہے۔

جناب چیئر مین! ابھی یہ ہمارا جلسہ گزرا۔ ہم شیخوپورہ سے نکلے، پہلے شیخوپورہ کی پولیس، تمام SHO صاحبان کی ڈیوٹی لگی تھی کہ آپ motorway کے interchange پر کھڑے ہو کر پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں اور جو لوگ جلسے میں شرکت کرنے جا رہے ہیں ان کو روکیں۔ اسی وقت شیخوپورہ میں 40 لاکھ روپے کی ڈکیتی ہو گئی۔ پولیس تو اس میں لگی ہوئی ہے کہ کسی طرح پاکستان تحریک انصاف کو crush کریں، اور پیچھے سے ڈاکوؤں کو free hand دیا ہوا ہے کہ وہ جو چاہے کریں، عام شہریوں کو لوٹیں۔

جناب چیئر مین! جب ہم ٹھوکر پر پہنچے، میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں شاید ان کو بُرا لگے لیکن ہمارے جو وزراء صاحبان TV پر آکر جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم نے تو free hand دے دیا، ہم نے تو کھلی چھٹی دے دی، کیا کھلی چھٹی دی؟ آپ ایم پی اے صاحبان سے پوچھیں مجھے خود پولیس نے گرفتار کیا اور تین گھنٹے کے لئے تھانہ ستوکتلہ میں حبس بے جا میں رکھا۔ وزیر پارلیمانی امور سے کہیں کہ یہ رپورٹ نکلوائیں، یہ تھانہ کی ویڈیو نکلوائیں، میرے پاس بھی ویڈیو موجود ہے۔ کیا ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں ملی تھی؟ جس طرح شادی ہال میں ایک شادی کے لئے تین گھنٹے کی اجازت ہوتی ہے اُس طرح ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں ملی تھی؟ اگر آپ نے نہ چاہتے ہوئے اجازت دے ہی دی تھی، تو پھر ہمیں جلسہ کرنے دیتے، ہم آپ کو بتاتے کہ ہماری strength کیا ہے۔ میں آج بھی آپ کو کہتا ہوں، یہ motorway کھولیں ایک طرف ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت دیں، دوسری طرف آپ ساری فارم 47 کے تحت آئی ہوئی political parties ہیں، آپ سارے میدان لگائیں، ایک طرف ہم میدان لگاتے ہیں، ہمارا لیڈر بھی اندر ہے، تُسیں اپنے سارے

لیڈر روی لے کے آیا جے۔ اللہ کے فضل سے، ان شاء اللہ تہاڈے کولوں بندے نیں گنے جانے اپنے بندے اللہ دے فضل نال ہون گے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے پولیس کو politicize کر دیا ہے۔ پولیس اپنا اصل کام بھول گئی ہے۔ میں سلام پیش کرتا ہوں پولیس کو، وَگ دِیاں اَندھیریاں دے وِچ رشوت لے لیندے نیں، جب ہمیں ناکے پر روکا گیا، میری دوسری گاڑی سے جھنڈے برآمد ہو گئے، یقین مانیں میں خدا کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ وہاں ایک پولیس والے نے ایک ہزار روپے رشوت لے کر گاڑی کو جانے دیا، آپ نے یہ تو پولیس کا حال کر دیا ہے جیسے آپ نے خود مال اکٹھا کیا ہے اس پاکستان کی عوام کو چوس کر، اسی طرح آپ نے پولیس کو بھی free hand دیا ہے۔ 9۔ مئی کی بات کی گئی، ٹھیک ہے، ہم بھی کہتے ہیں کہ اس کی judicial inquiry کرائیں تاکہ پتا چلے کہ 9۔ مئی کس نے کیا ہے۔ اُس 9۔ مئی کے جو لوگ تفتیشی افسران تھے اُن کی جائیدادوں کا حساب دیکھیں، ان کے اثاثوں کی انکوائری کرائیں تو آپ کو پتا چلے گا اس 9۔ مئی کو استعمال کر کے کتنا پاکستان کی عوام کا استحصال کیا گیا ہے۔ یہ تتمہ بیان، میں خود ایک وکیل ہوں جس طرح اس تتمہ بیان کے قانون کو misuse کیا گیا اب وقت آ گیا ہے ہم کوئی positive کام کریں، اس ہاؤس میں amendment لے کر آئیں کہ کس طرح تتمہ بیان میں کسی ملزم کو نامزد کیا جا سکتا ہے لیکن ہم نے یہ کام تو کرنا نہیں بلکہ ہم نے کرنا یہ ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کو کس طرح صفحہ ہستی سے مٹانا ہے لیکن وہ اب اللہ کے فضل و کرم سے نہیں مٹ سکتی؟ پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان اس ملک کی حقیقت بن چکے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی کوئی ممبر درمیان میں نہ بولے۔ آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب طیاب راشد: جناب چیئرمین! گل صاحب ہمارے بھائی ہیں ہم نے مل کر زمان پارک میں بہت دھکے کھائے ہیں۔ آپ دیکھیں بات کرنا میرا حق ہے اگر میں کوئی غلط بات کر رہا ہوں تو آپ مجھے بتائیں؟ میں ایک بات بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ جو بار بار پولیس کو استعمال کرتے ہیں وہ چھوڑ دیں کیونکہ کسی نے بھی اس پارٹی کو اللہ کے فضل سے نہیں چھوڑنا۔ خدارا آپ پولیس سے کہیں کہ ان کا جو کام ہے وہ کریں لوگوں کے جان و مال کا تحفظ کرنا ان کا کام ہے وہ کریں، یہ لوگوں پر

ATA-7 لگا دیتے ہیں کہ پولیس والوں پر گرنیڈ حملہ کر دیا ہے انہوں نے مجھ پر پرچہ دیا ہے کہ جی میں نے پولیس وین پر گرنیڈ پھینک دیئے ہیں، اگلے دن کورٹ نے ATA-7 اور پرچہ بھی اڑا دیا اور پولیس اور حکومت کے منہ پر طمانچہ مارا کہ آپ یہ جو جھوٹے مقدمے دیتے ہیں ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔ میں آخر میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے اللہ کے فضل سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے اس ملک کی بہتری کے لئے اپنے قائد عمران خان کا ساتھ دینا ہے ہم نے ان شاء اللہ اس ملک کو بہتر کرنا ہے، ہم نے اس ملک کی آنے والی نسلوں کو اللہ سے مانگ کر ایک بہتر پاکستان دے کر جانا ہے اور میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات کا اختتام کروں گا کہ:

یہ جبر کا یہ جہل کا یہ زر کا تسلط
تم دیکھنا اک وقت میں تینوں سے لڑیں گے
اب جس کو برا لگتا ہے تو لگتا رہے صاحب
ہم دیس کے بدذات کمینوں کا مقابلہ کریں گے
عشروں کے تدبر نے یہی حکم دیا ہے
اب خاک نشیں تخت نشینوں سے لڑیں گے

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب جناب بلال یامین اپنی بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میں نے قائد حزب اختلاف کی تقریب سنی، انہوں نے بڑی مثالیں دے کر جو ظلم اور بربریت کی داستان قومی اسمبلی کے حوالے سے پیش کی ہے وہ واقعی ایک افسوسناک بات ضرور ہے لیکن کاش ان کو اس بات کا بھی ادراک ہوتا جب وہ اسی ہاؤس کے ممبر تھے جب اسی ہاؤس میں پولیس اور ذاتی غنڈوں کو بُلا کر یہاں کے ارکان اسمبلی پر حملے کروائے گئے تو وہ ان حملوں کی بھی اس وقت مذمت کر دیتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو باتیں اور تنقید آج اپوزیشن کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی آپ ایک دوسرے کی طرف تبصرہ نہ کریں اور آپ اپنی بات کو جاری رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب چیئرمین! مقررین اپوزیشن کی جانب سے حکومت پر بہت کھل کر تنقید ہوتی رہی ہے خواہ وہ مہنگائی کے حوالے سے یا لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہو لیکن آج بھی یہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں تو اس کی ابتدا کب ہوئی تو اس کی ابتدا 2014 کے اُس دھرنے سے ہوئی جب لوگوں نے ان کو خواب دکھائے، جب لوگوں نے اس سوچ کے تابع ان کو اقتدار میں لانے کی کوشش کی اور پھر 2017 آ گیا جب ایک چلتی حکومت کو ختم کر دیا گیا جبکہ معیشت اس وقت اپنے پاؤں پر کھڑی تھی، یہ ملک ترقی کر رہا تھا اور آگے نکل رہا تھا اور پاکستان دنیا کی 25 یا 30 ویں اکانومی بن گئی تھی یہ اس وقت کے وہ کردار تھے جنہوں نے اس حکومت کو عدلیہ اور ایسے ججز کے ساتھ مل کر ختم کر دیا جو good to see you کہتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ جہاں پر موجودہ حکومت پر تنقید کر رہے ہیں تو جو ماضی میں آپ کی حکومتوں نے کیا ہے اس کا بھی ادراک کیجئے، ابھی میرے بھائی نے بات کی کہ یہ اتنے سالوں سے حکومت میں رہے ہیں تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو KPK میں حکومت کرتے ہوئے 10 سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے آپ وہاں لاء اینڈ آرڈر، صحت اور تعلیم اٹھا کر دیکھ لیں وہ بخدا پنجاب سے 100 فیصد پیچھے ہیں۔ میں آپ کو صرف ہیلتھ سیکٹر کے حوالے سے بتا دوں کہ میں ایک دن راولپنڈی کے ہسپتال میں ایک مریض کو دیکھنے کے لئے گیا تو میں نے وہاں پر معلوم کیا کہ یہاں پر کتنے مریض ایسے ہیں جن کا تعلق KPK سے ہے تو more than 55% of the patients were from KPK تو یہ وہاں کی صحت کا حال ہے اور یہ پنجاب میں آ کر محترمہ مریم نواز شریف اور میاں شہباز شریف کی بدولت اپنا علاج کروا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ صحت تو ایک طرف ان کے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال یہ ہے کہ خود وزیر اعلیٰ اپنے ضلع میں بھتہ دے کر گزارہ کرتا ہے، باتیں کرنا اور خواہشات کا اظہار کرنا بہت آسان ہے، اس خرابی کی ابتدا جہاں سے ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ رانا آفتاب جیسی قد آور شخصیت کو اس کی ابتدا پر بالکل بات کرنی چاہئے۔ میرے قائد میاں شہباز شریف نے 2018 میں لیڈر آف دی اپوزیشن کے طور پر قومی اسمبلی میں اپنی پہلی تقریر میں اور پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنی تقریر میں ان کو یہ دعوت دی کہ آیئے ملکی معیشت پر ایک سودا کرتے ہیں ایک understanding develop کرتے ہوئے آگے

کی طرف چلتے ہیں، معیشت کو مضبوط کرنے کی بات کرتے ہیں لیکن ان کا لیڈر جن کی یہ بات کرتے ہیں اس نے اس بات کو نہیں مانا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج تمام برائیوں کی جڑ 2017 میں ان کو لانے والے تھے جو ان شاء اللہ آج اپنے کیفر کردار تک پہنچنے کے بہت قریب ہیں، اس میں ان لوگوں کے جن کے یہ ثناء خواں ہیں ان کے نام بھی آئیں گے ان کی حرکتیں بھی کھل کر سامنے آئیں گی، یہ ہم نہیں تھے کہ جن کو ڈالر کا ریٹ ٹیلی ویژن سے پتا چلتا تھا، یہ بھی ہم نہیں تھے جو جرمنی اور جاپان کی سرحد ملا دیا کرتے تھے تو ان کی قیادت اتنی عالم فاضل تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ پچھلی غلطیوں سے ہمیں اور ان کو بھی سبق سیکھنا چاہئے۔ آج لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتے ہوئے میرے بھائی نے اور سپیکر صاحب نے جو ہاؤس میں گفتگو کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بات پر اگر یہ ہاؤس آج بھی سر جوڑ کر بیٹھ جائے تو کچے کے ڈاکو کیا پاکستان میں کہیں بھی لاء اینڈ آرڈر کی situation بہتر کرنے میں سب اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ میں شعر کے ساتھ اپنی بات کو ختم کروں گا:

اصول بیچ کر مسند خریدنے والو

نگاہِ اہلِ وفا میں بہت حقیر ہو تم

جناب چیئرمین: اب جناب ندیم قریشی اپنی بات کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ دونوں اطراف سے بڑی اچھی تجاویز اور بحث بڑے اچھے ماحول میں ہوئی ہے اس کے لئے میں آپ کو اور جناب سپیکر کو بھی خراج تحسین پیش کروں گا کہ ایک اچھا ماحول ہم پنجاب کے لوگوں کے لئے فراہم کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ اور اپوزیشن بنچز کی طرف سے پنجاب کی عوام کو بھی یاد رکھا جا رہا ہے۔ ابھی میرے بھائی نے شعر پڑھا ہے کہ اصول بیچ کر مسند خریدنے والو، نگاہِ اہلِ وفا میں بہت حقیر ہو تم۔ اب مجھے نہیں سمجھ آئی کہ انہوں نے یہ شعر اپنے دوستوں کے لئے پیش کیا ہے یا ہمیں پیش کیا ہے لیکن ایک بات طے ہے کہ پاکستانی قوم کا بچہ، بچہ وہ شعوری منزلیں طے کر چکا ہے، جن کو اندازہ ہو گیا ہے کہ اس ملک میں اصول بیچ کر مسند خریدنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ بھی پنجاب کے بیٹے ہیں اور ہم بھی اسی دھرتی کے بیٹے ہیں، اس وقت بڑی تکلیف ہوتی ہے جب پنجاب پولیس پاکستان میں تمام تر نامساعد حالات کے باوجود آج سے صرف چند سال قبل بڑا منفرد مقام رکھتی تھی، پنجاب پولیس محدود وسائل کے باوجود نا صرف مجرموں کی بیخ کنی کرتی تھی

لاء اینڈ آرڈر کو maintain رکھتی تھی لیکن بد نصیبی کہ ہم نے حکومتوں کو دوام بخشنے کے لئے گورنمنٹ کے پورے سسٹم کو politicize کر دیا۔ میں دوستوں کی باتوں کو آگے نہیں بڑھاؤں گا بلکہ میں اپنا ذاتی تجزیہ اس ہاؤس سے share کرنا چاہتا ہوں کہ جب soft target کا وقت آتا ہے تو یہ پنجاب پولیس پاکستان کرکٹ ٹیم کی طرح بن جاتی ہے جیسے پاکستانی کرکٹ ٹیم پی ایس ایل کے میچوں میں چھکے اور چوکے لگاتی ہے اور جب ان کا target کچے کے ڈاکو ہوں یا پکے کے ڈاکو ہوں، white collar criminals ہوں یا سڑکوں پر لوگوں کو بے گناہ مارتے قاتل ہوں، سٹریٹ کرائم کرنے والے لوگ ہوں تو پھر یہ پنجاب پولیس پاکستان کرکٹ ٹیم بن جاتی ہے جیسے پاکستان کی کرکٹ ٹیم انٹرنیشنل میچوں میں ٹھس اور پی ایس ایل کے میدانوں میں سپر پاور بنی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ صرف پولیس کا حال نہیں ہے بلکہ ہمارے پورے گورنمنٹ سیکٹرز کی تباہی ہو چکی ہے، اس گورنمنٹ نے پچھلے دو اڑھائی سال میں اپنے سیاسی مخالفین کو نیچا دکھانے کے لئے جو کچھ کیا ہے اس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی، مہنگائی اور امن عامہ یہ سب ملتی جلتی چیزیں ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ اس کرسی پر براجمان ہیں میں نے پچھلے پانچ سال بڑا سنا آپ ان چند لوگوں میں شامل ہیں جو معتدل مزاج بھی ہیں اور چیزوں کو آگے بڑھاتے ہیں ہمیں اس طرح کی لیڈر شپ کی ضرورت ہے نہ کہ انتقام کی آگ میں اندھی بھینسوں کی طرح اپنے مخالفین کے گھروں کی دیواروں کو توڑنے سے لے کر ان کی عزت کی پامالی تک ہو۔ میں آپ سے عرض کروں گا، میں اس ہاؤس کے سامنے عرض کروں گا کہ آپ figures منگوا کر verify کریں کہ ستمبر 2021 میں پنجاب کی جیلوں میں جتنے قیدی تھے لیکن آج ان قیدیوں کی تعداد تین گنا بڑھ گئی ہے اور یہ بڑی حیران کن بات ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف بے روزگاری ہے، کرائم ریٹ بڑھنے کی بنیادی وجہ صرف اور صرف بے روزگاری ہے لوگوں کے پاس روزگار نہیں ہے۔ بڑی حیران کن بات ہے اور یہ اپوزیشن کے تمام دوستوں کے علم میں ہے لیکن شاید گورنمنٹ بنچز کے علم میں نہ ہو کہ سینیٹ کی ایک سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے IPPs کو دی گئی payment کا شیڈول بھی آ گیا ہے۔ بڑی حیران کن بات ہے کہ پچھلے دس سالوں میں 83 ٹریلین روپے IPPs کو capacity payment میں دیئے گئے ہیں۔ جس ملک میں اگر درجہ چہارم کی ایک سیٹ مشتہر ہو تو اس پر آٹھ آٹھ سو لوگ جن

میں پی ایچ ڈی، ماسٹر، ایم فل لوگ apply کریں لیکن انہیں job نہ ملے وہاں آپ دس سالوں میں چند خاندانوں کو 83 کھرب روپے دے دیں۔ "ڈان اخبار" میں شائع ہوا کہ پاکستان کے سب سے مقدس ایوان سینیٹ میں باقاعدہ یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ ابھی 25-2024 میں 2300۔ ارب روپے IPPs کو دینے ہیں۔ جس ملک میں یہ حال ہے اس کے لئے شاعر نے کہا تھا کہ:

برباد گلستاں کرنے کو بس ایک ہی اُلو کافی تھا
ہر شاخ پہ اُلو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہو گا

جناب چیئرمین! چند ماہ پہلے جب بجٹ پیش کیا جا رہا تھا تو اپوزیشن بنچز کی طرف سے اس ایوان اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی استدعا کی گئی تھی کہ آپ جو پراپرٹی کی خرید و فروخت پر ٹیکسز بڑھا رہے ہیں خدارا ایسا نہ کریں، پاکستان میں ایک ہی بزنس چل رہا تھا حکومت میں بیٹھے سیاستدانوں اور وزراء کی موجیں لگی ہوئی تھیں یا ریئل اسٹیٹ سے منسلک لوگ اپنے بچوں کو سکون کی روٹی کھلا رہے تھے۔ آج وہ ٹیکسز 12 سے 14 فیصد ہیں، اگر کوئی شخص ایک کروڑ روپے کا گھر خریدنا چاہتا ہے تو خریدار کو بھی 12 لاکھ روپے ٹیکس دینا ہے اور جس نے بیچنا ہے اس نے بھی 12 لاکھ روپے ٹیکس دینا ہے۔ سارا بزنس بٹھا دیا گیا لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ گورنمنٹ بنچز پر بیٹھے کسی ایک شخص نے بھی ہمارا ساتھ صرف اس لئے نہیں دیا کہ ہم کہیں بی بی کی نظروں میں نہ آجائیں۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آپ بی بی کی نظروں میں آئیں یا نہ آئیں لیکن آپ اس قوم کی نظروں میں ضرور آگئے ہیں۔ (معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: قریشی صاحب! اب آپ wind up کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب چیئرمین! میں اپنی بات wind up کر رہا ہوں۔ پنجاب بڑا بھائی ہے، آج بھی پنجاب کا role پاکستان کے ماتھے کے جھومر والا ہے۔ اگر پنجاب میں ہم پولیس پر اعتراض کرتے ہیں، ہم گورنمنٹ سیکٹر کے لوگوں پر اعتراض کرتے ہیں تو ہم یہ distance کیوں نہیں کرتے کہ حکمرانوں نے اس پورے سیکٹر کو بٹھانے کے لئے کون سی ایسی پالیسی نہیں بنائی جو عوام کے قتل کا باعث نہ بنے۔ کسی شاعر نے کہا کہ:

جاہل کو اگر جہل کا انعام دیا جائے
اس حادثہ وقت کو کیا نام دیا جائے
رندوں کی توہین میخانے کی ہتک ہے
کم ظرف کے ہاتھوں میں اگر جام دیا جائے

جناب چیئر مین! آج حکومتی مشینری صرف اپنے سیاسی مخالفین کو زمین دوز کرنے کے لئے کام کر رہی ہے، ہم کہتے تھے کہ چیف منسٹر صاحبہ ground پر کام کریں لیکن آپ ٹک ٹاک کو صرف اس لئے promote کر رہی ہیں چونکہ آپ سمجھتی ہیں کہ عمران خان کی شہرت کی وجہ سوشل میڈیا ہے۔ قطعاً ایسا نہیں ہے، اگر عمران خان سوشل میڈیا کی وجہ سے مقبول ہوتا تو آج پی پی کو بھی وہی support ملتی۔ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ ڈی جی پی آر میں کروڑوں روپے سرکاری تنخواہیں دے کر پوری ٹیمز بنائی گئی ہیں جو صرف ایک وزیر اعلیٰ کو promote کرنے کے لئے سارا دن سوشل میڈیا activity کرتی ہیں اور ان کی دیکھا دیکھی ڈی پی اوز، سی پی اوز بھی اسی کام پر لگے ہیں اب صرف یہ بات رہ گئی ہے کہ ججز کی ٹک ٹاک بنی ہے۔ آپ نے پورے پنجاب کے سسٹم کو ذاتی پرموشن کے لئے ہیلتھ کو چھوڑ دیا، زراعت کو چھوڑ دیا، ایجوکیشن کو چھوڑ دیا۔ اس وقت پنجاب کی 21 یونیورسٹیز بغیر وائس چانسلرز کے run کر رہی ہیں۔ شاید پنجاب کے لوگوں کو اس بات کا علم نہ ہو، یونیورسٹیز جو آپ کا نیا fresh brain مارکیٹ میں دیتی ہیں جو نوجوانوں کو تعلیمی طور پر تیار کر کے مارکیٹ میں بھیجتی ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: قریشی صاحب! آپ کا بہت شکریہ، بہت مہربانی۔ جی، راجہ شوکت عزیز بھٹی صاحب! مقررین کی کافی لمبی لسٹ ہے ایک خاص ٹائم کے بعد جب wind up کے لئے bell ہوتی ہے تو تمام دوست خود ہی اندازہ کر کے wind up کی طرف چلے جایا کریں۔ جی، راجہ صاحب!

جناب شوکت راجہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! مہک میں دھو کر حروف سارے ثناء رب جلیل لکھوں، طویل تر سے طویل لکھوں، جمال لکھوں جمیل لکھوں، اسی کو اس کی دلیل لکھوں۔ کہاں نہیں تھا کہاں نہیں ہے رحیم و رحمان صفات اس کی بڑی کریم ہے ذات اس کی۔ صبح اس کے گیت گاتی ہے، سورج ڈوبتا ہے تو اس کی تسبیح پڑھتا ہے۔

چرند اور پرند اس کے بول الاپتے ہیں، پتوں کی سرسراہٹ اس کی حمد گاتی ہے۔ اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع کرتا ہوں۔ آقائے مولا سرور کائنات احمد مرسلین خاتم النبین دانائے ختم الرسل مولائے کل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام بھیجتے ہوئے۔

جناب چیئرمین! بات لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی پر تھی لیکن میرے فاضل colleague اور ہمارے دوست جذبات کی رو میں ایک دوسرے پر الزام تراشیوں میں پرانی دلخراش یادوں میں چلے جاتے ہیں۔ زخمی دل ہمارے بھی ہیں، چھلنی سینے ہمارے بھی ہیں، قربانیاں ہم نے بھی دی ہیں، شہید ہمارے پاس بھی ہیں۔ آج انگلی کٹوا کر غازیوں میں نام آپ بھی لکھوا رہے ہیں۔ داستان بڑی لمبی ہے، آپ کی جماعت، آپ کی لیڈرشپ اور آپ کے وہ چاہنے والے جو آج کل سرکاری مہمان کی حیثیت سے اندر ہیں انہوں نے تمام حدیں cross کی ہیں۔ مسعود مختار صاحب لکھتے ہیں کہ "حق کی جگہ حقائق، جہاد کی جگہ جمود، ملت کی جگہ مسلک "عزیزو! مسلمان کو زندگی سے پیار اور موت سے خوف آنے لگے تو صدیاں یوں ہی گزر جایا کرتی ہیں۔" 74/72 سالوں میں ایک دوسرے پر الزامات کی بوچھاڑ کرتے ہوئے اس ملک میں بہت سارے معاملات اسی طرح پیچھے رہ گئے اور وقت اور حالات نے بتایا کہ کچھ سازشوں نے اس ملک کو اس طرح کی پرواز سے اس طرح لے آئے کہ گزشتہ چالیس پچاس سال کی محنت ضائع کر دی اور پھر ہمیں ایک نئے دور سے الف، ب سے پھر ابتدا کرنی پڑ گئی۔ ہم جن مشکل حالات سے گزرے تھے ہم نے اس ملک میں ایک ایٹمی دھماکہ بھی کیا تھا اتنے مشکل مالی حالات ہمیں نہیں ملے تھے۔ اس وقت ہم پر sanctions لگی تھیں ساری دنیا سے ہمارے معاملات بند پڑے تھے لیکن یہ مہنگائی اور یہ حالات اس وقت بھی پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ اس وقت ہمارے پاس ہمارا اسٹیٹ بنک آزاد تھا اگر ہمیں امداد نہیں ملتی تھی تو ہمارے پاس اور بہت سے راستے تھے، ہم ان کی بدولت چلتے تھے جو ہمارے لئے financially ventilator کا کام کرتے تھے۔ یہ تحفہ بھی ہمیں میرے بھائیوں نے گزشتہ ادوار میں دیا تھا۔ ایک دوسرے پر الزامات کی بوچھاڑ کرنے سے معاملات حل نہیں ہوتے۔ ماضی میں لڑنے والی اس ملک کی leadership نے ایک جگہ بیٹھ کر Charter of Democracy پر دستخط کئے تھے اور حالات نے ہمیں بتایا کہ سیاسی معاملات لڑنے سے نہیں بلکہ مل بیٹھ کر بات چیت کے ذریعے طے کرنے سے حل ہوتے ہیں۔ دنیا میں جتنے

فسادات، جتنی جنگیں اور جتنے تنازعات ختم ہوئے ہیں وہ سیاسی لوگوں کے بیٹھ کر باتیں کرنے کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان حالات میں ایک ایسا سلسلہ پیدا کر دیا ہے کہ آج سے کچھ دن پہلے ایک ٹویٹ لکھا گیا جو اس ملک کی عدلیہ، establishment، اس ملک کے اداروں، اس ملک کی leadership کو متنازعہ کرنے کے لئے اور اس ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا گیا۔ آج اگر میں اس ٹویٹ کو ہاؤس میں پڑھتا تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ اس ملک میں اس ٹویٹ کو کرنے والوں کو سیاست کرنے کا کوئی حق نہیں ہونا چاہئے۔ وہ واقعات جو تحریک انصاف سے منسوب ہیں اگر وہ ہماری جماعت نے کئے ہوتے تو آج تک ہمارے کئی لوگوں کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہوتا۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ جب ہماری طرف سے کوئی ایسی بات بھی کی جاتی ہے تو اس وقت اتنی تیزی سے action ہوتا ہے کہ سالوں اور مہینوں کے سفر کچھ دنوں میں طے ہو جایا کرتے ہیں لیکن آج وہ کون سے عوامل ہیں اور ان کے پیچھے کون ہے کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی؟ ان حالات میں بھی چار دن پہلے اس جماعت کا ایک خط ایک انٹرنیشنل فرم کو گیا ہے کہ یہاں حالات بڑے خراب ہیں اس لئے آپ investment نہ کریں۔ اس کے بعد آپ یہ رونا بھی روئیں کہ اس ملک میں مہنگائی زیادہ ہے، یہاں معاملات صحیح طریقے سے نہیں چل رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا دوہرا معیار اس ملک میں اس سے پہلے نہیں تھا۔ آئی۔ ایم۔ ایف کو لیٹر بھی آپ کے وزراء لکھتے رہے کہ اس ملک کو امداد نہ دیں۔ گھر کے بھیدی گھر کا لنکا ڈھا رہے تھے اور آج خود ہی غازی اور شہید بن کر اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کر رہے ہیں۔ انہوں نے ملک کے حالات بہت زیادہ خراب کر دیئے ہیں۔ انہیں شاید یہ لائن کراس نہیں کرنی چاہئے تھی۔ طعنے اِدھر دیتے ہیں لیکن خود اپنا ذکر نہیں کرتے کہ جب ان کے سینیٹ میں 20 یا 25 لوگ تھے تو وہ 60 یا 70 کر دیئے گئے تھے۔ فرق اتنا ہے کہ جب آپ کے گھر کچھ جائے تو وہ حلال ہے اور جب دوسری طرف جائے تو وہ حرام ہے۔ آر۔ ٹی۔ ایس آپ کے دور میں بھی بیٹھا تھا۔ کارروائی آپ نے بھی کی تھی اور شاید دوسری طرف بھی ہوئی ہو گی تو حساب برابر ہو گیا۔ خدارا آج بھی وقت ہے کہ اس ملک کے بچوں کے مستقبل کے لئے اپنا اپنا حق ادا کریں۔ ہمارا تعلق صوبہ پنجاب اور اس ہاؤس سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور ہمیں موقع دیا ہے۔ آئیں مقابلہ کریں۔ ایک چیف منسٹر آپ کے پاس ہے اور ایک چیف منسٹر ہمارے پاس بھی ہے۔ ہم ہر چوتھے روز ایک نئے project کی ابتدا کر رہے ہیں اور آپ کے چیف منسٹر گالیاں دینے، بدتمیزی کرنے اور

ڈھول باجے بجانے کے علاوہ کچھ نہیں کر رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حدود میں آ کر اس نے ہماری غیرت کو للکارا ہے لیکن ہم نے صوبائی فسادات سے بچنے کے لئے صبر سے کام لیا اور پھر اسے صوبہ پنجاب میں آنے کا موقع دیا۔ اگر کوئی میری بات مانتا تو میں اٹک سے آگے اسے آنے کی اجازت نہ دیتا لیکن پھر بھی بڑا بھائی ہونے کی حیثیت سے ہم اس بات کو برداشت کر گئے ہیں کہ یہ اس کی اپنی تہذیب اور اخلاق کی بات ہے۔ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اگر لوگوں کی دشمنی بھی ہوئی تو پھر بھی انہوں نے اپنے مخالفین کی ماؤں یا بہنوں پر انگلیاں نہیں اُٹھائیں۔ یہاں پنجاب میں بڑے بڑے دشمن دار گھرانے آج بھی موجود ہیں اور میں نام لے کر بتا سکتا ہوں۔ سو سے اُوپر قتل ہوئے ہیں لیکن مخالف دشمنوں کے کسی بچے، بہن اور بیٹی کی طرف آج دن تک کسی نے آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا۔ تحریک انصاف کے لوگوں نے ان ساری قدروں کو پامال کیا ہے۔ ہماری سیاست کا کب یہ کلچر تھا کہ بہنوں اور بیٹیوں کو سٹیج پر نچا کر ووٹ مانگے جائیں؟ آپ نے ہر غیر اخلاقی کام کیا اور پھر بھی اخلاقی قدروں کی بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! یوں الزامات کی بوچھاڑ بہت لمبی ہو جائے گی میں وزیر موصوف کی خدمت میں چند points عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مہنگائی کے سلسلے میں ضلعی سطح پر یا پنجاب کی سطح پر ہماری جو پرائس کنٹرول کمیٹیاں ہیں ان کی بابت کچھ عرض کروں گا۔ سبزی منڈی سے منسلک چیزوں، گوشت یا پولٹری کے ہول سیلرز کے ریٹس زیادہ ہوتے ہیں جبکہ ہماری مارکیٹ کمیٹیاں retailers کو کم ریٹس دے دیتی ہیں۔ سپلائر جو منڈی سے چیزیں خریدتا ہے وہ اپنی محنت اور منافع ڈال کر جب retailers کو ریٹس دیتا ہے تو اگلے دن پرائس کنٹرول کمیٹی کا مجسٹریٹ چالان کرنے کے لئے وہاں پر پہنچ جاتا ہے۔ ایک آدمی دس روپے کی چیز خرید کر مارکیٹ میں آٹھ روپے کے ریٹ پر نہیں دے سکتا۔ آج کے اس دور میں ساری دنیا میں یہ طریق کار رائج ہے کہ price کی ایک minimum percentage رکھی جاتی ہے اگر اس سے کم ریٹ پر کوئی فروخت کرے تو پھر چھاپہ مارا جاتا ہے کہ کہیں یہ چوری کی چیز فروخت تو نہیں کی جا رہی۔ ہمارے ہاں یہ ہے کہ ہم ہول سیلرز کو پوچھتے نہیں اور آگے جو retailer ہے اس پر ہم چھاپے مارتے ہیں۔ پچھلے ہفتے میرے ڈیرے پر دو اڑھائی سو لوگ آئے تھے جو پولٹری سے منسلک retailers تھے اور وہ بات کرتے ہوئے باقاعدہ رو پڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بچوں کو حرام نہیں کھلانا چاہتے۔ ہم نہیں

چاہتے کہ ہماری روزی میں کوئی دو نمبری ہو لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ ایک چیز کا منڈی کا ریٹ -/18000 روپے فی من ہے، سپلائر اپنا منافع لگا کر ہمیں دیتا ہے جبکہ پرائس کمیٹی والے ہمیں کہہ رہے ہیں کہ یہ چیز آپ -/16000 روپے فی من فروخت کریں۔ خدارا ground reality کو مدنظر رکھتے ہوئے پرائس کمیٹیاں ریٹس مقرر کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: شوکت راجہ صاحب! بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس میں interfere کریں اور اس مسئلہ پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنادیں۔ ہاؤس کی کمیٹی ان سارے معاملات کو دیکھے اور کوئی بہتر ہدایات جاری کرے۔ اس ملک کی 70 یا 80 فیصد غریب عوام کو relief مہیا کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب سجاد وڑائچ صاحب بات کریں گے۔

جناب سجاد احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب چیئرمین! میرا تعلق تحصیل صادق آباد سے ہے اور ہماری تحصیل میں یوریا کھاد کے دو سب سے بڑے پلانٹس لگے ہوئے ہیں۔ Fauji Fertilizer Company اور Fatima Fertilizer Company کے پلانٹس ہماری تحصیل میں ہیں۔ آج ایوان میں مہنگائی پر عام بحث ہو رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم نے زمیندار کو گندم کا مناسب ریٹ نہیں دیا اور ہم نے زمیندار کو باقی چیزوں کے مناسب ریٹس نہیں دیئے لیکن کھاد کے ریٹس آسمان پر ہیں۔ میں اس ایوان کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ کھاد گیس اور پانی سے بنتی ہے۔ پانی کے لئے ان کھاد فیکٹریوں نے جو ٹیوب ویلز لگائے ہوئے ہیں اس کی وجہ سے ہماری تحصیل میں پانی کا لیول بہت نیچے چلا گیا ہے اور وہاں بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ وہاں پر ہیپاٹائٹس کا مرض بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے علاقے کی زمینیں خراب ہو رہی ہیں۔ اس حوالے سے کوئی انکوائری کروائی جائے۔ ان کھاد فیکٹریوں کے مالکان بہت powerful ہیں۔ میں ایوان میں آپ سب کو گواہ بنا کر کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے تدارک کے لئے کوئی لائحہ عمل بنائیں۔ ان معاملات کی تحقیق کے لئے ہاؤس کی کمیٹی بنادیں کیونکہ صادق آباد کی عوام میں بہت زیادہ بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ جو دکانداروں اور تاجروں پر taxes لگائے جا رہے ہیں اس سے مہنگائی کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ جائے گی۔ وفاقی حکومت نے ایڈوانس انکم ٹیکس کے نام سے ایک tax لگایا ہے۔ یہ پورے پاکستان اور صوبہ پنجاب کی عوام کا مسئلہ ہے اس حوالے سے ہمیں کچھ سوچ و بچار کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! یہاں ایوان میں اس وقت وزیر خزانہ صاحب تشریف فرما ہیں تو ان کی موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ KLP Road Sadiqabad کو جلد از جلد مکمل کروایا جائے۔ یہ سڑک ہماری تحصیل کا ایک دیرینہ مسئلہ ہے۔ اب اس کا ٹینڈر ہو گیا ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ اب یہ سڑک بن جائے گی۔ اس کے علاوہ ہمارے شہر میں سیوریج کا بہت بڑا issue ہے۔ میں نے پہلے بھی اس حوالے سے منسٹر صاحب سے درخواست کی تھی اور آج پھر کہتا ہوں کہ ہمارے شہر کے سیوریج سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لئے funds مہیا کئے جائیں۔ باقی وہاں پر واٹر سپلائی اور دوسری سڑکوں کے مسئلے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں تک Law and Order کی صورتحال ہے ہم نے دیکھا ہے کہ پچھلے دنوں میں PDM کی تمام جماعتیں اور ساری قوتیں ایک شخص چیف جسٹس آف پاکستان کو رکھنے کے لئے کسی طرح اکٹھی ہوئیں، راتوں کو کس طرح اسلام آباد میں ہمارے ایوان لگے، کس طرح وہ لوگ ایک ہی آدمی کے لئے اکٹھے ہوئے لیکن پاکستان پیپلز پارٹی کے پاس آئینی مسودہ اور تھا، مولانا فضل الرحمٰن کے پاس اور تھا اور ہمارے حکومتی ممبران میں سے کسی کو نہیں پتا تھا ان ممبران کو اُس ایوان میں بھیڑ بکریوں کی طرح بٹھایا ہوا تھا اور یہ کسی کو نہیں پتا تھا کہ وہ آئینی مسودہ کیا ہے؟ وہ دراصل پاکستان کے ساتھ دشمنی ہے اور وہ اس جمہوریت کے ساتھ دشمنی ہے۔ آپ نے پہلے جن کو اختیارات دیئے ہوئے ہیں 60 فیصد اختیارات اُن کے پاس ہیں اور صرف 40 فیصد اختیارات اس ہاؤس کے پاس ہیں۔ آپ کی حکومت، آپ کی PDM اور آپ یہ جو کام کرنے جا رہے ہیں آپ نے 95 فیصد اختیارات اُنہیں دے دینے ہیں اور اس بات پر کل آپ رو رہے ہوں گے، آج ہماری پارٹی رو رہی ہے اور اس سے پہلے پاکستان پیپلز پارٹی رو رہی تھی۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئر مین! تین چار دن تک رات دس دس بجے اور گیارہ گیارہ بجے تک سینیٹ اور قومی اسمبلی کے اجلاس ہوتے رہے کیا اچھا ہوتا کہ وہ اس پاکستان کی عوام کے لئے بیٹھے ہوتے اور وہ اس مہنگائی کے خلاف بیٹھے ہوتے۔

جناب چیئر مین! اڑھائی سال پہلے سے PDM کے اس ٹولے نے جتنے بھی بل پاس کئے وہ بل انہوں نے اپنے کیسز ختم کرنے کے لئے کئے، نیب کو ختم کرنے کے لئے وہ بل پاس کئے اور بالآخر جب عوام پیچھے نہیں ہٹ رہی تو آپ نے آج یہ سوچ لیا ہے کہ آپ نے چیف جسٹس کو extension دینے کے لئے یہ قانون بنانے ہیں، آپ اُس الیکشن کمشنر کے لئے یہ قانون بنا رہے ہیں اور آپ ہر اُس شخص کو تحفظ دینے جا رہے ہیں جس نے غیر قانونی کام کئے۔ آپ نے جس طرح 9۔ مئی کا ایک ڈرامہ کر کے پولیس کے ذریعے لوگوں کو پکڑا، چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کیا، جس طرح ایوانوں میں جا کر MNA's کو پکڑا اور آپ نے جس طرح لاقانیت پیدا کی ہوئی ہے آپ صرف اور صرف اُس کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے ڈاکٹرز فارغ پھر رہے ہیں، ہمارے انجینئرز فارغ پھر رہے ہیں، ہمارا نوجوان باہر جا رہا ہے، بے روزگاری کی وجہ سے ہمارے نوجوان ڈکیتیاں کر رہے ہیں جن سے جیلیں بھر چکی ہیں، صرف کچے میں ڈکیتیاں نہیں ہو رہیں، پکے میں بھی ڈکیتیاں ہو رہی ہیں، آپ بڑے شہروں کے حالات دیکھیں کہ راولپنڈی میں کیا ہو رہا ہے، لاہور میں کیا ہو رہا ہے، فیصل آباد میں کیا ہو رہا ہے اور کراچی میں کیا ہو رہا ہے؟ ہر جگہ پر یہی کام ہو رہا ہے۔ آپ کے پاس ابھی بھی ٹائم ہے اور ایسے آئینی مسودے تیار کرنے کی بجائے آپ ایک کمیٹی بنائیں جس میں تمام سیاسی جماعتیں اکٹھی ہوں لیکن آپ اپنے ہاتھ کاٹ کر کسی کو دینا چاہ رہے ہیں خدارا یہ کام نہ کریں کیونکہ کل کو آپ نے رونا ہے ہم نے وہ تکلیفیں اُٹھالی ہیں ہم نے تو 9۔ مئی بھی دیکھ لیا ہے، اگر آپ انکوائری کراتے تو کمشنر راولپنڈی نے جو کہا تھا آپ کو پتا چل جاتا۔ آج ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ فلاں کی بیٹی ہے، فلاں کی بہو ہے یہ آپ وزیر اعلیٰ صاحبہ کی بات کر رہے ہیں تو آپ اُس طرف دیکھیں کہ عمران خان کی بیوی نہ MPA تھیں اور وہ نہ ہی MNA تھیں اُنہیں بھی 7 مہینے سے جیل میں ڈالا ہوا ہے۔ عمران خان کو بھی جیل میں کسی قانون کے تحت نہیں ڈالا ہوا، اُنہیں جیل میں صرف اس لئے ڈالا ہے کہ آپ لوگوں کو خوف ہے کہ جس دن وہ نکلے گا تو آپ نے جیل میں چلے جانا ہے ہمیں اس روایت کو بدلنا ہو گا اور ہم سب کو اکٹھے ہو

کر ایک طریق کار بنانا ہو گا، ہم سب کو سیاسی پارٹیاں بننا ہو گا اور پاکستان کو آگے لے کر جانے کے لئے کوئی لائحہ عمل بنانا ہو گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ صائمہ کنول!

محترمہ صائمہ کنول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبدوایاک نستعین۔ جناب چیئرمین! آج یہاں پر امن و امان کی صورتحال کے اوپر بحث ہو رہی ہے تو میں اپنی بات کا آغاز ایک شعر سے کروں گی:

یہ بات سچ ہے تمہیں ظلم میں مہارت ہے
یہ بات بھی حقیقت ہے کہ ہم ڈرتے نہیں ہیں

جناب چیئرمین! میں یہاں پر حالیہ الیکشن NA-171 کی بات کروں گی وہاں پر پولیس کے کردار سے یہ لگتا تھا کہ وہ کسی خاص گھر کی لونڈی بنی ہوئی تھی۔ میں ایک خاتون ہوں، مڈل کلاس فیملی سے ہوں اور الیکشن لڑ کر آئی ہوں۔ میں نے یہ الیکشن feudal کے خلاف لڑا، 76 سال سے قابض feudal سے اپنے حلقے کی جان چُھڑائی اور میں یہاں پر عمران خان کے مینڈیٹ کے ساتھ آئی ہوں۔ اُس حلقے میں ایک سنگل ووٹ بھی میرا نہیں تھا میرا جُرم صرف یہ ہے کہ میں عمران خان کے ٹکٹ کے اوپر الیکشن لڑ کر آئی ہوں۔ میرے ہاتھ میں پاکستان تحریک انصاف کا جھنڈا تھا میری کسی سے ذاتی دشمنی نہیں ہے، نہ میرا کسی سے کوئی زمین یا جائیداد کا لین دین ہے لیکن وہاں پر جب NA-171 الیکشن ہو رہا تھا تو میری گاڑی پر حملہ ہو جاتا ہے اور luckily میں اُس وقت اپنی گاڑی میں موجود نہیں تھی۔ یہاں پر میرے colleague جناب امان اللہ جام صاحب بیٹھے ہیں میں ان کے ساتھ ان کی گاڑی میں تھی کیونکہ اگلے دن جلسہ تھا جس کی تیاریاں چل رہی تھیں اور میں نے گھر لیٹ جانا تھا تو میں اپنے اس colleague کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔ ہمارے تین ورکرز میری گاڑی میں موجود تھے چونکہ میں روزانہ اُس گاڑی میں ہوتی تھی تو میری گاڑی ہی trace ہو رہی تھی۔ میری گاڑی پر حملہ ہو جاتا ہے اور گاڑی کو iron rad کے ساتھ توڑا جاتا ہے۔ میں اپنی گاڑی کے پاس کھڑی دو گھنٹے تک پولیس کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ پولیس جو چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرتی ہے، بھاگتی اور دندناتی ہوئی ہر گھر میں گُھس رہی ہے۔ پنجاب

پولیس الیکشن کی ایسے campaign کر رہی تھی جیسا کہ وہ خود وہاں پر الیکشن لڑ رہی ہے۔ وہاں پر مقامی SHO ظاہر پیر جب میرے ورکرز کے گھر جا کر چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرتا ہے تو اُنہیں کہتا ہے اور میں خاتون ہوں مجھے گالم گلوچ کر کے کہتا ہے کہ آپ اُس کے ساتھ کیوں کھڑے ہیں۔ وہ میرے لیڈر کو گالیاں دیتا ہے، وہ گھروں کے اندر گُھس کر خواتین کو کہتا ہے کہ ہاتھ اوپر کھڑے کرو۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایک SHO کو یہ اتھارٹی کس نے دی تھی؟ وہ SHO میرے حلقے کی عوام کے ٹیکس کے پیسوں سے تنخواہیں لیتا ہے اور وہ ہمارے گھروں میں گُھس کر خواتین سے کہتا ہے کہ اوپر ہاتھ کھڑے کرو یہ تمہیں سزا ہے۔ یہاں پر Law and order کی یہ situation ہے۔ میری گاڑی پر حملہ ہوتا ہے تو میں نے DPO, DSP and SHO کو دو دو بار کالز کیں لیکن اُس وقت کوئی نہیں آیا اور اگر اُنہیں پتا ہوتا کہ یہاں پر پاکستان تحریک انصاف کا جلسہ ہو رہا ہے تو وہ وہاں پر دندناتے ہوئے آجاتے۔ آج یہاں پر میرے ایک colleague بھائی کہہ رہے تھے کہ فلاں ڈاکو نے پاکستان تحریک انصاف کے جھنڈے کی یہ تصویر لگائی ہوئی ہے تو اس پر غیرت کر لیں کہ اُس کو پاکستان تحریک انصاف کا ورکر ہی سمجھ کر اُس کے گھر پہنچیں۔ ہمیں کچے کے ڈاکوؤں سے اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا خطرہ پکے کے ڈاکوؤں سے ہے، جتنا خطرہ ہمیں ان feudal سے ہے۔ میں اُن کی جان پر بنی ہوئی ہوں اس لئے وہ مجھے مارنا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنی راہ کا پتھر سمجھتے ہیں وہ مجھے راہ سے ہٹانا چاہتے ہیں اور پولیس ان کی لونڈی بنی ہوئی ہے۔ مجھے زیادہ تکلیف اس بات کی ہوتی ہے کہ جب یہ میرے ورکرز کے گھر میں گھستے ہیں اور دندناتے جاتے ہیں۔ میرے ورکر کو ظاہر پیر تھانے میں اٹھایا جاتا ہے اور وہ ایس ایچ او کہتا ہے کہ اس کو تھانہ صدر میں پہنچا آئیں یہ میری امانت ہے۔ میرے ورکرز دو دن وہاں پر بیٹھے رہتے ہیں ان کی گرفتاری نہیں ڈالی جاتی۔ دو دن کے بعد کہا جاتا ہے آپ پیپلز پارٹی کے فلاں بندے کی کال کروائیں۔ میں تو حیران ہوتی ہوں کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ فلاں بندے کی کال کروائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ ہمارے ٹیکس کے پیسوں سے پل رہے ہیں اور تنخواہیں لے رہے ہیں۔ ہم کیوں پیپلز پارٹی کے کسی بندے سے کال کرائیں۔ یہ کون سا آئین ہے اور یہ کون سا قانون ہے کہ جس کے تحت ہم کال کروائیں گے تو یہ ہمارے بندوں کو چھوڑیں گے نہیں تو ہم گرفتاری ڈال دیتے ہیں آپ جا کر ضمانتیں کروائیں۔ یہاں گیلری میں اب بھی میرا ایک ورکر بیٹھا ہوا ہے اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے ایک دن

جھنڈا اٹھایا اور ہماری ایک کارنر میٹنگ arrange کی۔ اس کے بعد شام کو وہ گرفتار ہو گیا اور وہ تین دن تھانے میں بیٹھا رہا ہے۔ اس کی ضمانت کا پروانہ جب لے کر گئے تو اس کے باوجود اسے رہا نہیں کیا گیا کہ الیکشن گزرے گا تو آپ کو رہا کیا جائے گا۔ یہ ہماری پولیس ہے، یہ ہمارا لاء اینڈ آرڈر ہے اور ہمارے ایم پی ایز کا یہ استحقاق ہے کہ نہ DPO آپ کا فون attend کرے گا، نہ DSP کرے گا، نہ SHO کرے گا۔ SHO کو یہ جرات بھی ہے کہ وہ گھر گھر جا کر اپنی ایک منتخب ایم پی اے کو گالیاں دیتا پھرے گا اور وہ میرا نمبر بلاک کرے گا کہ اس کی دوبارہ کال attend نہیں کرنی۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات ایک شعر کے ساتھ wind up کروں گی کہ:

وہ صبح کبھی تو آئے گی
ان کالی صدیوں کے سر سے جب رات کا آنچل ڈھلکے گا
جب دکھ کے بادل پگھلیں گے جب سکھ سا گر چھلکے گا
جب امبر جھوم کے ناچیں گے جب دھرتی نغمے گائے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی

جناب چیئرمین! میں یہاں پر اپنے لیڈر عمران خان اور جتنے اسیر ان حقیقی آزادی ہیں ان کے نام یہ شعر کرتی ہوں کہ:

جب دھرتی کروٹ بدلے گی
جب قید سے قیدی چھوٹیں گے
جب پاپ گھروندے پھوٹیں گے
جب ظلم کے بندھن ٹوٹیں گے
اس صبح کو ہم ہی لائیں گے
وہ صبح ہمیں سے آئے گی

بہت شکریہ۔

عمران خان زندہ باد پاکستان زندہ باد

جناب چیئرمین: محترمہ! ترتیب ٹھیک کر لیں پہلے پاکستان زندہ باد بعد میں عمران خان زندہ باد۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب چیئر مین! ایک ہی بات ہے۔

جناب چیئر مین: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر آپ پاکستان کو بعد میں رکھنا چاہتے ہیں مجھے قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے تو صرف نشاندہی کی ہے کہ یہ ترتیب ٹھیک نہیں ہے۔ جی، رانا محمد ارشد صاحب!

رانا محمد ارشد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جو وحدہ لاشریک ہے، جو رحیم بھی ہے، جو کریم بھی ہیں جو قہار بھی ہے، جو غفار بھی ہے، ہم سب کا رازق ہے، زندگی اور موت کا مالک ہے۔ اس کے کرم سے اور سردار دو جہاں رحمت اللعالمین خاتم النبیین ﷺ نہ ہوتے تو یہ جہان نہ ہوتا ان کے قدموں کی خاک کے صدقے یہ سب کچھ ہے۔

جناب چیئر مین! ہم سب پولیٹیکل ورکرز ہیں اور میں سمجھتا ہوں اور میرے اپوزیشن کے بھائی بھی پولیٹیکل ورکر ہیں۔ ہم سب کی اپنی اپنی پارٹی کی لیڈرشپ سے محبت ہوتی ہے لیکن شرعی اور آئینی لحاظ سے ہماری کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ آج امن عامہ پر بحث ہو رہی ہے تو میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ کچے کی بات ہوتی ہے تو پھر ہمارا پرانا ایک مہمان اداکار جس کو عثمان بزدار کہتے ہیں وہ بھی اغوا ہوا تھا اور اس کو لے جا کر چیف منسٹر بھرتی کر دیا گیا تھا۔ وہ تاریخ کس کے سامنے نہیں ہے کہ اس دور میں کیا کچھ نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کے نوجوان ہمارے ہی بیٹے اور بھائی ہیں۔ وہ باہر سے یا انڈیا سے نہیں آئے اگر وہ شہید ہوتے ہیں تو یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ یہاں جناب سپیکر صاحب نے جو بات کی ہے کہ دونوں اطراف سے نمائندوں کو بیٹھ کر اس مسئلے کے حل کے لئے اپنا اپنا point of view دینا چاہئے اور ہمیں ان دہشت گردوں کو نکیل ڈالنی ہے۔ وہاں پر ایک واقعہ ہوا تو وہاں پر آئی جی صاحب جاتے ہیں۔ چیف منسٹر صاحبہ زخمیوں کی عیادت کے لئے جاتی ہیں۔

جناب چیئر مین! یہاں کے واقعات پر بھی investigation ہونی چاہئے کہ ان کے facilitators کون ہیں۔ ہمارا خیبر پختونخوا سے موازنہ کیا جائے، چند دن پہلے کہا جاتا تھا کہ لاہور میں جلسہ ہوگا تو سب نے دیکھا کہ لاہور میں جلسہ ہوا ہے جس کی حکومت پنجاب نے اجازت دی،

اجازت دینے کے بعد ہوتا کیا ہے 2500 کے قریب کرسیاں تھیں اور تین سے چار ہزار لوگ تھے۔ پنجاب کی عوام نے اس پارٹی کے جلسے کو مسترد کر دیا جس کے حقائق واضح ہیں۔

جناب چیئرمین! کیا یہ اختیار آپ یا میرے پاس ہیں کہ کوئی دوسرے صوبے سے آئے اس کے پاس کلاشنکوف ہو اور وہ گاڑیوں کے شیشے توڑے اگر یہ اختیار ایک صوبے کے وزیر اعلیٰ کو آپ کا آئین دیتا ہے تو پھر ہر دہشت گرد کو یہ اختیار کیوں نہیں ملنا چاہئے۔ اس پر کیا ایکشن ہوتا۔ میرے بھائی بات سنیں اور دلائل کے ساتھ جواب دیں۔ میرے پنجاب پر کلاشنکوف پکڑ کر حملہ کرنے والے گنڈاپوری صاحب آپ نے بھی حلف لیا ہوا ہے۔ آپ بھی آئین پاکستان کے تابع ہیں لیکن کون سا آئین ایسا کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ آپ ایم پی اے ہیں اور میں ایم پی اے ہوں۔ چیف منسٹر کسی بھی صوبے کا ہو لیکن انہیں سرعام دہشت گردی کرنے کا اختیار کون سا آئین دیتا ہے۔ ایسا کرنے کا اختیار کوئی آئین نہیں دیتا۔ یہ دہشت گردی پنجاب میں قابل قبول نہیں۔ دہشتگردی جو خیبر پختونخوا میں ہو رہی ہے، وہ بنوں میں ہو یا ڈیرہ اسماعیل خان میں ہو تو وہی شہد والا چیف منسٹر اس کا ذمہ دار ہے۔

جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے تمام ممبران قابل احترام ہیں۔ ہم سب کے حقوق کا تحفظ ہونا چاہئے لیکن جو بات کی جاتی ہے کہ قومی اسمبلی سے ممبران کو پکڑا گیا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب اجلاس ختم ہوتا ہے تو تمام ممبران اسمبلی ہال یا اسمبلی بلڈنگ سے اپنے اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔ یہ کون سا قانون ہے میں تو 2008 سے دیکھ رہا ہوں یہ کوئی قانون نہیں کہ اجلاس ختم ہو اور میں کسی اور کمرے میں رات ٹھہر جاؤں، ہاں اگر کوئی ضرورت ہے اس کی اجازت سپیکر سے لی جاتی ہے لیکن وہ معزز ممبران جو کہتے ہیں کہ ہمیں قومی اسمبلی کے اندر سے پکڑا گیا ہے تو وہ رات کو دو بجے تین بجے وہاں کیا کر رہے تھے۔ کارکن کی شان ہوتی ہے وہ پی ٹی آئی سے ہو یا مسلم لیگ (ن) سے ہو یا کسی بھی پارٹی سے ہو۔ اگر اس کو پولیس پکڑتی ہے تو وہ سینہ تان کر گرفتاری دیتے ہیں۔ میں بطور پارلیمنٹیرین سمجھتا ہوں کہ وہ ایک سیاہ داغ بن جاتا ہے جب کوئی ممبر کسی کمرے میں یا رات کے اندھیرے میں چھپ جاتا ہے۔ یہ نوبت کیوں آئی؟ میں کہتا ہوں کہ قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کے اندر کسی کی گرفتاری نہیں ہونی چاہئے۔ یہ بھی سوال ہے لیکن جو ممبر چھپ کر وہاں بیٹھے تھے وہ کیوں بیٹھے تھے؟ اس پر قومی اسمبلی کے سپیکر نے کمیٹی بنائی ہے تو یہاں تک نوبت نہیں آنی چاہئے تھی۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ آج بحث ہو رہی ہے اور آئی جی صاحب کے نمائندے یہاں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذمہ داری دی ہے لیکن جس طریقے کے ساتھ چیف منسٹر ہمت اور جرات کے ساتھ دن رات کام کر رہی ہیں۔ اس کا impact بھی ہم سب نے مل کر اسی طرح create کرنا ہے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے آئی جی پنجاب اور آر پی اوز سے گزارش کروں گا کہ میرا ضلع ننکانہ صاحب ہے وہاں بھی حالات کو کنٹرول کیا جا رہا ہے لیکن مزید کرنا چاہئے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو ایس ایچ او اپنے اپنے علاقے کے بادشاہ بن جاتے ہیں ان کو بادشاہ بننے کا اختیار یا حق مستقل بنیادوں پر نہیں ہونا چاہئے۔ وہاں کارکردگی کی بنیاد پر ایس ایچ او کام کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن جب کوئی ایس ایچ او سمجھے گا کہ یہ میرا علاقہ ہے میں نے ہی ایس ایچ او رہنا ہے تو اس پر میں سمجھتا ہوں آئی جی صاحب کو غور کرنا چاہئے۔

جناب چیئر مین! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ایک ایس ایچ او اپنی سب ڈویژن میں ایس ایچ او پہلے نہیں لگتے تھے۔ اگر آج میرے ضلع میں لگ رہے ہیں تو اس پر بھی review کرنا چاہئے۔ منسٹر جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن جو کام کر رہے ہیں۔ ان کو check and balance کرنا چاہئے۔ تمام مقدمات کا check and balance ہونا چاہئے جو پولیس والے کام اچھا کرتے ہیں ہم ان کو سلیوٹ کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی، رانا شہباز صاحب، قاضی احمد اکبر صاحب یہ میں اپنی طرف سے نہیں پڑھ رہا مجھے لیڈر آف اپوزیشن نے لسٹ دی ہے اس طرح سے پڑھنے دیں آپ کا نام بھی آ جاتا ہے، مجھے ان کا نام پکارنا تو ہے بے شک مجھے بھی پتا ہے وہ نہیں ہے ایک طریقہ ہوتا ہے میں نے نام تو پکارنا ہے۔ شیخ امتیاز صاحب، عدنان ڈوگر صاحب!

جناب محمد عدنان ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! کروڑوں درود و سلام نبی ﷺ آخری الزماں کی ذات پر۔ آج میں اس عمارت کے نیچے میں بڑے بوجھل دل کے ساتھ کھڑا ہوں کہ 10۔ ستمبر کو جو کچھ پارلیمنٹ میں ہوا اس کی ماضی میں کہیں کوئی مثال نہیں ملتی آپ قانون کو سمجھتے ہیں، رانا آفتاب صاحب بیٹھے ہیں ہم نے 1973 کا قانون بنایا اس میں ہم نے ایک آئین بنایا ایک پارلیمنٹ بنائی آپ دیکھیں آرٹیکل 6 کیا صرف تحریک انصاف کے لئے رہ گیا ہے وہ نقاب

پوش جنہوں نے اس آئین کو پامال کیا اپنے پیروں کے نیچے اس آئین کو روندا وہ نقاب پوش لوگ پارلیمنٹ لاجز میں آئے اور وہاں سے ایم این ایز کو گھسیٹا اور ان کو arrest کر کے لے گئے کیا ان کے اوپر آرٹیکل 6 نہیں لگتا۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین رانا محمد ارشد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، عدنان ڈوگر صاحب!

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب چیئرمین! مجھے آج کہنے دیجئے کہ 77 سال میں، میں جس عمارت کے نیچے کھڑا ہوں سب سے کمزور یہ عمارت ہوئی ہے آپ وکلاء کی مثال لیں ان کی بار مضبوط ہو گی، آپ انجمن تاجران کی مثال لیں وہ مضبوط ہو گئے، آپ بیوروکریسی کی مثال لیں وہ پی ایم ایس والے وہ دی ایم جی والے وہ اپنا مطالبات منظور کرا سکتے ہیں لیکن آج 77 سال میں سب سے کمزور عمارت یہ پارلیمنٹ ہو گئی میں اس کی بھی مذمت کروں گا جو کراچی میں مریم نواز کے ساتھ ہوا اور جو 10۔ ستمبر کو ہوا آپ اس کی بھی کھل کے مذمت کریں اور میرا ساتھ دیں۔ ہمیں آج مل کر سوچنا چاہئے ہم اس ملک کو کہاں لے گئے ہیں، اس ملک کے ساتھ اسلامی جمہوریہ لگتا ہے کہاں ہے جمہور مجھے تو کہیں جمہور نظر نہیں آرہا ہے، کہاں ہے عوام کی آواز، کہاں ہے حقیقی آزادی جس کے لئے ہم آئے ہیں، ہمیں سوچنا چاہئے اگر اس ٹائم ایک Charter of Democracy ہوا تو آج بھی ایک Charter of Democracy کی ضرورت ہے اگر آج ہم اس عمارت کے نیچے کھڑے ہیں تو ہمیں اس کو مضبوط کرنا چاہئے اور اس کو مضبوط کرنے کا ایک ہی حل ہے مجھے کہنے دیجئے جس طرح آواز لگتی تھی کہ چاروں صوبوں کی زنجیر بے نظیر ہے، تو مجھے کہنے دیجئے آج چاروں صوبوں کی پہچان عمران خان ہے عمران خان ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ کو اڈیالہ جیل کا تالا کھولنا پڑے گا اور عمران خان صاحب کو آپ کو لانا پڑے گا، ہمارے ادارے کب تک Political engineering کرتے رہیں گے 77 سال سے اس ملک کو کیا دیا ہے Political engineering کرتے ہوئے کب ہمارے ادارے سیاست سے باہر نکلیں گے، کب سیاستدان اپنا کام کریں گے، کب یہ ملک جو ہے حقیقی آزادی کی طرف جائے گا، کب ہم جو ہیں اپنا کام کریں گے:

دل نا امید تو نہیں ناکام ہی تو ہے
لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

جناب چیئرمین! آج ہمیں سوچنا چاہئے آج آپ کا خیبر پختونخوا، آج آپ کا بلوچستان دہشت گردی کی آگ میں جل رہا ہے مجھے چھ ماہ ہو گئے ہیں اس اسمبلی کا ممبر بنے ہوئے مجھے بتائیں اس چھ ماہ میں کوئی ایک آئین پاس ہوا ہے جس سے ہم نے غریب کی بات کی ہو جس سے غریب کو کوئی favor دی ہو جتنے اس میں آئین پاس ہوئے ہیں بیوروکریسی کے لئے ہوئے ہیں سرکاری ملازمین کے لئے ہوئے ہیں ان کے تحفظ کے لئے ہوئے ہیں ساڑھے تین کروڑ روپیہ ایک دن کے اجلاس کا خرچہ ہے یہ کیا ہم کر رہے ہیں اس عمارت کے اندر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں خدارا ہوش کے ناخن لیں وہ دن نہ آئے کہ عوام کا سیلاب آئے اور سارے نظام کو اور ہم سب کو بہا کر لے جائے، خدارا ہوش کے ناخن لے جس کا مینڈیٹ ہے اس کو اس کا مینڈیٹ دیا جائے اور اس ملک کو اور اس ملک کی عوام کو جو جمہور کی آواز ہے اس کے مطابق اس ملک کو چلایا جائے۔ میں اپنے شعر کے ساتھ اپنی تقریر کو میں ختم کروں گا:

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ڈوگر صاحب! اب احسن رضا خان صاحب اپنا point of view دیں گے۔

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! ماشاءاللہ آپ بڑے خوبصورت لگ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! پہلے یہاں پر ماشاءاللہ کافی گفتگو ہوئی آگے تو بلکہ ابھی بھی گفتگو جاری ہے تو یہاں پر قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 24 میں ہونے والی جو حالیہ ترامیم ہے۔ اس پر میں آپ کو، پورے ہاؤس کو اور سپیکر صاحب کو appreciate کروں گا ایک تو یہ ہمارا قومی ترانہ جو شامل کیا ہے اس پر بے حد خوشی ہوئی ہے اور دوسرا ہمارے پنجاب میں چونکہ 1947 سے لے کر آج تک ہماری جو بنیادی زبان ہے ہماری ماں بولی پنجابی زبان تو اس کی

اجازت لینا پڑتی تھی تو یہ آج نوٹیفکیشن پڑھا تو یقین کریں یہ ایک مسرت ہے کہ ہم پنجاب والوں کے لئے بھی اس میں آپ نے ترمیم کی ہے اس میں اجازت لینے کے بغیر بندہ پنجابی زبان میں تقریر کر سکتا ہے اور اس میں سرائیکی بھی ہے اور میں بے حد مشکور ہوں کہ میرا اس قوم سے تعلق ہے کہ ہم 1947 میں جب partition ہوئی تو ہم وہاں سے ہجرت کر کے پاکستان میں آئے ہمارا علاقہ میوات ہے تو یہاں پر آپ نے میواتی زبان کی بھی اس میں اجازت دی ہے اس پر میں اور ہماری پوری میواتی قوم آپ کی مشکور ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی زبان میں بات کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔ میں نے شروع کر دی ہے ہمارو رانا ارشد صاحب بیٹھو اور میں بے حد مشکور ہوں کہ یقین کرو ہماری جو 77 سال میں آج مجھے یہ اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ آج پورے پنجاب میں ہماری جو قوم ہے واحد تسلیم کر لیو یعنی پورے پنجاب میں ہماری جو قربانیاں ہیں۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: آپ میواتی میں بات کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! جی رانا صاحب میواتی میں کر رہا ہوں ہماری اُردو اور میواتی mixture ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: آپ میواتی میں بات کریں۔

جناب چیئرمین: اعجاز صاحب کا حکم ہے تو اس پر عمل کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! ہماری جو میواتی قوم کی history ہے وہ ایک تاریخی history ہے۔ اس پاکستان میں جو ہماری قربانیاں ہیں یقین کرو یہ لا محدود ہیں۔

جناب چیئرمین: احسن رضا صاحب مہربانی کرنی پئی اے میرے سارے براوادی ڈیمانڈ وی اے تے خواہش وی اے آغاز کرو۔ آپ خود اپنے الفاظ کا چناؤ کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! جناب میں وہی کر رہا ہوں ہمارا بزرگن نے جو قربانی دی ہے نا جی جب پاکستان بنن میں، میں اللہ تعالیٰ کا یقین کرو شکر ادا کرتا ہوں کہ ہماری لا محدود قربانی ہے

اس پاکستان بنن میں اورائے اوہ قوم ہے کہ جو آج تک کوئی بھی بادشاہ کے سامنے نہ جھکی کوئی dictator کے سامنے نہ جھکی اور جب برصغیر پاک و ہند میں جب جب یہاں کے ہمارے لوگوں پر جب ظلم ہوا تو ہماری میواتی قوم ڈٹ کر کھڑی ہوئی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، احسن صاحب جلدی کریں آپ کا ٹائم ختم ہو رہا ہے پلیز!

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! ہمارے پاکستان کے ہر شعبے میں ہمارا جوان خدمت کر رہا ہے۔ آپ ڈیفنس سے لے لیں، لاء اینڈ آرڈر سے لے لیں حتیٰ کہ پولیس لے لیں یعنی ہر شعبہ میں ہمارا جوان پوری طرح سے participate کر رہا ہے اور جب پاکستان کے پرچم پر کوئی آنچ آوے ہے تو ہمارو جو ایک ایک نوجوان ہے وہ ہمارے پرچم کو تھام کے کھڑا ہو جاوے۔ ہمارے ساتھ ایک بڑی زیادتی ہوئی ہے کہ پاکستان میں ہماری قوم دو سے تین کروڑ بیٹھی ہوئی ہے اور وہ زیادتی یہ ہوئی ہے کہ کراچی سے لے کر بارڈر تک ہمیں بٹھایا گیا اور اکٹھا نہ بٹھایا گیا اس وجہ سے ہمارے ساتھ بہت زیادتی ہوئی تھی تو میں بے حد مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے ہمیں موقع دیا۔

جناب چیئرمین! یہاں پر ماشاء اللہ لاء اینڈ آرڈر پر بڑی اچھی گفتگو ہوئی۔ میری ایک بہن نے عمران خان کا نعرہ بھی لگایا تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ابھی تو یہ پارٹی شروع ہوئی ہے۔ جو آپ کے لیڈر نے اس پاکستان کے ساتھ کر دکھایا ہے ابھی تو اس کے ساتھ کچھ نہیں ہوا۔ ہماری چلتی ہوئی معیشت کو خوشحالی کی طرف گامزن ملک کو اس کی ٹیم اور اس نے جو ہمارے ساتھ جو کر دیا ہے تو ابھی تو آپ کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہوا اور ابھی تو ہو گا۔ ابھی تو ہو گا اور ابھی تو وہ توشہ خانہ کی بر آمدگی بھی آپ سے ہونی ہے جو اس توشہ خانہ سے چوری کیا تھا۔ یہاں پر جلسے جلوسوں کی بڑی بات ہوئی ہے تو مجھے یاد ہے کہ مشرف دور میں ان کے لیڈر کھڑے ہو گئے، یقین کریں کہ پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) نے جتنے ظلم مشرف دور میں سہے ہیں ان کی مثال نہیں ملتی۔ آپ کے ساتھ تو ابھی کچھ نہیں ہوا۔ آپ کہتے ہیں کہ آج پارلیمنٹ میں نقاب پوش لوگ آتے ہیں تو آپ کے سہولت کار کون تھے؟ یہی اسٹیبلشمنٹ تھی اور یہی فیض حمید تھے تو اس وقت آپ اتنے تکبر میں تھے کہ نیچے آپ کو کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

جناب چیئرمین: احسن رضا صاحب! وہ تو تاریخ میں لکھا جا چکا ہے اور ہم اس کے گواہ ہیں۔ مہربانی

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! ہماری پولیس میں ابھی کافی کمی کوتاہی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ چیف منسٹر صاحبہ نے حالات بہتر کرنے کے لئے دن رات ایک کیا ہوا ہے۔ انہیں پتا ہے آج یہ جلسے کرتے جائیں لیکن ہم ان شاء اللہ کام کر کے دکھائیں گے۔ ہم جلسے نہیں کرتے تھے کیونکہ ہم نے پہلے بھی کام کئے ہیں اور ان شاء اللہ اس ملک کو اور اس پنجاب کو آگے لے کر چلیں گے اور جیسے پہلے میاں محمد نواز شریف صاحب نے اس پاکستان کو بدلہ تھا تو ان شاء اللہ پھر ہم بدلیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: احسن رضا صاحب! شکریہ۔ جی، جام امان اللہ!

جام امان اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب چیئرمین! ایک جنگ 6۔ ستمبر 1965 میں ہوئی تھی جس میں ہماری فوج نے پوری دنیا کو دکھایا کہ وہ قربانیاں بھی دے سکتی ہے اور جنگ جیت بھی سکتے ہیں اور پورے لاہور نے بھی ایسی ایسی لازوال داستانیں رقم کیں کہ آج تک اس کی مثال نہیں ملتی اور ہم اپنی فوج کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک جنگ 12۔ ستمبر 2024 کو ہمارے شہر رحیم یار خان میں بھی تقریباً لڑی گئی کہ 12 اضلاع کی پولیس ایک حلقہ این اے۔171 کی ایک سیٹ کے لئے ہمارے خلاف الیکشن ایسے لڑ رہی تھی جیسے ہم بھارتی شہری ہوں۔ پورے علاقے کو کنٹینرز لگا کر بند کر دیا گیا جیسے کہ مقبوضہ کشمیر ہو۔ ہمارے ووٹرز کو، ہمارے candidate کو اور ہماری عوام کو ہراساں کیا گیا۔ وہ سیٹ کیوں ضروری تھی اس لئے کہ ایک "قاضی" کو ایکسٹینشن چاہئے تھی جس کے لئے وہ ووٹ بہت ضروری تھا اسی لئے 12 گھنٹوں میں الیکشن کمیشن نے اس سیٹ کا نوٹیفکیشن کیا۔

جناب چیئرمین! یہ قاضی صاحب جو ایکسٹینشن سے ایکسٹینشن کرتے ہیں، ان کو اس حلقے کی ماؤں بہنوں کی بد دعائیں لگیں گی جن کی چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا گیا۔ اگرچہ ہم وہ سیٹ ہار گئے لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ قاضی بھی نہیں جیتے گا، اسے بھی ایکسٹینشن نہیں ملے گی اور وہ جتنے مرضی فضل الرحمٰن صاحب کے تلوے چاٹ لے کیونکہ پوری قوم جاگ چکی ہے۔ یہ ایکسٹینشن ایکسٹینشن کرتے کرتے ہمارے ملک کو یہاں تک لے آئے ہیں۔ جیسے ہمارے ڈوگر صاحب فرما رہے تھے کہ ہر محکمہ نے ترقی کی ہے اور اگر ترقی نہیں کی تو صرف اس پارلیمنٹ نے نہیں کی۔ 10۔ ستمبر کو

پارلیمنٹ میں جو وقوعہ ہوا اس کی مثال 76 سالوں میں نہیں ملتی اور اسے کسی نے بھی condemn نہیں کیا اور نہ ہی اس پر کسی نے معافی مانگی۔ 9۔ مئی کی تو ہر جگہ معافی طلب کی جاتی ہے اور ہم بھی اسے condemn کرتے ہیں لیکن 10۔ ستمبر کے وقوعہ کو بھی condemn کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی بات ہو رہی تھی اور کچے کے علاقے کے متعلق بات ہوئی۔ ہمارے فاضل ممبر ممتاز چانگ صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، نے بڑی اچھی تجاویز دیں۔ میں صرف ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس علاقے میں کبھی کوئی امیر بندہ اٹھایا گیا ہے، کبھی کوئی مخدوم اٹھایا گیا ہے، کبھی کوئی سردار اٹھایا گیا ہے، کبھی کوئی ایم این اے یا ایم پی اے کا بچہ اٹھایا گیا؟ ادھر ان کی لاکھوں ایکڑ زمین ہے تو کبھی چانگ صاحب کے ملازم کو بھی اٹھایا گیا ہے؟ اٹھایا جاتا ہے تو غریب آدمی اٹھایا ہے، مارا جاتا ہے تو غریب پولیس والا مارا جاتا ہے، کبھی وہاں پر ایس پی، ڈی ایس پی یا اس سے اوپر رینک والا شہید نہیں ہوا۔ شہید ہوا ہے تو ہمیشہ غریب سپاہی شہید ہوا ہے، اٹھایا گیا ہے تو غریب آدمی ہی اٹھایا جاتا ہے جو اپنا سارا کچھ بیچ کر انہیں تاوان دے کر رہا ہوتے ہیں۔ وہاں پر سیاست کھیلی جاتی ہے یہ بڑے بڑے وڈیرے، سردار، یہ ڈاکو سب ان کے پے رول پر ہیں۔ یہ پولیس کے پے رول پر ہیں اور پولیس جب چاہے اپنا بندہ خود جا کر لے آتے ہیں لیکن عام عوام کے لئے وہاں کوئی نہیں اٹھتا۔ اس اسمبلی میں عوام ہمیں منتخب کر کے بھیجتی ہے اگر ہمارے منتخب نمائندوں کی وہاں پر کوئی value نہیں ہو گی تو عام عوام کی کیا ہو گی؟

جناب چیئرمین! ہمارے ایاز بودلہ صاحب اس رکن کے ممبر ہیں جو حالیہ الیکشن میں آئے تو وہاں کی پولیس نے انہیں اٹھا کر سندھ میں کچے کے علاقے میں شفٹ کر دیا۔ اس وقت تو پولیس کچے میں جا سکتی ہے لیکن ویسے آپریشن کے لئے ڈرتی ہے۔ جتنی پولیس این اے۔ 171 میں 12۔ ستمبر کو تھی، اگر 12 اضلاع کی پولیس کچے میں چلی جائے تو کچے کے ڈاکوؤں کا صفایا ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جام صاحب! جی، فیصل جمیل صاحب!

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر فنانس تشریف فرما ہیں تو میں نے ان سے ایک بات کرنی تھی کہ پچھلے تین مہینے میں پنجاب کی زراعت کے ساتھ ایک ظلم ہوا ہے۔ چاول کا hybrid

بیج حکومت نے approved کمپنیوں کے through کسانوں کو دیا ہے اور اس کا جو حال ہوا ہے کہ بالکل yield نہیں آئی۔ جو فصل 50،50 اور 60،60 من آتی تھی وہ 8،8 اور 10،10 من سے اوپر نہیں آرہی تو اس حوالے سے آپ ایک کمیٹی بنائیں اور فنانس منسٹر صاحب سے کہیں کہ کسانوں نے تو گورنمنٹ کا approve بیج لے لیا کہ آپ کو یہ hybrid بیج دے رہے ہیں جو بہتر yield دے گا لیکن اس نے تو بالکل ہی yield نہیں دی۔ گندم کے جو حالات ہوئے تو لوگوں کو یہ امید تھی کہ ہم چاول سے کوئی اپنا ریونیو generate کر لیں گے اور losses پورے کر لیں گے لیکن اب یہ حالات ہیں کہ چاول کی فصل چارے کے طور پر بھی لیبر نہیں کاٹ رہی تو میں اس حوالے سے مطالبہ کروں گا کہ اس چیز کا آپ notice لیں کیونکہ اس وقت کسانوں کا یہ بہت بڑا burning issue ہے۔

جناب چیئرمین! پنجاب حکومت نے ہیلتھ سیکٹر کے جو پروفیسرز ریٹائرڈ ہو گئے تھے، اب ٹیچنگ ہسپتالوں میں 1700 سے 1800 لوگ ایسے ہیں جو eligible ہیں اور پروفیسر بن سکتے ہیں لیکن کیا ضرورت پڑی ہے کہ جو پروفیسرز دو دو، تین تین سال سے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اُن کو دوبارہ کنٹریکٹ دے رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بیچارے اتنی محنت کر کے اتنے عرصے میں وہاں تک پہنچنے کے قابل ہوئے ہیں اور وہ بغیر پروفیسر بنے، بغیر ایسوسی ایٹ پروفیسر بنے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ریٹائرڈ ہو جائیں گے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کا بھی نوٹس لیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ میاں مجتبیٰ صاحب آپ کی بات نوٹ کر رہے ہیں۔ محترمہ فاطمہ بیگم!

محترمہ فاطمہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے ہمارے صوبے کو ترقی کی طرف گامزن کر دیا ہے۔ شعبہ محنت، صحت یا میدان تعلیم۔ زراعت ہو یا سیاحت ہر شعبہ محترمہ مریم نواز شریف کی قیادت میں بہتری کی طرف گامزن ہے۔ بہتری کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ ہماری وزیراعلیٰ صاحبہ ملک اور صوبے کو ترقی کی طرف لے کر جا رہی ہیں۔ وہ دن رات کام کر رہی ہیں مگر کچھ دشمن عناصر ہماری حکومت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ میرا مطلب چھوٹے چھوٹے دکانداروں سے ہے جو اپنی مرضی کے ریٹ لگاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ پرائس کنٹرول کمیٹی کو چاہئے کہ اس کا نوٹس لے اور ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ انہوں نے ہر چیز کی قیمت اتنی زیادہ بڑھا دی ہے کہ عوام پریشان ہے، کاروبار خراب ہو گئے ہیں اس لئے

پرائس کنٹرول کمیٹی کو چاہئے کہ وہ نوٹس لے اور ایسے لوگوں کو گرفتار کرے۔ ایسا کرنے سے لوگ کافی حد تک ٹھیک ہوں گے اور لوگوں کا فائدہ ہو گا۔ ہمارا ملک اِن شاء اللہ ترقی کی طرف گامزن ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارے ملک کے اندر بہت سارے کام ایسے ہیں جو وہ کر رہی ہیں اور وہ دن رات محنت کر رہی ہیں، سب کچھ کر رہی ہیں لیکن یہ لوگ جو شہروں اور چھوٹے چھوٹے علاقوں میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس مہنگائی کو کم نہیں کر رہے۔ جب اُن سے جا کر کہا جائے کہ آپ ہمیں ریٹ لسٹ دکھائیں تو وہ صاف انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی ریٹ لسٹ نہیں ہے۔ میں یہی کہنا چاہتی ہوں کہ آپ اس کا نوٹس لیں اور ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں تاکہ وہ ہماری حکومت کو بدنام نہ کر سکیں۔ اس طرح سے ہماری حکومت بدنام ہوتی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری حکومت بدنام ہو اور سارے لوگ پریشان ہوں۔ ہماری ممتاز بیگم صاحبہ بھی اس سے متفق ہیں کہ واقعی لوگ پریشان ہو جاتے ہیں اس لئے میری وزیراعلیٰ پنجاب اور پرائس کنٹرول کمیٹی سے گزارش ہے کہ اس کا نوٹس لیں۔ ان لوگوں کو پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور قیمتوں کو کم کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آپ کے بہت اہم نکات تھے منسٹر صاحب نے نوٹ کر لئے ہیں۔ رائے احسن کھرل صاحب!

جناب احسن رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم یہ اتنا کر لیا کریں کہ لیڈر ہر پارٹی میں ہیں لیکن یہ اس لیول سطح پر رہا کریں جہاں تک اخلاقیات اجازت دیں۔ اس لیول پر نہ جایا کریں کہ آپ ماشئے لگنا شروع ہو جائیں۔ ہم ایک ایسے لیڈر کی بات کرتے ہیں جس نے اس قوم کو خودداری دی، جس نے اس قوم کو ایک vision دیا اور ہمیشہ وہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں جہاں پر کوئی visionary leader ہو، جس کے پاس vision ہو اور جس کو دنیا مانے کہ وہ لیڈر ہے۔ وہ مسلم امہ کا لیڈر ہے اور اُس لیڈر کو آپ اِن بونوں کے ساتھ compare کر رہے ہیں جنہوں نے پچاس سالوں میں اس ملک کو لُوٹا ہے۔ آج ہم اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ نہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ٹھیک ہے اور نہ economical

صور تحال بہتر ہے۔ ہمارے پاس کوئی option نہیں بچا۔ جس شخص کے پاس تمام امیدیں ہیں اُس کو آج اندر کیا ہوا ہے۔ خدارا ایسی باتیں نہ کیا کریں۔ آج لاء اینڈ آرڈر کی صور تحال یہ ہے کہ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ میرے حلقے کے اندر ایک قصبہ ہے جس کی تقریباً 75 ہزار آبادی ہے۔ وہاں قبرستان کی جگہ تھی اس میں سے 511 کنال واسا کو دے دی گئی ہے۔ جب لوگوں نے وہاں پر احتجاج کیا کہ ہمارے لئے قبرستان کی ایک ایکڑ بھی زمین نہیں بچی تو 6 افراد نامزد کئے اور 300 افراد پر نامعلوم ایف آئی آر درج کر دی۔ تقریباً دس بارہ پولیس کے ڈالے پورے قصبے میں گھمائے گئے، harassment پھیلائی گئی اور لوگوں کو ڈرایا گیا کہ اگر آپ وہاں گئے تو آپ کے خلاف دہشت گردی کے پرچے ہوں گے۔ اس طرح کی harassment پچھلے کئی مہینوں سے پھیلائی جارہی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس طرح کرنے سے آپ اس ملک کی کون سی خدمت کر رہے ہیں؟ لاء اینڈ آرڈر کی صور تحال یہ ہے کہ گھر گھر ڈکیتیاں ہو رہی ہیں، کوئی شخص محفوظ نہیں ہے۔ خدارا اس ملک کے لئے کچھ سوچیں، خدارا اس صوبے کے لئے کچھ سوچیں۔ یہ جو ہم کمیٹی کمیٹی کھیل رہے ہیں اس سے نکلیں۔ یہ جو واٹس ایپ پر جو ساری کاغذی کارروائیاں ہو رہی ہیں اس سے ہٹ کر صوبے کے لئے کچھ سوچیں، اس ملک کے لئے کچھ سوچیں۔ اب یہ ملک اس نہج پر چلا گیا ہے کہ آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ ہمارے کتنے نوجوان یہ ملک چھوڑ چکے ہیں اور کئی چھوڑنا چاہ رہے ہیں۔ ہمارا بزنس مین ایک غیر یقینی صور تحال کی وجہ سے یہاں سے باہر جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ فیصل آباد میں 90 فیصد ٹیکسٹائل بند ہو چکی ہیں۔ واسا کا یہ حال ہے کہ میں پچھلے دنوں ایم ڈی واسا کے پاس گیا اُس نے کہا کہ ہمارے پاس تو کوئی پیسا ہی نہیں ہے۔ یقین کریں کہ قصبے کے قصبے ڈوبے پڑے ہیں۔ ایک تو کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے اوپر سے لاء اینڈ آرڈر کی صور تحال اتنی خراب ہے کہ لوگ کھانے کے لئے اور بجلی کے بل ادا کرنے کے لئے اپنی موٹر سائیکل اور چیزیں فروخت کر رہے ہیں۔ اِن چیزوں پر focus کریں۔ جو جلسہ ہوا ہے اگر اس کی روداد سناؤں تو رونا آتا ہے۔ یقین کریں کہ 10 بجے جلسے کی اجازت ملی اور جہاں اجازت ملی وہ جگہ شہر سے چالیس کلو میٹر دور تھی۔ وہاں گندگی کے ڈھیر تھے اور وہاں ایک گھنٹہ کھڑا نہیں ہوا جا سکتا تھا بلکہ ایک منٹ کے لئے بھی کھڑا ہونا مشکل تھا۔ یہ جمہوریت کا حسن ہے کہ جلسے کرے جلوس کرے۔ مینار پاکستان میں کون سا سانپ سونگھ گیا تھا وہاں آپ نے اجازت نہیں دی۔ ہمیں جلسے کے لئے 3 سے 6 بجے تک کی

اجازت دی گئی تھی۔ لوگ اپنے بچوں، خواتین اور فیملی کے ساتھ وہاں دھوپ میں کھڑے تھے۔ وہاں پینے کے لئے پانی نہیں تھا اور 6 بجے لائٹس بند کر دیں۔ آپ نے لاہور میں داخل ہونے والے تمام راستے بند کر دیئے اور لوگ چار چار گھنٹے پھنسے رہے۔ یہ ہے آپ کی جمہوریت، یہ ہے جمہوریت کا حسن اور یہ ہے آپ کا جمہوریت پر believe؟ آپ کون سی جمہوریت کی بات کرتے ہیں، آپ کا mindset ڈکٹیٹر والا ہے کیونکہ آپ ایک ڈکٹیٹر کی پیداوار ہیں۔۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔

جناب احسن رضا: آپ جس طرح صوبے کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ لمحہ فکریہ ہے اور جس طرح اس ملک کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ بھی لمحہ فکریہ ہے۔ خدارا اس ملک کے لئے سوچیں، اس ملک کی عوام کے لئے سوچیں۔ میں ایک چیز آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ جو آپ کے طور طریقے ہیں، جو آپ کے لچھن ہیں، جو آپ کر رہے ہیں، جو آپ پنجاب اور لاہور کو قلعہ سمجھ رہے ہیں آپ کا صفایا ہو گیا ہے۔ اُس لیڈر نے، اُس لیڈر کے vision نے آپ کو شکست دے دی ہے اور یہ شکست آپ کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

جناب چیئرمین: رائے صاحب! بہت شکریہ۔ جناب محمد الیاس چنیوٹی!

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمدللہ وحدہ۔ والصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔ جناب چیئرمین! اسمبلی کی کارروائی شروع کرتے ہوئے جہاں قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے، نعت رسول مقبول ﷺ ہوتی ہے تو قومی ترانے کو اس میں شامل کیا گیا ہے میں اس پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چونکہ اب پنجابی میں تقریر کرنے کی اجازت مل گئی ہے تو میں باقی تقریر پنجابی میں کروں گا۔

جناب چیئرمین! اے طے شدہ گل اے، پچھلے ہفتے اِک رپورٹ آئی اے کہ 17 یا 18 ایسے ملک جنہاں نے بہت زیادہ ترقی کیتی اے، اوہناں نے اپنی قومی زبان نوں رواج دتا اے۔ حد کے ساڈے ملک دی غلامی دا اے حال اے کہ انگریز کولوں آزادی حاصل کیتیاں ہویاں 77 سال ہو گئے نے لیکن فیر وی اس انگریزی زبان دے مجبور تے محتاج آں کہ ساڈی سرکاری زبان انگریزی اے اگر کوئی اے سی، ڈی سی اور کمشنر کوئی لیٹر لکھدا اے تاں او انگریزی وچ لکھدا اے۔ جج صاحبان کوئی اپنی

judgment لکھن تاں او انگریزی زبان وچ لکھن۔ ساڈے وزرا تے سیکرٹریز وغیرہ ہر چیز انگریزی زبان وچ لکھ کے اس طرح بھیج دین جس طرح انگریزی کوئی آسمانی زبان اے اور کوئی الہامی زبان اے۔ خدارا اس غلامی دی زبان کولوں آزادی حاصل کیتی جاوے اور اپنی مادری زبان نوں یا کم از کم اردو نوں آئینی زبان دا درجہ دِتا گیا اس تے عمل کرایا جاوے۔ خصوصاً مقابلے دے جیہڑے امتحان ہن اونہاں واسطے میں زور دیاں گا کہ اس وچ بجائے انگریزی زبان وچ سوالات تے جوابات ہن اس وچ سوال تے جواب اردو وچ ہونے چاہیدن۔ اک ہور وی چیز آئی اے پہلے پہلے جیہڑا اجلاس ہویا اس وچ سپیکر صاحب نوں اختیارات دِتے گئے کہ اپنے اسمبلی دے قواعد وضوابط نوں قومی اسمبلی دے قواعد وضوابط دے مطابق کرن دی کوشش کرن۔ میں اس توں پہلے وی اک مطالبہ کیتا اے کہ اگر قومی اسمبلی اک قانون ساز اسمبلی اے تاں صوبائی اسمبلی وی قانون ساز اسمبلی اے اتھوں دے ممبراں نوں اے سہولت دِتی گئی اے کہ ممبراں تے اس دی فیملی نوں تاحیات بلیو پاسپورٹ مہیا کیتے جاندے نیں لہٰذا میرا ایہہ مطالبہ اے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب دے ممبراں تے اونہاں دی فیملیز نوں وہی تاحیات بلیو پاسپورٹ مہیا کیتے جاون۔ میری درخواست اے کہ اس واسطے کوئی کمیٹی بنادِتی جاوے (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، چنیوٹی صاحب! آپ کے point of view پر کام ہو رہا ہے اور ان شاءاللہ یہ ضرور کریں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! ایہہ ضرور کرو۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! میں سمیع اللہ خان نوں کرسئ صدارت تے خوش آمدید آکھداں۔ ایہہ اک حقیقت اے کہ مہنگائی دا بھوت سر چڑھ کر بولدا پیا اے اور بڑی خرابی اے وے کہ اگر حکومت کوئی کوشش کر دی اے پٹرول تے ڈیزل دی قیمتاں وچ کوئی کمی لے آندی اے تاں بساں والے یعنی پبلک ٹرانسپورٹ والے اپنے کرائے وچ کوئی کمی نہئں کردے۔ اسی طریقہ نال جیہڑی خورد ونوش دی چیزاں وچ وی کوئی کمی نظر نہیں آندی لہٰذا جیہڑے ریٹ کنٹرول مجسٹریٹ ہن

ایہناں نوں ہدایت کیتی جاوے اور ایہناں نوں empower کیتا جاوے تا کہ او اپنی ایہناں چیزاں اُتے کنٹرول کرن۔ Sugar cess دے متعلق سوالات وی ہوئے ساڈے چودھری امجد علی جاوید بڑے زیرک آدمی ہن اچھے اچھے سوالات کر دے ہن۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ دے متعلق سوال کیتا گیا تے میں ایہناں دے بارے گزارش کرساں کہ sugar cess دا پیسا صرف ٹوبہ ٹیک سنگھ یا کسی اک ضلع وچ نئیں اے پورے پنجاب دے 36 تاں 37 اضلاع وچ sugar cess دا پیسا موجود اے۔ کین کمشنرز کوں پابند کیتا جاوے کہ کتنے کتنے سال گزر جاندے نے او پیسا بنکاں دے اکاؤنٹاں دی زینت بنیا رہندا اے اس وچ پیسا کڈھ کے سڑکاں دی مرمت نہیں کیتی جاندی لہٰذا ابلا امتیاز کین کمشنر نوں ہدایت کیتی جاوے کہ پورے صوبے دی او سڑکاں جناں توں گنا گزردا اے ایہناں دی مرمت واسطے کوئی میکنزم بناون اور جلد از جلد او سڑکاں مرمت کیتیاں جاون۔ اس دے نال چونکہ شوگر دی بات ہو رہی اے افسوس صد افسوس اے کہ نویں گنے دا سیزن شروع ہو رہیا اے لوگ اس دے بارے تیاریاں کر رہے ہن لیکن ساڈا کاشتکار اس وقت تک سابقہ سال دے گنے دی payments نوں رو رہیا اے۔ میرا مطالبہ اے کہ اس واسطے وی کین کمشنر نوں پابند کیتا جاوے کہ سیزن ختم ہون توں پہلے پہلے ایہناں دی payments نوں یقینی بنایا جاوے۔ اس وقت چنیوٹ وچ میرے کول CPRs ہن جنہاں دے قیمتاں ادا نہیں کیتی گئیاں اس دے واسطے کوئی خصوصی ہدایت جاری کیتی جاوے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ چودھری محمد اعجاز شفیع!

چودھری محمد اعجاز شفیع: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔

لشکر بھی تمھارا ہے سردار بھی تمھارا ہے
تم جھوٹ کو سچ لکھ دو، اخبار بھی تمھارا ہے
خون مظلوم زیادہ نہیں بہنے والا
ظلم کا دور بہت دن نہیں رہنے والا
ان اندھیروں کا جگر چیر کر نور آئے گا
تم ہو فرعون تو موسیٰ بھی ضرور آئے گا

جناب چیئر مین! آج لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے تو پہلے میں آپ سے request کروں گا کہ آپ کا اور ہمارا سفر تقریباً 2002 میں اکٹھے شروع ہوا ہے آپ بہت ساری چیزوں کو personally لیتے ہیں آج چیئر پر بیٹھے ہیں، آپ کا بہت بڑا منصب ہے اور آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے لیکن آپ جانبداری کر جاتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بھی ہوا تھا۔ ہوا ہو گا ہم نہیں کہتے two wrong don't make a right تو میں آج لاء اینڈ آرڈر کی بات اپنی ذات سے ہی شروع کروں گا کہ 14۔ اگست کیا پاکستان کا independence day نہیں ہے؟ کیا اس کو منانا ہمارے لئے جرم ہے، کیا اس کو celebrate کرنا، کیا اس کی ریلی نکالنا جرم ہے؟ کیا ہم پاکستانی نہیں ہیں، کیا ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم قیدی نمبر 804 کے followers ہیں؟ میں نے اور ڈاکٹر فیصل نے ریلی نکالی انتہائی شرمناک بات ہے FIR ہو گئی کہ ہم نے بلوا کیا ہے، ہم نے حکومت کے خلاف باتیں کی ہیں۔ میں آج floor of the House، یہ IG کے نمائندے بیٹھے ہیں تو کہنا چاہتا ہوں کہ یہ IG نہیں ہے یہ ایک جوکر ہے اور میں کہنا چاہتا ہوں کہ مسٹر جوکر ڈاکٹر بہت جلد دن بدلنے والے ہیں۔ آپ کسی ایک جماعت کے ملازم بن کر اس پورے ادارے کو treat نہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو ابھی کچے کے ڈاکو کی بات ہو رہی تھی وہاں ایک شاہد لنڈ کچے کا ڈاکو ہے اگر میں پکے کا ڈاکو کہوں گا تو یہ ڈاکٹر عثمان ہے جس نے چادر چار دیواری کا تقدس پامال کر کے ہمارے گھروں کی عزتیں پامال کیں ہیں۔ یہ پبلک سرونٹ ہیں، یہ کسی رائیونڈ شریف کا ملازم نہیں ہے۔ کیا مجھے آئین کا آرٹیکل (90) اجازت نہیں دیتا، کیا مجھے آرٹیکل (60) اجازت نہیں دیتا، کیا آرٹیکل (17) مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں اپنے بچوں اور اپنے نوجوانوں کے ساتھ 14۔ اگست celebrate کروں۔ میرے پاس یہ FIR ہے اس FIR کے اندر دو بچے ایسے ہیں جن میں ایک کی عمر 18 سال ہے اس کا نام اسامہ ریاض ہے اور دوسرا بچہ فہیم عباسی ہے یہ 22، 22، اور 23 سال عمر کے بچے ہیں ان میں چار بچے اور ہیں۔ ہم کیا message دے رہے ہیں؟ ان کے character certificate کے اوپر یہ FIR لکھی جائے گی۔ انہوں نے ابھی نوکریاں کرنی ہیں انہوں نے آگے جا کر اپنے بچوں اور اپنے ماں باپ کا سہارا بننا ہے۔ ان کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے 14۔ اگست کی ریلی نکالی، کیا میں کشمیر میں بیٹھا ہوں، کیا ہم فلسطین میں ہیں کہ ہمارے ساتھ اسرائیلیوں والا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ یہ نہیں کریں گے، یہ پہلے باتیں ہوئی ہیں، ہو گیا ہو گا جو ہوا لیکن اگر اسی طرح tradition چلتی رہی تو یہ دن دور نہیں ہیں کہ جب آپ

اِدھر ہوں گے اور ہم اُدھر ہوں گے۔ یہ IG اور یہ سارے پبلک سرونٹ ہیں اس کی عمر کیا ہے؟ یہ ڈیڑھ سال اور دو سال، آپ پنجابی بھی سمجھتے ہیں اور میں guarantee کے ساتھ کہتا ہوں اور آپ کو بھی پتا ہے جس دن یہ ریٹائرڈ ہو گا اس کو نائی اُسترا نہیں دے گا۔ آج مجھے بتائیں کہ کتنے IGs گئے ہیں ان کو آج کسی social gathering میں دیکھا ہے، وہ لوگ gathering میں شرم سے نہیں جاتے کیونکہ ان کو لوگ منہ نہیں لگاتے۔ کتنے ججز ریٹائرڈ ہوئے ہیں، کتنے یہ بیور کریٹس ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور میں اس IG کو بھی کہتا ہوں کہ آج سے دو چار ماہ بعد اس نے ریٹائرڈ ہو جانا ہے تو اس کو نائی نے اُسترا نہیں دینا۔

جناب آفتاب احمد خان: اس نے ادھر رہنا نہیں ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: وہ ناں رہے، مجھے پتا ہے کہ ان سب کے flats باہر ہیں ان سب نے باہر جا کر رہنا ہے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح ہمارے حلقے 171 کی campaign ہو رہی تھی میں elected MPA ہوں اور ڈاکٹر فیصل جمیل صاحب elected MPA ہے اور میاں غوث محمد elected MNA اور جناب جمشید احمد دستی elected MNA ہے۔ انتہائی شرمناک بات ہے میں پھر وہی کہوں گا اس جو کر IG کو آپ اپنے ان ٹاؤٹوں کے ذریعے اتنا ظلم کریں، آپ نے جتنے بھی بھتہ خور اکٹھے کئے ہوئے ہیں جس طرح شاہد لنڈ نے رکھے ہوئے ہیں تو اسی طرح انہوں نے بھی اپنے ٹاؤٹ رکھے ہوئے ہیں اور جتنے بھی اپنے بھتہ خور اکٹھے کئے ہوئے ہیں، جیسے اُنہوں نے اپنے لوگ رکھے ہوئے ہیں، یہاں بھی انہوں نے اپنے ٹاؤٹ پیسا اکٹھا کرنے کے لئے، ظلم، زیادتی اور جبر کرنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ ہمارے اوپر دوبارہ ایک ایف آئی آر دے دی کہ انہوں نے روڈ بلاک کر کے رکھی، یہ ہمارا حق نہیں ہے کہ ہم campaign کریں؟ کیا جو پی پی۔171 کا الیکشن تھا اس میں ہم نے campaign نہیں کرنی تھی، کیا ہم پاکستانی نہیں ہیں، کیا ہمارا آئین ہمیں یہ حق نہیں دیتا؟ دوسری FIR جس کا نمبر 1541 ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کیا کر رہے ہیں، ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ دوسری جلسے کی بات ہو رہی تھی میں guarantee سے کہتا ہوں، جائیں آج کا دن لکھ لیں اور آج سے 15 دن بعد، آپ کی پوری TikToker اور پوری پی ڈی ایم جو One, Two and Three ہے سارے لاہور میں

جس جگہ بھی یہ جلسہ کرنا چاہتے ہیں یہ کریں، میں resign دے دوں گا اگر جتنے بندے ہمارے ہوں گے یہ اُتنے بندے اکٹھے کر سکیں۔ پھر کیسی باتیں کرتے ہیں؟ ایک popular جماعت کو آپ دیوار سے لگانا چاہتے ہیں، ایک وہ جماعت جو 25 کروڑ عوام کی نمائندہ جماعت ہے، اس کے elected لوگوں کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کس طرح کل کو دیکھیں گے؟ اگلی بات، مہنگائی کی بات ہو رہی تھی، میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ میرا سوال نمبر 868 تھا یہ میں دوبارہ ریکارڈ میں لے کر آ رہا ہوں۔ آپ دیکھیں جو حشر اس حکومت نے کسان کے ساتھ گندم کے معاملے میں کیا ہے۔ اگلے سال food security سب سے بڑا مسئلہ ہو گا، اور کاشتکار مر گیا ہے، اس کو گندم کا ریٹ ٹکے ٹوکری ملا ہے، اس کی ساری محنت ضائع کئی گئی ہے۔ یہ مہنگائی کا سب سے بڑا سبب بنے گا، جو آج ہم مہنگائی کی بات کر رہے ہیں۔ آپ نے میرا وہ سوال kill کر دیا ہے، میں ان شاءاللہ اُس سوال کو دوبارہ جمع کراؤں گا کیونکہ floor of the House منسٹر نے کہا تھا کہ ہم گندم خریدیں گے۔

جناب چیئرمین! اگر آپ کے پاس کوئی ایجنڈا نہیں ہو گا اور اگلے سال آپ اپنے کاشتکار کو کچھ نہیں دیں گے تو وہ کہاں گندم کاشت کرے گا؟ اگر وہ گندم کاشت نہیں کرے گا تو اس ملک میں food security کا یا مہنگائی کا مسئلہ آئے گا کہ نہیں آئے گا تو پھر اُس کو کون ہینڈل کرے گا، کون اس کو address کرے گا؟ یہ لوگ تو پھر وہی لوگ ہیں جن کی کسی کی کمر میں درد ہوتی ہے، کسی کے platelets گر جاتے ہیں، کسی کو beautification کے لئے باہر جانا ضروری ہوتا ہے۔ ان سب نے بھاگ جانا ہے، اور ان شاءاللہ، اس قوم کا جو اصل حکمران ہے وہ قیدی نمبر 804 ہے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اس سے پہلے کہ میں اگلے مکرر کو دعوت دوں، جناب اعجاز شفیع! نے جو الفاظ ایک آفیسر کے لئے یہاں استعمال کئے ہیں، چونکہ اگر یہ کسی سیاسی مخالف کو اس طرح کے الفاظ کہتے تو وہ ممبر کھڑا ہو کر آپ کو اس کا جواب دیتا۔ ہماری روایت ہے کہ جو gallery official میں یا جو officers ہوتے ہیں، اُن کی policies اور اُن کے conduct پر آپ کو تنقید کا پورا حق ہے لیکن تضحیک کا نہیں۔ تنقید اور تضحیک میں بہت بڑا فرق ہے۔ اب آپ سکون سے تشریف رکھیں، ٹیک لگا کر بیٹھ جائیں۔ میں نے آپ کی بات بڑے تحمل سے سنی ہے۔ آپ کو تضحیک کا حق نہیں ہے اور کسی آفیسر کو بھی تضحیک کا حق نہیں ہے کہ وہ کسی ایم پی اے یا ایم این اے کی تضحیک

کرے۔ تو ہمارے پاس ایک weapon ہے کہ اگر کوئی ہماری تضحیک کرے تو ہم Privilege Motion move کرتے ہیں۔ اُن کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ اگر آپ تنقید کرتے کرتے اگلے دائرے میں چلے جائیں تضحیک والے دائرے میں تو اُن کے پاس آپ کو جواب دینے کا کوئی فورم نہیں ہے، میں وہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ آخری بات، تنقید ضرور کریں لیکن پاکستان کے officers کو دھمکی نہیں دیں۔ ہم بھی یہاں بیٹھ کر تنقید کرتے ہیں بلکہ میں تو جتنی دیر بیٹھتا ہوں میں بڑی تسلی سے بات کو سنتا ہوں تنقید ضرور کریں لیکن دھمکی نہ دیں۔ یہ آئی جی ہو، چیف سیکرٹری ہو، ڈی پی او ہو اُس پر شدید ترین تنقید کریں لیکن اس ایوان میں کسی کو بھی دھمکی دینا کسی بھی صورت میں اس کی اجازت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اب میں اگلے مقرر کی طرف آتا ہوں لسٹ میں آپ کی ہی طرف سے ممبر جناب احمد مجتبیٰ ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: میں اب wind up کی طرف جارہا ہوں، اور میں وہ بات کروں گا جو میں نے پہلے کی تھی کہ دیکھیں، یہ مجھے نہیں کہنا چاہئے لیکن میں کہوں گا کہ یہ اجلاس اپوزیشن کی requisition پر ہے اور اپوزیشن کی requisition پر ہر 12، 13 دن بعد اجلاس آتا ہے۔ میں تو اتنی تنقید اپوزیشن پر نہیں کرتا جتنی میں Treasury Benches پر کرتا ہوں لیکن یہاں اپوزیشن کے چار ممبرز موجود ہیں۔ آپ کی طرف سے requisition پر تقریباً 90 plus کے دستخط موجود ہیں، آپ خود اس سنجیدگی کا اندازہ کرلیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ دوسری طرف بہت لائنیں لگی ہوئی ہیں۔ ہاں، جب حکومت اپنے ایجنڈے پر اجلاس طلب کرتی ہے، اس وقت آپ کی ذمہ داری نہیں ہوتی کہ آپ یہاں پر بڑی تعداد میں موجود ہوں لیکن جب اپوزیشن requisition کرتی ہے تو کم از کم ایک مناسب تعداد ہونی چاہئے۔ جس ایجنڈے پر آپ اجلاس requisite کرتے ہیں، تو کم از کم ایک مناسب تعداد یہاں ہونی چاہئے۔ اب اُدھر بھی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ وزیر پارلیمانی امور تو موجود ہیں لیکن باقی کوئی وزیر نہیں ہے، اور ممبرز بھی اگر آپ چار ہیں تو وہ آٹھ ہیں، بس اتنا ہی فرق ہے۔ یہ کوئی زیادہ فرق نہیں ہے لیکن آئندہ جب بھی حکومت اجلاس بلائے تو میں وزیر پارلیمانی

امور سے کہوں گا اس طرف کے اراکین کی ذمہ داری آپ کی ہے لیکن جب اپوزیشن کی طرف سے اجلاس requisition ہو، تو Leader of the Opposition اور باقی جو بھی آپ کے پارلیمانی لیڈر ہیں ان کی ذمہ داری ہے۔ آپ تو کہتے ہیں کہ اس ہاؤس کی عزت نہیں ہے، ممبرز کی عزت نہیں ہے۔ اب جو میڈیا اس وقت ہاؤس کو رپورٹ کر رہا ہے، چار ممبرز اپوزیشن کے ہیں اور آٹھ ممبرز حکومت کے ہیں۔ یہ دونوں جمہوریت کے پہیے ہیں اور دونوں مل کر اپنی عزت میں اضافہ کر رہے ہیں۔ راناصاحب، آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کرلیں پھر میں اگلے مکرر کو دعوت دوں گا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے۔ اس کا پیغام عام عوام میں اچھا نہیں جاتا اگر requisition ہے، تو ہماری جو بنیادی ڈیوٹی یہاں پر ہے وہ legislation ہے اور legislation میں جب اسمبلی کا financial year ختم ہو جائے گا یا assembly year ختم ہو گا تو پوچھیں گے کہ آپ نے کتنے بلز پاس کئے ہیں؟ کتنے questions آئے ہیں؟ تو میں I must pay full I should pay تعریف کروں گا کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: ہمیں سب کو مل کر اسے ٹھیک کرنا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میری گزارش سن لیں۔ میں نے ابھی دو چار منٹ بات کرنی ہے کیونکہ مجھے پتا تھا کہ آج آپ نے یہ سوال کرنا ہے۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن آپ اور میں اکٹھے ہی رہے ہیں، اور اس وقت چودھری محمد اعجاز شفیع وزیر تھے، باقی ہم سب اپوزیشن میں تھے۔ کہتے ہیں نا "بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے،" وقت بدل گیا۔ "اَنا مارے اَنی نوں تے گھسن وجے تھمی نوں، وچوں وچ کھائی جاؤ تے اُتوں رولا پائی جاؤ"۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

جناب چیئرمین! یہ نہیں ہے کہ ہم کسی کی دل آزاری کرنا چاہتے ہیں مگر آپ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ بالکل افسران کی عزت ہونی چاہئے، احترام ہونا چاہئے مگر ان کی تربیت میں بھی کمی آئی ہوئی ہے کہ جب یہ ذاتی طور پر کسی حکومت کے ملازم بن جاتے ہیں تو پھر نظام خراب ہو جاتا ہے۔ یہاں پر جلسے کی بات ہوئی، میں اُس کا عینی شاہد ہوں میں نے بڑی political struggle کی ہے، 13 دفعہ قید

ہوا ہوں، مگر میں نے اصول کی سیاست کی ہے، آپ بھی میرے ساتھ رہے ہیں۔ آپ میرے جنرل سیکرٹری ہوتے تھے جب میں president People's Party Punjab ہوتا تھا، ہماری ایک working relationship تھی، آپ نے دیکھا ہو گا کہ میں نے بڑے بڑے جو سر کڈویں ہوندے سی اُن کو وہیں جواب دے دیتا تھا مگر اس وقت جو آپ کے ملک کی حالت ہے وہ بہت خطرناک مراحل میں چلی گئی ہے میں کہنا نہیں چاہتا on the floor of the House اس وقت جو آپ کے معروضی حالات ہیں Law and Order سے بھی زیادہ important ہیں کہ آپ کی existence of Pakistan; sovereignty of Pakistan; inter-provincial relations اور آپ کی سب سے اہم چیز the population growth ہے آپ کی آبادی بڑھ رہی ہے لیکن کمائی کا ذریعہ نہیں بڑھ رہا ہے آپ کی جو backbone ہے that is the agriculture زراعت کے حوالے سے آپ نے بات کی ہے میں بطور ایک کاشتکار آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس مرتبہ صرف ایک فصل میں مجھے 49 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے، میرا ذریعہ معاش بھی وہی ہے اب جب آپ کی گندم کی فصل آئے گی تو آپ دیکھیں گے کہ there will be shortage اب میں نے sowing کیسے کرنی ہے، آج ایک ہمارے فاضل رکن نے آپ کو hybrid seed کا بھی بتایا اس کی بھی فصل آجائے گی، آپ کی جو inputs ہیں ان کی قیمت کدھر چلی گئی ہے؟ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ دیکھیں نا آپ جو مرضی کریں you are running the show; you are on the saddle مگر this political system has to survive with one vision کہ democracy رہے گی worst type of democracy better than Marshal Law مگر اس وقت آپ دیکھیں there is saying; "you should not run after the butterflies, plant a flower and the butterflies will come to yourself آپ کے ملک میں حالات اچھے ہوں گے تو آپ کے ملک میں لوگ آئیں گے، میری family کسی اور کی فیملی کی میں بات نہیں کر رہا، میرے چچا کے بیٹے، تائے کے بیٹے، پھوپی کے بیٹے، ماموں کے بیٹے I am the only one living in Pakistan now .Some are engineer and some are in civil service لیکن سب چھوڑ کے چلے گئے ہیں کیوں؟ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارے بچوں کا یہاں پر مستقبل محفوظ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا پاکستان ہماری پہچان ہے کیونکہ اس ملک نے

ہمیں عزت دی ہے، آپ مہنگائی کی بات کرتے ہیں آپ مجھے بتائیں آپ کس طرح بجلی کا بل پورا دے سکتے ہیں، آپ یوٹیلیٹی بلز اور پٹرول کیسے afford کر سکتے ہیں، آپ ہمیں ہمارے حلقے سے یہاں آنے جانے کا 6 ہزار روپیہ دیتے ہیں، چلیں ہمارے پاس تو چھوٹی چھوٹی گاڑیاں ہیں ہمارا تو گزارا ہو جاتا ہے، آپ کیسے survive کر رہے ہیں آپ نے اپنے بچوں کو ایجوکیشن دلوانی ہے، یہاں پر بڑا simply یہ کہہ دیتے ہیں کہ بنگلہ دیش ماڈل do you know what Bangladesh did بنگلہ دیش نے یہ کیا تھا کہ اپنی population growth کرنے کے لئے اپنی عورتوں کو کام پر لگایا جب وہ کام پر آگئیں تو انہوں نے کہا we don't need so many kids now پھر وہ independent ہو گئیں اس طرح چلتا رہا ہے، اس وقت law and order کی یہ صورتحال ہے حالانکہ پولیس ہماری ہے کسی غیر ملک کی نہیں ہے، فوج میری ہے، میرے خاندان میں شہداء ہیں، میرے خاندان میں آفیسرز بھی ہیں، why we edge، مگر ہم ان کو ایک sweeping statement دیتے ہیں کہ یہ نہیں کرتے ہیں وہ میں اس لئے دیتا ہوں because they work under the command not of the boss سرکاری افسر اپنی نوکری کی خاطر سب کچھ قربان کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میری بات سن لیں میں نے تو بولنا نہیں تھا لیکن میں اس لئے بول رہا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ victimizationis the worst thing in politics آپ دیکھیں کہ آج آپ victimization کر لیں گے کل کو اللہ نہ کرے کوئی ایسا وقت آئے تو پھر ہمارا رویہ کیا ہونا چاہئے؟ آپ ملازمین کی بات کرتے ہیں تو ضرور کریں مگر اس وقت مہنگائی، بے روزگاری، لاقانونیت اور دہشتگردی یہ تمام مسائل درپیش ہیں اور میں یہاں on the floor of the House ایک فقرہ کہہ رہا ہوں کہ جب تک عمران خان پاکستان کا دوبارہ وزیراعظم نہیں بنے گا آپ کے معاملات ٹھیک نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! چلیں، بہت شکریہ۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! یہ میری بات آپ کو پسند ہو یا نہ ہو لیکن میں آپ کو یہ as a Pakistani کہہ رہا ہوں کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں بس رہا ہے، وہ قربانیاں دے رہا ہے اور یہاں پر کہا جا رہا تھا کہ عمران خان دو گھنٹے جیل میں نہیں گزار سکتا اس کی تو کبھی گردے، کمر، گردن اور سر میں درد نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! اور باقی ساری پارٹی کو دردیں ہو رہی ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! باقی پارٹی کو بھی درد نہیں ہو رہی، محترمہ یاسمین راشد بھی اِدھر ہیں اور یہاں پر چودھری اعجاز بھی ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! میں ان کے نام لینا نہیں چاہتا لیکن باقی ساری پارٹی بیمار ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! ہم نے اپنے رویوں سے اس چیز کو دیکھنا ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! جی، آپ کی یہ بات ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! جتنے ہمارے رویے بہتر ہوں گے تو ملک چلے گا۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ اب میرے پاس جن کے نام موجود ہیں وہ ممبرز مجھے نظر نہیں آرہے اگر آپ کہیں تو میں ان کے نام بول دیتا ہوں، احمد مجتبیٰ فتح خالق بندیال اور میجر اقبال صاحب کے نام شامل ہیں۔ امجد علی جاوید صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔ سپیکر صاحب نے آج ایک کمیٹی بنائی ہے جس کی approval بھی ہوئی ہے ایک نیا ٹول متعارف کروایا ہے منسٹر صاحب کی تقریر کے بعد ایک نیا ٹول ممبران کو ملا ہے، پہلے یہ ہوتا تھا کہ اجلاس کے شروع میں ہی پوائنٹ آف آرڈرز کا پریشر آجاتا تھا کہ ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیں اور ممبران اپنے حلقے یا پنجاب کے دوسرے مسائل پر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتے تھے لیکن اب ایک ٹول کا اضافہ ہوا ہے جس کو ہم matters other than Point of Orders کہتے ہیں لیکن وہ آخری آئیٹم کے طور پر اجلاس کے آخری حصے میں لئے جائیں گے آج ہمارے پاس دو ممبران کی طرف سے request آئی ہے ان ممبران کو ہم میاں صاحب کی تقریر کے بعد بات کرنے کا موقع دیں گے۔ اب میں آج کی جو general discussion ہوئی ہے اس پر میں، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں اور اس debate کو wind up کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آج اس ایوان کے تمام ممبرز کو چاہے وہ حکومتی یا اپوزیشن بنچز کی طرف سے ہیں خراج تحسین پیش کروں گا کہ یہ جو amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab#1997 اس document پر میں اسمبلی کے تمام ممبران کو خراج تحسین اور مبارکباد کرتا ہوں کیونکہ اس amendments سے الحمدللہ آج with the implementation of these amendments ہم نیشنل اسمبلی کے powerat آگئے ہیں اب ہماری اسمبلی زیادہ مضبوطی سے اور زیادہ اچھے طریقے سے working کرے گی، ہمارے جو دونوں اطراف کے ممبرز ہیں وہ زیادہ بہتر طریقے سے perform کر سکیں گے اور اسمبلی کی proceedings میں مزید بہتری آئے گی۔ میں اس حوالے سے چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف کو خراج تحسین اور مبارکباد پیش کروں گا کہ ان کی خصوصی ہدایات کے مطابق یہ کام عمل میں آیا اور میں جناب سپیکر کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں میں ایک مرتبہ پھر تمام ممبرز کو اور پورے ہاؤس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس کمیٹی کے ممبرز کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ آج کا اجلاس اپوزیشن کی requisition پر بلایا گیا تھا اور آپ نے ابھی خود بھی یہ بات کہی ہے کہ ہماری معزز اپوزیشن کے صرف تین ممبرز یہاں پر تشریف فرما ہیں اور آپ نے ان کو یہ کہا بھی ہے تو میں بھی ان سے یہی کہوں گا کہ جب آپ requisition جمع کرواتے ہیں تو کم از کم اتنے ممبرز تو ہاؤس میں موجود ہونے چاہئیں کیونکہ آج انتہائی اہم لاء اینڈ آرڈر اور پرائس کنٹرول دو اہم issues پر بات کی گئی ہے اور آپ ان issues پر بار بار claim کرتے ہیں۔ دیکھیں، آپ اس ایوان میں عوام کی بات کرنے آئے ہیں تو آپ کو عوام کی بات کرنے کے لئے یہاں ہاؤس میں ہونا چاہئے اور میں ان سے صرف یہی کہوں گا کہ جس دن لاء اینڈ آرڈر اور پرائس کنٹرول پر ہماری گورنمنٹ کی طرف سے اجلاس بلایا جائے گا اور اس میں جب یہاں پر یہ issues رکھے جاتے ہیں تو اس دن ہماری سائیڈ کی حاضری کافی بہتر ہوتی ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ کبھی بھی جب ہمارے بلائے گئے اجلاس میں یہ دونوں موضوعات پر عام بحث رکھی گئی ہو یا اور بھی کوئی discussion جو عوام کے issues کے حوالے سے related ہوں تو ہم اپنی حاضری کو بہتر رکھیں۔ دوسرا میں ان سے یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ آج کا اجلاس شروع ہوئے تقریباً 07 گھنٹے کا وقت

گزر چکا ہے تو میرے خیال میں پہلے دو، تین گھنٹے کے دوران ہی اپوزیشن کے ممبران کی اتنی تعداد نہیں رہی اور اگر ہم اُس وقت کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیتے تو آج کا اجلاس اسی وقت ختم ہو جاتا اور یہ discussion نہ ہو سکتی جو ابھی یہاں پر ہوئی ہے۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ابھی خاص طور پر میرے معزز اپوزیشن کے بھائیوں نے بڑی بڑی باتیں کی ہیں اور جو وہ الزامات کی بوچھاڑ کرتے ہیں اور یہاں on the floor of the House وہ غلط بیانی کرتے ہیں اور یہاں پر کہا گیا ہے کہ قیدی نمبر 804 ایک visionary leader ہے تو اس قیدی نمبر 804 کا وژن کیا تھا؟ ان کا وژن کٹے، وَچھے اور مرغیاں تھا اور اس قیدی نمبر 804 کو جب 2018 میں RTS بٹھا کر اس 804 کو جعلی ووٹوں سے اس ملک پر مسلط کیا گیا اس کے بعد انہوں نے جو اس ملک کا حال کیا، چار سال میں وہ inflation جو ہم نے 4 فیصد پر چھوڑی تھی ان کے دور میں 40 فیصد سے اوپر یہ مہنگائی چلی گئی جس کی یہ آج بات کرتے ہیں۔ اگر ان کو عوام کا درد ہوتا تو یہ اس inflation کو کنٹرول کرتے وہ صاحب جو قیدی نمبر 804 ہیں وہ یہ فرماتے ہوتے تھے کہ اگر قرض لوں گا تو خودکشی کر لوں گا لیکن جتنا قرضہ پچھلے 70 سالوں میں ساری حکومتوں نے مل کر لیا اس اکیلے شخص نے اس سے زیادہ قرضہ لے کر اس ملک کا دیوالیہ نکال دیا۔ آج پاکستان جن مشکل ترین حالات سے گزر رہا ہے ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے جو انہوں نے آئی ایم ایف کے ساتھ کیں اور دیگر اداروں کے ساتھ کیں اور جس طرح انہوں نے اس ملک کو چلایا اس کی وجہ سے آج ہمارا یہ ملک ان مشکلات سے گزر رہا ہے۔ پھر ان کا لیڈر اتنا visionary تھا کہ اس کو پوری پنجاب اسمبلی میں بزدار جیسے وسیم اکرم پلس کے علاوہ اس صوبے کو چلانے کے لئے کوئی شخص نہیں ملا۔ وہ صوبہ جسے میاں شہباز شریف نے اپنی good governance سے چلایا جس وجہ سے نا صرف پاکستان میں بلکہ پاکستان سے باہر بھی پنجاب سپیڈ کی بات ہوتی تھی۔ اس بزدار نے اس صوبے کا یہ حال کیا۔ اس بزدار کو یہاں پر لگایا گیا ان کی کرپشن کی داستانیں وہ کہاں سے شروع ہوتی ہیں اور بنی گالا تک جاتی ہیں، پنکی پیرنی تک جاتی ہیں، فرح گوگی تک جاتی ہیں لیکن یہ کرپشن کی بات ہم پر ڈالتے ہیں۔ پھر یہ یہاں پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہماری لیڈر شپ 50 سال اس ملک پر حکمران رہی ہے۔ میں ان کا حساب ٹھیک کرنا چاہوں گا، میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ میاں محمد نواز شریف 1990 میں پہلی دفعہ وزیر اعظم بنے اور انہیں حکومت پوری نہیں کرنے دی گئی اور 1993 میں ان کی گورنمنٹ ختم کر دی گئی۔ پھر وہ 1997 میں وزیر اعظم بنے اور

1999 میں ان کی گورنمنٹ ختم کر دی گئی پھر 2013 میں وزیر اعظم بنے اور 2017 میں ان کی حکومت ختم کر دی گئی۔ میاں محمد نواز شریف کا یہ جو تقریباً9 سال کا دور ہے اگر وہ پاکستان کی70 سال کی تاریخ سے نکال دیں تو پاکستان میں آپ کو کوئی ڈویلپمنٹ نظر نہیں آتی۔ میاں محمد نواز شریف ایک visionary لیڈر رہے جس نے پاکستان میں موٹرویز کا جال بچھایا، میاں محمد نواز شریف ایک visionary لیڈر رہے ہم نے70 سال میں 10 ہزار میگاواٹ بجلی بنائی اور نواز شریف نے اپنے چار سالہ دور میں 10 ہزار میگاواٹ اور بجلی add کر کے 20 ہزار میگا واٹ پر لے گئے ، لوڈ شیڈنگ کے اندھیروں کو ختم کیا۔ نواز شریف کے دور میں inflation چار فیصد پر آئی، نواز شریف وہ لیڈر رہے جس نے2017 میں آئی ایم ایف کو خیر آباد کہہ دیا، نواز شریف کے دور میں پٹرول60 روپے لیٹر ملتا تھا، نواز شریف کے دور میں آٹا30 روپے کلو ملتا تھا، نواز شریف کے دور میں چینی50 روپے کلو ملتی تھی۔ ان کو یہ ساری چیزیں بھولنی نہیں چاہئیں اور جب یہ سب موٹروے پر سفر کرتے ہیں تو موٹروے ان کو بتا رہی ہوتی ہے کہ یہ visionary لیڈر نواز شریف نے بنائی ہے۔ نواز شریف صاحب کا جو سب سے بڑا کارنامہ ہے جس کی وجہ سے رہتی دنیا تک ہماری آنے والی نسلوں کا سر بھی فخر سے بلند رہے گا وہ میاں محمد نواز شریف نے جو ایٹمی دھماکے کر کے اس پاکستان کو عالم اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت بنایا۔ یہ بتائیں ان کے قیدی نمبر 804 نے کیا کیا؟ اور ان کے قیدی نمبر 804 کا وژن اور کرتوت تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ آگے سے ان کے چاہنے والوں کا حال دیکھیں جوتی پر قیدی نمبر 804 لکھتے ہیں، قربانی والے بکرے پر قیدی نمبر 804 لکھتے ہیں، گھوڑے پر 804 لکھتے ہیں، کپڑوں پر 804 لکھتے ہیں۔ جو ان لوگوں کے لیڈر کا وژن ہے وہی ان کا وژن ہے لہٰذا ان کو بندہ کیا کہہ سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پہلے price hike پر تھوڑی سی بات کروں گا کہ price hike کنٹرول کے حوالے سے پچھلے چھ ماہ میں گورنمنٹ نے پرائس کنٹرول کے حوالے سے جو اقدامات کئے ہیں اس کی وجہ سے آج آٹا ڈیڑھ سو روپے فی کلو سے 75 روپے پر آ گیا ہے۔ کھانے پینے کی تمام چیزوں کی قیمتیں کنٹرول میں آ رہی ہیں۔ یہ کہہ رہے تھے کہ محترمہ مریم نواز شریف نے پچھلے چھ ماہ کیا کیا ہے تو میں ان کو کہوں گا کہ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا یہ تو ابھی شروعات ہیں۔ یہ اسی طرح پانچ سال بولتے رہیں گے اور مریم نواز شریف صاحبہ پانچ سال پراجیکٹ پر پراجیکٹ announce کرتی چلی جائیں گی اور وہ پراجیکٹس پایہ تکمیل تک بھی پہنچیں گے۔ اب میں ان کو

بتا دیتا ہوں کہ وہ inflation جو پچھلے تین سال سے یعنی کے ان کے دور سے 30 فیصد سے نیچے نہیں آ رہی تھی وہ آج 11 فیصد پر آ چکی ہے۔میں نے 11 فیصد کا ڈیٹا نہیں نکالا بلکہ انٹرنیشنل ادارے کہہ رہے ہیں کہ آج مہنگائی کی شرح 11 فیصد پر آ چکی ہے۔اس کے علاوہ اس وقت ہر طرف آپ کی overall اکانومی کے positive indicators آ رہے ہیں۔ آپ کے بنکوں کا ڈسکاؤنٹ ریٹ 17.50 فیصد پر آ گیا ہے لیکن حکومت اسے اور کم کرنا چاہ رہی ہے، کاروبار چلنے شروع ہو رہے ہیں۔ اس وقت بجلی کا مسئلہ ضرور ہے پہلے کسی حکومت کو IPPs کے ساتھ بات کرنے کا خیال نہیں آیا۔ یہ IPPs ہم تو نہیں لائے پرانے ہیں، یہ اپنے دور میں بھی بات کر سکتے تھے مگر انہوں نے نہیں کی لیکن ہم IPPs سے بات کر رہے ہیں اور بجلی کا ریٹ نیچے لے کر آئیں گے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ پنجاب میں محترمہ مریم نواز شریف نے دو مہینوں میں بجلی کی مد میں 50 ارب روپے سے زیادہ کی سبسڈی دی ہے، جن لوگوں کے بجلی کے بل 200 سے 500 یونٹ تک تھے انہیں فی یونٹ 14 روپے سبسڈی دی گئی ہے اور یہ حکومت پنجاب نے اپنے وسائل سے دی ہے۔ اسی طرح آپ اسی مہینے دیکھیں گے کہ 200 یونٹ سے کم والے لوگوں کو مفت سولر سسٹم دیا جا رہا ہے۔ پھر 200 یونٹ سے 500 یونٹ تک جو لوگ ہیں انہیں سولر سسٹم کے لئے آسان شرائط پر قرضے دیئے جائیں گے جس کا سود گورنمنٹ برداشت کرے گی تاکہ وہ سولر لگائیں اور لوئر مڈل کلاس تک لوگوں کو relief دیا جائے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد "اپنا گھر اپنی چھت" کا پروگرام شروع کر دیا گیا ہے جن شہروں میں جس کے پاس پانچ مرلے تک اپنی ذاتی زمین ہے اسے بغیر سود کے پندرہ لاکھ روپے قرضہ دیا جائے گا۔ اسی طرح جن لوگوں کے پاس گاؤں میں اپنی دس مرلے تک زمین ہے انہیں گھر بنانے کے لئے پندرہ لاکھ روپے تک کا قرضہ دیا جائے گا۔وزیر اعلیٰ صاحبہ نے یہ announce کیا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ پانچ سالوں میں پانچ لاکھ سے زیادہ لوگوں کو "اپنا گھر اپنی چھت" فراہم کریں گے۔ اسی طرح اور بہت سارے initiatives لئے گئے ہیں جن میں لوگوں کو relief دیا جا رہا ہے، عام پبلک کو relief دیا جا رہا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ لوگوں کی facilitations کے پراجیکٹس ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور بڑے میگا پراجیکٹس بھی شروع کئے جا رہے ہیں جن میں آئی ٹی سٹی ہے، اس کے بعد نواز شریف کینسر ہسپتال ہے، پھر کسان کارڈ

ہے، گرین ٹریکٹر سکیم ہے جس میں فی ٹریکٹر دس لاکھ روپے سبسڈی دی جائے گی۔ پورے پنجاب میں جن کسانوں نے کسان کارڈ کے لئے apply کیا تھا انہیں ڈیڑھ لاکھ روپے مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر بار بار گندم کے حوالے سے بات کی جاتی ہے میں بتانا چاہوں گا کہ گندم نہ خریدنے سے اگر ایک یا دو لاکھ کسانوں کو تھوڑا سا problem ہوا ہے لیکن ہم نے پنجاب میں کروڑوں لوگوں کو فائدہ دیا ہے جو مریم نواز شریف صاحبہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آج آٹا ڈیڑھ سو روپے فی کلو سے 75 روپے پر آ گیا ہے۔ ان کے دور سے روٹی 25 روپے کی چلی آ رہی تھی لیکن آج پورے پنجاب میں روٹی چودہ پندرہ روپے میں مل رہی ہے۔ اسی طرح باقی کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتوں میں inflation کم ہونے کی وجہ سے کمی آئی ہے اور بجلی کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ میں نے کسان کارڈ کے حوالے سے بتایا ہے۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کے لئے لیپ ٹاپ سکیم شروع کی جا رہی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو ڈنڈے پکڑوائے اور پٹرول بم دیئے۔ ہم نے نوجوانوں کو پہلے بھی لیپ ٹاپ دیئے تھے اور اب پھر لیپ ٹاپ سکیم شروع کی جا رہی ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ آپ اگلے ایک دو ماہ میں دیکھیں گے نوجوانوں کو پھر سے لاکھوں کی تعداد میں لیپ ٹاپ merit پر دیئے جائیں گے۔ اسی طرح ان کو merit پر الیکٹرک بائیک دی جا رہی ہیں۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! اسی طرح طلباء و طالبات کے لئے دوبارہ سے وظائف شروع کئے گئے ہیں۔ فیلڈ ہسپتال شروع کئے گئے ہیں۔ یہ موبائل فیلڈ ہسپتال صرف مسلم لیگ (ن) کے حلقوں میں نہیں بلکہ پورے پنجاب میں لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں میسر کر رہے ہیں۔ اسی طرح Clinic on Wheels کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے اور اس سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے دور حکومت میں free medicines ختم کر دی تھیں اب ہم نے دوبارہ سے شروع کی ہیں۔ ہماری حکومت ہر سیکٹر میں اصلاحات لے کر آ رہی ہے۔ ہم نے 400۔ ارب روپے کا Agriculture Package دیا ہے۔ اسی طرح industries side پر بہت کام ہو رہا ہے۔ ہماری قائد محترمہ مریم نواز شریف کا سب سے زیادہ focus شعبہ تعلیم

اور شعبہ صحت پر ہے۔ پچھلے چار سالوں میں انہوں نے ان شعبوں پر کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ان کے دور حکومت میں ڈاکٹرز بھرتی نہیں کئے گئے۔ آج 35ہزار سے زیادہ ڈاکٹروں کی کمی ہے جس کو ہماری حکومت پورا کر رہی ہے۔ آج ایک لاکھ سے زیادہ اساتذہ کی کمی ہے۔انہوں نے اپنے چار سالہ دور حکومت میں ایک ٹیچر بھرتی نہیں کیا۔میاں محمد شہباز شریف نے اپنے دور حکومت میں ڈیڑھ لاکھ teachers بھرتی کئے تھے۔ تھوڑا وقت لگے گا ان شاءاللہ تعالیٰ ہم تمام مسائل پر قابو پا لیں گے۔ہم پورے وثوق سے یہ بات کر سکتے ہیں کہ چاروں صوبوں میں اگر کسی صوبے میں کام ہو رہا ہے تو وہ صوبہ پنجاب ہے۔ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ ترقیاتی کاموں اور اصلاحات کے حوالے سے سب سے آگے نظر آتی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہاں پر اپوزیشن کے ساتھی بات کرتے ہیں کہ ٹک ٹاک بنتی ہیں۔ٹک ٹاک یا سوشل میڈیا لوگوں تک اپنا پیغام مختصر وقت میں پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے۔ہم ان کی طرح گالی گلوچ یا اداروں کے خلاف باتوں کا ٹک ٹاک نہیں بناتے۔ان کے چیف منسٹر جس طرح کی زبان استعمال کرتے ہیں وہ ساری دنیا دیکھ رہی ہے،اسے پورا پاکستان دیکھ رہا ہے اور لوگ اس پر اپنا فیصلہ ضرور دیں گے۔فرق صاف ظاہر ہوتا ہے۔ایک طرف محمد نواز شریف صاحب کی بیٹی ہیں۔وہ محمد نواز شریف جنہوں نے کبھی اپنے مخالف کو اوئے توئے کر کے یا غلیظ زبان سے نہیں بُلایا۔دوسری طرف قیدی نمبر 804 ہے جو ہمیشہ لوگوں کو گالی گلوچ کر کے بُلاتے ہیں اور انہوں نے اپنے ورکرز کو بھی یہی ٹریننگ دی ہے جو کہ بہت غلط ہے۔اب اعجاز شفیع صاحب میرے بھائی ہیں۔انہوں نے کہا کہ بچوں کو پولیس چھوڑ نہیں رہی۔ان بچوں نے ضرور گالی گلوچ کیا ہو گا یا بدتمیزی کی ہو گی۔14۔اگست منانے سے کوئی کسی کو نہیں روکتا۔آپ 14۔اگست منائیں کیونکہ یہ پاکستان کی آزادی کا دن ہے مگر آپ پاکستان کی بات کریں۔آپ کی کوئی چھوٹی سی میٹنگ ہو یا بڑا جلسہ ہوتا ہے تو اس میں آپ اداروں کے خلاف باتیں کرتے ہیں، آپ مخالفین کے لئے گالی گلوچ کرتے ہیں اور آپ اپنے مخالفین پر جھوٹے الزامات لگاتے ہیں۔آپ اپنے گریبان میں جھانکیں۔آپ کا لیڈر پاکستان کا سب سے corruptانسان ہے۔آپ پنکی پیرنی اور فرح گوگی کی کرپشن دیکھیں۔آپ بزدار کی کرپشن دیکھیں۔آپ لوگوں نے ملک کو دیوالیہ کر دیا۔مجھے سمجھ نہیں آتی کہ KPK کے لوگوں نے ان کو کس طرح ووٹ

دے دیئے ہیں۔ صوبہ KPK ترقی کی طرف گامزن تھا لیکن انہوں نے گیارہ سالوں میں اس کو دیوالیہ کر دیا ہے۔ آج ان کے پاس وہاں کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ آج بھی صوبہ KPK میں ان کی کرپشن کے چرچے زبان زد عام ہیں۔

جناب چیئر مین! اب میں Law and Order پر بات کروں گا۔ میں Law and Order پر بات کرنے سے پہلے اپنے اپوزیشن کے معزز دوستوں کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہاں پر ایک وسیم اکرم پلس عثمان بزدار صاحب تھے جو رشوت لے کر ایس پی، ڈی آئی جی، ڈی سی اور کمشنر لگاتے تھے اور یہ سلسلہ ان کے دور میں نیچے تک چلتا تھا۔ آج الحمدللہ تمام افسران کی merit پر posting ہوتی ہے۔ تین تین افسران کا پینل بنتا ہے۔ اگر کوئی ڈی پی او تعینات کرنا ہے تو محکمہ کی طرف سے، آئی جی پولیس کی طرف سے تین افسران کا پینل وزیر اعلیٰ صاحبہ کو بھیجا جاتا ہے اور وہ ان تین لوگوں کا انٹرویو کرتی ہیں اور merit پر افسران تعینات ہوتے ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہتا کہ پچاس لاکھ یا تیس لاکھ روپے دے دو تو تمہیں لگا دیں گے۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں عثمان بزدار کے دور حکومت کی طرح کوئی چھوٹی چھوٹی دکانیں کھلی نہیں ہوئیں کہ ہر بندہ ایک ایک کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اور افسران کی تعیناتی کے لئے پیسے جیب میں ڈال رہا ہے اور کرپشن کر رہا ہے۔ اسی طرح اے۔ سی، ڈی۔ سی اور کمشنر کی تعیناتی کے لئے تین تین افسران کا پینل بنتا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ اپنی ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر ڈی سی اور کمشنر کی تعیناتی کے لئے خود انٹرویو کرتی ہیں اور کوشش یہ کی جاتی ہے کہ best officers کو تمام اضلاع میں بھیجا جائے تاکہ وہ وہاں پر اچھا perform کر سکیں۔

جناب چیئر مین! میں مختصراً پچھلے سال اور اس موجودہ سال کا comparison دینا چاہوں گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ صوبہ پنجاب میں امن و امان کی صورتحال بہت اچھی ہو گئی ہے اور یہاں پر دودھ اور شہد کی نہریں بہنی شروع ہو گئی ہیں مگر overall پچھلے چھ ماہ میں ہماری working کی وجہ سے امن و امان کی صورتحال بہتر ہو رہی ہے۔ اس حوالے سے میں آپ کو تھوڑا سا overview دوں گا اور پھر کچے کے علاقے کے حوالے سے بھی بات کرنی چاہوں گا کیونکہ یہاں ہمارے دوستوں نے کچے کی بابت بات کی ہے۔

جناب چیئر مین! جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائی کے ساتھ ساتھ پولیس امن وامان کو قائم رکھنے کے لئے ہر دم کوشاں ہے اور یہ بات باعث اطمینان ہے کہ موجودہ سال گھناؤنے جرائم کی رجسٹریشن اور پراپرٹی سے متعلقہ جرائم کے حوالے سے 15 پر calls میں نمایاں کمی آئی ہے۔ دیئے گئے اعداد و شمار اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ پنجاب پولیس اپنی ذمہ داریوں کو احسن انداز سے سر انجام دے رہی ہے۔ سب سے پہلے ڈکیتی کی وارداتوں کے حوالے سے اعداد و شمار عرض کروں گا کہ سال 2023 میں 1663 مقدمات درج ہوئے جبکہ سال 2024 میں جب سے ہماری حکومت آئی ہے ڈکیتی کے اب تک 1098 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ سال 2023 میں راہزنی کی وارداتوں کے 89338 مقدمات درج ہوئے جبکہ سال 2024 میں ایسے مقدمات کی تعداد 76172 رہی ہے۔ یہ چھ ماہ کا data میں آپ سے compare کر رہا ہوں۔ اسی طرح گاڑی چوری کی وارداتوں کے حوالے سے سال 2023 میں 84003 مقدمات درج ہوئے جبکہ سال 2024 میں مقدمات کی تعداد 64597 رہی ہے جو واضح کمی ہے۔ گاڑی چھیننے کی وارداتوں کے حوالے سے سال 2023 میں 13001 مقدمات درج ہوئے جبکہ سال 2024 میں مقدمات کی تعداد 12290 رہی ہے۔ منشیات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے 2023 میں 60100 مقدمات درج کئے جبکہ 2024 میں 44200 مقدمات درج کئے گئے جو ایک اچھی خاصی کارروائی بنتی ہے کیونکہ منشیات کے خلاف ہمارا crack down بہت swear ہے اس حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحبہ کی طرف سے بڑی سخت ہدایات ہیں جن پر پولیس افسران عملدرآمد کر رہے ہیں۔ پتنگ بازی کے خلاف بھی وزیر اعلیٰ صاحبہ نے بڑی سختی کی ہوئی ہے تو پتنگ بازی کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے پتنگ اُڑانے والے، پتنگ بنانے والے اور ڈور بنانے والوں کے خلاف 2023 میں 4885 مقدمات درج کئے جبکہ سال 2024 میں 11507 مقدمات درج کئے گئے جو پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے ایک بہت اچھی کارروائی ہے۔ بجلی چوری کے خلاف مہم بڑی تیزی سے جاری ہے کیونکہ اُس کی وجہ سے بھی لوگوں کو problem آتی ہے۔ میاں شہباز شریف کی حکومت آئی تھی تو انہوں نے 2023 میں بجلی چوری کے خلاف مہم شروع کی تھی تو بجلی چوری کے خلاف پنجاب میں اب تک 136383 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ صوبے سے سمگل شُدہ سامان کی نقل و حرکت کے لئے 14 بین الصوبائی سرحدی چیک

پوسٹیں قائم کی گئی ہیں جن پر شرپسند عناصر سمگل شُدہ سامان کی نقل و حرکت پر کنٹرول کرنے کے لئےdigitize کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں کچے پر بات کرنے سے پہلے یہ کہوں گا کہ جیسے ابھی سپیکر صاحب نے بھی کہا ہے تو ہماری law and order committee, already اس کو دیکھ رہی ہوتی ہے اُس کا میں بھی ممبر ہوں۔ ہمارے معزز اراکین جن کا تعلق کچے کے علاقے سے ہے انہوں نے کہا ہے تو میں یہ چیز کمیٹی میں رکھوں گا۔ خواجہ سلمان رفیق صاحب اُس کمیٹی کے سربراہ ہیں، اُس کمیٹی میں آئی جی اور سیکرٹری داخلہ بھی ہوتے ہیں۔ ہماری حکومت نے کچے کے بارے میں پچھلے چار سے چھ مہینے میں جو کیا ہے ہم معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار جن کا تعلق کچے کے علاقے سے ہے ان کو اس حوالے سے پوری briefing دیں گے۔ میں اگلے ہفتے دس دن میں اُن کی میٹنگ رکھوا دوں گا جس میں انہیں سارا brief کریں گے اور ہم ان سے بھی feed back لیں گے کیونکہ ان کا feed back آنے سے ہم زیادہ بہتر طور پر وہاں پر perform کر سکتے ہیں۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہماری پولیس اور سکیورٹی ایجنسیوں کے لوگ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ہمارے گھروں میں امن وامان کے لئے دن رات کوشاں ہیں اور دہشت گردی کی اس جنگ میں اب تک ہماری فوج کے جوانوں، ہماری پولیس کے جوانوں اور ہمارے ہزاروں بے گناہ شہریوں نے جامِ شہادت نوش کیا تو اسی طرح کچے کے علاقے میں بہت سارے پولیس والے، سکیورٹی ایجنسیوں کے لوگ اور بے گناہ شہری بھی شہید ہوئے جنہیں ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہم اس حوالے سے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ 2018 میں یہ پنجاب وسیم اکرم پلس بُزدار کو ملا تھا تو اُس سے پہلے میاں شہباز شریف صاحب نے پنجاب میں کچے کے علاقے کے ڈاکوؤں کو تقریباً ختم کر دیا تھا کیونکہ پچھلے پانچ چھ سال میں وہاں پر اُس طرح سے کارروائیاں نہیں ہوئیں تو پھر انہوں نے سر اُٹھا لیا۔ وہ سندھ کی طرف سے اِدھر آجاتے ہیں، بلوچستان سے بھی اِدھر آجاتے ہیں کیونکہ وہاں پر اس طرح کی کارروائیاں نہیں ہو رہی تھیں۔ کچے کا علاقہ دریائے سندھ کے کنارے پنجاب کے اضلاع رحیم یار خان، راجن پور اور سندھ کے اضلاع گھوٹکی اور کشمور کے درمیان پھیلا ہوا ہے اس کی لمبائی تقریباً 65 کلومیٹر جبکہ چوڑائی تقریباً 20 کلومیٹر ہے۔ انتہائی دشوار گزار جزیروں پر مشتمل یہ جگہ کئی دہائیوں سے ڈاکوؤں

کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے جن کے پاس ملٹری گرنیڈ اسلحہ، راکٹ لانچر، انٹی ایئر کرافٹ گنز وغیرہ موجود ہیں جو کہ بُلٹ پرُوف گاڑیوں اور APS کو بھی بُری طرح سے نقصان پہنچاتا ہے۔ دریائی پانی کی وجہ سے پولیس ملازمین کو کشتیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے اور وہ محفوظ مقامات پر مورچہ زن خطرناک مجرمان کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ مون سون کے دنوں میں کماد کی دس بارہ فٹ اُونچی فصل ان ملزمان کو چُھپنے اور گھات لگا کر حملہ کرنے جیسی کارروائیوں میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ فصلوں، جنگلوں، جھاڑیوں، ٹیلوں، دریائی پانی اور یہاں کی مقامی آبادی کی وجہ سے پولیس کو دُور سے ان criminals کو ٹارگٹ کرنے میں انتہائی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مزید برآں اس علاقے میں road infrastructure نہ ہونے اور جزیرائی علاقے کی وجہ سے قانون نافذ کرنے والے ادارے یہاں اپنی عمل داری قائم کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ یہاں پر gangs 11 ہیں جو رحیم یار خان اور راجن پور کو متاثر کرتے ہیں اور ان میں تقریباً 300 لوگ ہیں۔ ان gangs کے خلاف اب تک 18 منظم grand operations کئے گئے ہیں۔ gangs کے خلاف چھوٹے پیمانے پر operations 26 کئے گئے ہیں۔ دوران operations ہماری پولیس 148 لوگوں کو ہلاک کر چکی ہے۔ افسران پولیس جو اپریل 2023 سے قبل کئے گئے operations میں شہید ہوئے وہ 18 ہیں۔ افسران پولیس 2023 سے آج تک کئے گئے operations میں شہید ہونے والوں کی تعداد 22 ہے۔ سب سے زیادہ لوگ جو ان کچے کے ڈاکوؤں کے قابو آتے ہیں وہ honey trap ہے تو ان honey traps کے 581 لوگ ڈاکوؤں سے بچائے گئے ہیں۔ کچا میں اب تک ہم پولیس کی pickets 57 پر پہنچ چکے ہوئے ہیں اور اس وقت زیر تعمیر pickets 21 ہیں اور کچہ میں پولیس کی کُل نفری 1616 ہے۔ اسی طرح ماچکا میں 22۔ اگست 2024 کو کوشر اور کوشر گینگ کے criminals نے پولیس موبائلز کو ambush کر کے 12 ملازمین کو شہید، 9 ملازمین کو زخمی کیا اور ایک ملازم کو اغوا کیا جب کہ پولیس کی جوابی کارروائی میں ایک ڈاکو ہلاک اور ایک ڈاکو زخمی ہوا۔ مغوی پولیس ملازم کو بعد ازاں بازیاب کروالیا گیا تھا۔ وہاں پر اب head money بھی رکھی گئی ہے اور اس head money کو بڑھا دیا گیا ہے۔ کچے کے کوئی 60 انتہائی خطرناک مجرمان کی گرفتاری کے لئے پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ نے سر کی قیمت 3 درجات میں مقرر کی ہے جو بالترتیب major criminals کا ایک کروڑ روپے head money

ہے، second category کا 50 لاکھ روپے head money ہے اور third category کے مجرمان کی 25 لاکھ روپے head money ہے۔ ہماری حکومت جب سے آئی ہے کچے کے مجرمان کی سرکوبی کے لئے پولیس کو مزید weapon and logistic فراہمی کی مد میں 1791 ملین روپے منظور کئے گئے ہیں۔ ہم وہاں پر اُن کی capacity building بھی کر رہے ہیں کیونکہ اُن ڈاکوؤں کے پاس latest weapons ہیں اب ہم پولیس کو bullet proof گاڑیاں اور APC's بھی دے رہے ہیں، ہم پولیس کو thermal drowns بھی لے کر دے رہے ہیں اور پولیس کو ایسے weapons لے کر دے رہے ہیں جن سے وہ اُن ڈاکوؤں کا اچھے طریقے سے مقابلہ کر سکیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے دو سے تین ماہ میں ہماری پولیس کی اتنی capacity building ہو جائے گی پھر ہم وہاں پر major operations کر کے کوشش کریں گے کہ جلد از جلد کچے کے علاقے کو ڈاکوؤں سے پوری طرح سے خالی کرایا جائے۔ کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ وزراء کو وہاں پر جانا چاہئے تو ہم بالکل یہ plan کر رہے ہیں کہ ہماری وزراء کی کمیٹی، آئی جی صاحب اور ہوم سیکرٹری plan کر رہے ہیں کہ اس مہینے یا اگلے مہینے خود موقع پر جا کر پولیس کی مشکلات کو دیکھیں اور اُن کا solutions بھی دیں۔ وہ چونکہ بڑا hard area ہے جس کی وجہ سے پولیس والوں کی جان کا خطرہ ہے تو ہماری حکومت نے اُن کے لئے hard area allowance sanction کر دیا ہے جو وہاں کے پولیس والوں کو تنخواہ کے علاوہ پیسے ملیں گے۔ میں یہاں پر ایک اور چیز بھی بتانا چاہوں گا کہ ہمارے پہلے سال کے بجٹ میں 19 اضلاع میں safe city operational ہو جائے گا۔ ہم کوشش یہ کریں گے کہ اگلے سال دسمبر 2025 سے پرلے پرلے پنجاب کے تمام اضلاع میں جو سیف سٹی کیمرے operational ہو جائیں۔ اس سے آپ کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر کرنے میں بہت مدد ملتی ہے اور بہت بہتر ہوتی ہے۔ ہماری حکومت جس طرح ہر سیکٹر میں کام کر رہی ہے تو لاء اینڈ آرڈر بھی ہمارا میجر سیکٹر ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب کے ساڑھے 12 کروڑ لوگوں کی سیفٹی کے لئے ہمیں دن رات کام کرنا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اور ہماری تمام ٹیم اس پر کام کر رہی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم آج کے اجلاس کے آخری حصے کی طرف جاتے ہیں۔ آج اس کا پہلا دن ہے۔ یہ Matters other than Points of Order ہے۔

اس میں سوائے جمعہ کے ہر روز جس دن اجلاس ہو گا کسی ایسے معاملے کو اٹھانے کے لئے جو point of order نہ ہو ہر نشست کا آخری آدھا گھنٹہ مختص کر سکتے ہیں۔ سپیکر کی رضا مندی کے بعد رکن کو اسے پیش کرنے کی اجازت ہو گی۔ مسئلہ صوبائی حکومت کے دائرہ عمل میں ہونا چاہئے اور کوئی رکن ایک سے زیادہ معاملات نہیں اٹھا سکتا۔ یہ اس کی ابتدائی شکل ہے۔ آج Matters other than Points of Order کا پہلا دن ہے جیسے جیسے ہم اس کی exercise یا practice کریں گے تو اس کے بارے میں روایت بھی بنتی جائے گی اور کچھ اصول بھی وضع ہوتے جائیں گے۔ آج پہلا matter جو Matters other than Points of Order میں ہے۔ چونکہ اجلاس کے شروع میں محترمہ قدسیہ بتول نے پہلے لکھ کر دیا تھا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! Matters other than Points of Order کے حوالے سے ہمیں کیا اجلاس سے پہلے تحریری طور پر دینا پڑے گا۔ یہ بہت اہم بات ہے جیسے مثال کے طور پر میں ایک معاملہ اٹھانا چاہتا ہوں جس کے لئے آدھ گھنٹہ مقرر ہے۔

جناب چیئرمین: آج آخری آئٹم سے پہلے عام بحث ہو رہی تھی۔ اس وقت تک آپ سیکرٹریٹ کو اپنے نام کے ساتھ لکھ کر دیں کہ میں Matters other than Points of Order بات کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ یہ ایمرجنسی میں آئے گا۔ اگر آپ political point scoring کے لئے کھڑے ہو جائیں گے تو ہم اس آئٹم کا misuse کریں گے اور وقت ضائع کریں گے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر ایم پی اے کے حلقے کے مسائل ہوتے ہیں اور overall پورے پنجاب کے issues ہوتے ہیں مثلاً گندم پنجاب کا issue ہے۔ آج وقفہ سوالات شوگر کے حوالے سے معاملات سامنے آئے، لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال، ہیلتھ، ایجوکیشن اور جتنے بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے issues ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں منع تو کسی کو نہیں کر سکتے کہ اس کے اوپر بھی کھڑے ہو کر آپ ملک کی سیاسی صورتحال کے اوپر بات شروع کر دیں۔ ہم منع تو نہیں کر سکتے لیکن آپ اس وقت misuse کریں گے۔ اس پر اگر ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہی بات ہو تو بہتر ہے۔ چونکہ آج پہلا دن ہے تو میری اپنی رائے ہے کہ منسٹر پارلیمانی امور کے پاس اس کا جواب نہیں ہو گا جو بھی معزز رکن کھڑا ہو کر بات کرے گا کیونکہ suddenly یہ بات ہو گی اس لئے میری آپ سے

یہ گزارش ہو گی کہ ہم اس کو اس طرح سے exercise کریں۔ ہم سپیکر صاحب سے اگلے اجلاس سے پہلے پہلے مشاورت کریں گے اور میرے ذہن میں ہے کہ بزنس ایڈوائزری میں بھی اس کو زیر بحث لائیں۔ آج آغاز ہو رہا ہے تو اس میں یہ ہے کہ جو ممبر جس point کی نشاندہی کرے وہ آپ خود نوٹ کر لیں یا آپ کا ڈیپارٹمنٹ جو گیلری میں بیٹھا ہے وہ نوٹ کر لیں سیکرٹریٹ بھی نوٹ کر رہا ہے۔ یہ میری رولنگ تو نہیں ہے لیکن آج میں پہلی دفعہ اسے conduct کروا رہا ہوں۔ اس حوالے سے حتمی فیصلہ ہم بزنس ایڈوائزری میں کریں گے۔ آج صرف اس کو نوٹ کر لیں اور اس مسئلے کو لکھ کر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو پہنچا دیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ ابھی ممبران نے کیا بات کرنی ہے۔ میں فرض کر رہا ہوں کہ ایک ممبر کھڑا ہو کر ہیلتھ کے بارے میں کوئی specific بات کرتا ہے کسی ہسپتال یا کسی جگہ کی بات کرتا ہے تو آپ کی منسٹری کی طرف سے اس rule کا حوالہ دے کر کہ آج اس rule کے تحت اس ممبر میں اس ہسپتال کے بارے میں یہ point raise کیا ہے۔ یہ بات ان کے علم میں آ جائے۔ میں آج کے دن تک اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ جب سپیکر صاحب آ جائیں گے تو بزنس ایڈوائزری میں اسے مزید clear کر لیں گے۔ جی، محترمہ قدسیہ بتول!

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میری قومی ترانے کے احترام کے حوالے سے بہت اہم قرارداد ہے۔ آپ پہلے اسے لے لیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پڑھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے افغان کونسل جنرل کے پاکستان کے قومی ترانے کا احترام نہ کرنے کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک ایوان کے سامنے رائے شماری کے لئے پیش کی جاتی ہے۔

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جناب امجد علی جاوید! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پشاور تقریب میں افغانستان کے کونسل جنرل اور عملے کی جانب سے پاکستان کے قومی ترانے کا احترام نہ کرنے کی مذمت

جناب امجد علی جاوید: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان افغانستان کے کونسل جنرل اور عملہ کے ارکان کی جانب سے پشاور میں ہونے والی ایک تقریب کے دوران پاکستان کے قومی ترانے کا احترام نہ کرنے کے عمل کی شدید مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ افغان حکومت کو پاکستانی عوام کے جذبات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ بھرپور احتجاج ریکارڈ کروایا جائے۔"

جناب چیئرمین: اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اسے ایوان کے سامنے رائے شماری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، محترمہ قدسیہ بتول!

گوجرانوالہ موضع ٹھہری سانسی میں کنٹین ٹھیکیدار کی طالبات سے زیادتی کا معاملہ

محترمہ قدسیہ بتول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج امن عامہ پر بحث ہوئی ہے۔ میں بھی آپ کی توجہ ایک اہم معاملہ کی جانب دلوانا چاہتی ہوں 5۔ ستمبر 2024 سے چند دن قبل موضع ٹھہری سانسی تھانہ صدر گوجرانوالہ کی رہائشی مسماۃ جن کی عمریں 12، 13 اور 14 سال

کی ہیں اقراء منیر، آسیہ شہباز، صوفیہ بی بی اور صبا شفیق جو گورنمنٹ فارمل ایجوکیشن سکول میں پڑھتی تھیں جو کافی دنوں سے سکول جانے سے انکاری تھیں۔ ماں باپ کے مسلسل اصرار پر معلوم ہوا کہ سکول ٹیچر ساجدہ کا خاوند محمد عمران جو سکول میں کنٹین چلاتا تھا اس نے دو سے تین مرتبہ مختلف اوقات میں زبردستی زنا بالجبر کیا ان کی ویڈیو بنا کر انہیں بلیک میل کرتا رہا، ڈراتا رہا، دھمکاتا رہا اور کہا کہ اگر آپ نے کسی کو بتایا تو میں آپ کی ویڈیوز وائرل کر دوں گا۔

جناب چیئرمین! موضع ٹھہری سانسی کے والدین میں شدید تشویش پائی جاتی ہے اور انہوں نے اپنی بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روک دیا ہے۔ یہ سارا معاملہ تمام اخبارات اور ٹی وی چینلز کی زینت بنا ہوا ہے اور والدین کے لئے باعث شرمندگی ہے۔ اس معاملے پر میں چاہتی ہوں کہ اعلیٰ سطحی ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے تاکہ والدین کی تشویش کا ازالہ ہو سکے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے جو تحریر پڑھی ہے یہ منسٹر صاحب کو دے دیں۔ ذوالفقار علی شاہ صاحب!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر فیصل جمیل!

جناب فیصل جمیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں ایک point raise کروں گا کہ ابھی ہمارے منسٹر صاحب نے کچھ باتیں کی ہیں۔ آپ کی اور حافظ فرحت صاحب کی کچھ عرصہ پہلے heated norms باتیں ہوئی تھیں تو اس کے بعد فیصلہ ہوا تھا کہ کچھ ایسے الفاظ جو نازیبا ہوں گے تو وہ اس اسمبلی floor پر نہیں بولے جائیں گے۔ منسٹر صاحب نے ہمارے لیڈر کی wife کے بارے میں ابھی اپنی تقریر میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں میں چاہوں تو اس پر میں بھی کافی heated بات کر سکتا ہوں میرے پاس بھی بہت سارے ایسے الفاظ ہیں جو آپ کو تکلیف دیں گے لیکن ہماری ایک بات decide ہو چکی ہے تو میں request کروں گا کہ ان کو expunge کریں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ اچھی بات ہے کہ آپ نے وہ الفاظ دوبارہ نہیں دہرائے ورنہ منسٹر صاحب پوچھ سکتے ہیں کہ کن الفاظ سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے۔

جناب فیصل جمیل: جناب چیئرمین! ان کو خود اندازہ ہے اور آپ کو بھی اندازہ ہے۔

جناب چیئرمین: میں بھی نہیں چاہتا کہ آپ دہرائیں۔ اس حوالے سے اتنی بات ہے کہ ہم نے ایک ethics committee بنائی ہے۔ منسٹر صاحب! ان کا point of order note کر لیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! میں نے ایسا کوئی لفظ نہیں بولا۔ یہاں پر بہت سے ممبران نے ہماری لیڈر شپ کے بارے میں بار بار ایسے الفاظ بولے ہیں۔ وہ cases میں تو اندر ہیں۔ وہ جس case میں اندر ہیں۔ میں نے وہی بولا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ مجھے اور لگتا ہے کہ یہ کسی اور طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! اگر ان کو ناگوار گزرے تو پھر خود بھی سوچا کریں جو ان کے لوگ بولتے ہیں۔

جناب چیئرمین: فیصل صاحب اس طرح ہے کہ آپ کا جو بھی اعتراض ہے چونکہ آپ نے ابھی تک بتایا نہیں ہے جو بھی آپ کا اعتراض ہے وہ ہم ethics committee کو ریفر کر رہے ہیں اور جو ہماری ethics اور بزنس رولز کی کمیٹی ہے، اس میں آپ کے اس پوائنٹ کو ہم raise کریں گے اور ٹھیک ہے یہ بات منسٹر صاحب نے بھی اس کا کہا ہے کہ دونوں طرف سے یہ ہونا چاہئے آپ نے اور کوئی بات بھی کرنی ہے؟

جناب فیصل جمیل: جناب چیئرمین! یہ تو میں نے ویسے ہی رحیم یار خان کی بات کی تھی۔

جناب چیئرمین: اچھا میں نے کہا شاید پوائنٹ ہی یہ raise کرنا تھا۔

ضلع رحیم یار خان میں کیڈٹ کالج کو فنڈز کی فراہمی کا مطالبہ

جناب فیصل جمیل: جناب چیئرمین! میں نے بات یہ کرنی ہے کہ کچے کے آپریشن پر بات ہو رہی تھی جب سپیکر صاحب بیٹھے تھے انہوں نے ایک بات کی تھی کیونکہ ہم ایسا option ڈھونڈیں کہ اس علاقے میں کوئی Cadet College وغیرہ یا کوئی اس طرح کی بات کی تھی۔ وزیر پارلیمانی امور کو میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ رحیم یار خان ڈسٹرکٹ میں ایک Cadet College بالکل complete ہوا ہوا ہے Navy نے اس کو اپنے handover کیا تھا but last 10 days میں فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے Navy نے اپنا پرنسپل withdraw کر لیا ہے تو بجائے اس کے کہ ہم

اس emergency میں کوئی نئے پراجیکٹ کی طرف جائیں تو وہ 60 کروڑ کے فنڈز پنجاب حکومت نے اس Cadet College کو نہیں دیئے ساؤتھ پنجاب کا واحد Cadet College ہے اور ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں ہے۔ منسٹر صاحب یہ نوٹ کر لیں اس کو operational کرنے کے لئے اس کے کوئی فنڈز رہتے ہیں جس کی وجہ سے Navy نے اپنا پرنسپل واپس بلا لیا۔ میری یہ ایک درخواست تھی کہ یہ مہربانی کر دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں کہ یہ ذرا ہاتھ سے ہی ایک چٹ پر لکھ کر آپ نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے تو آپ منسٹر صاحب کو بھیج دیں۔ جی، جام امان اللہ!

جام امان اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ پنجاب میں 46 کامرس کالج ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ہماری قابل سی ایم صاحبہ کی طرف سے 46 کامرس کالج کو ختم کر دیا گیا ہے۔ میرا مشورہ یہ تھا کہ اگر وہاں سٹوڈنٹ نہیں ہے ان کو ختم کرنے کی بجائے ان کو کسی دوسرے کالج میں convert کر دیا جائے ویسے ہمارے علاقے میں کالجز کی بہت کمی ہے۔ یہ کالج کی بلڈنگ ٹکے ٹوکری کی طرح بک جائیں گی۔ پہلے ہی ہمارے پنجاب میں تعلیم کا نظام بہت پیچھے 6 ہزار سکول ویسے ہمارے privatize کر دیئے گئے ہیں۔ آپ دیکھیں 14۔ اگست گزرا ہے تو دو functions لاہور میں تھے ایک چڑیا گھر کی اوپننگ تھی اور ایک کوئی نیا گھر سکیم کی اوپننگ تھی اس پر ہماری غریب عوام کا تقریباً دو کروڑ 30 لاکھ روپے خرچ ہوا ایک دو گھنٹے کا function تھا۔ پنجاب کی عوام ہماری یہ عیاشیاں دیکھ کر وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ شاید بہت امیر ہے اور بس یہ غریب عوام ہی پستی چلی جا رہی ہے۔ جیسے سپیکر صاحب نے 10 کروڑ کی گاڑی لے لی لوگ ہمیں تانے دیتے ہیں ڈپٹی سپیکر صاحب کو دو کروڑ کی گاڑی دے دی یہ بھی ہمارے جنوبی پنجاب کے ساتھ زیادتی ہے کم از کم ڈپٹی سپیکر صاحب کو پانچ کروڑ کی گاڑی تو دینی چاہئے تھی 10 اور دو میں بہت فرق ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا اصل پوائنٹ کیا ہے اس کی طرف آئیں۔

جام امان اللہ: جناب چیئرمین! جی یہ یہی ہے کہ جو کالج بند کئے جا رہے ہیں ان کو بند نہ کیا جائے kindly اس کو convert کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہ ایک چٹ پر لکھ کر دے دیں بہت شکریہ۔ محترم اعجاز شفیع صاحب!

خانپور کی ملحقہ آبادیوں کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے ایک بہت ہی اہمیت کا مسئلہ یہاں پر پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہ رہا ہوں۔ خانپور میگا سکیم فیز ون زون ٹو عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے خانپور شہر کی تقریباً دو لاکھ آباری ہے جس میں فرید آباد، رحیم آباد، پاکستان کالونی، جتکی بستی، غریب آباد یہ علاقے شدید متاثر ہیں۔ ان علاقوں میں صورتحال یہ ہے کہ یہاں سے جنازہ نہیں اٹھایا جاتا گلیوں میں پانی ہے گلیاں ساری پانی سے بھری ہوئی ہیں لوگ نماز نہیں پڑھ سکتے بچے سکول نہیں جاسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں پبلک ہیلتھ نے اور ٹی ایم اے نے متعدد بار گورنمنٹ کو لکھا لیکن معاملہ ابھی جوں کا توں وہیں پر چل رہا ہے بد قسمتی سے جو ہمارے سابقہ نالائق اور نااہل وہاں کے ایم این اے، ایم پی اے تھے انہوں نے کبھی بھی اس چیز کو highlight نہیں کیا اور پچھلے عرصہ تین سال سے میرے پاس یہ ریکارڈ ہے اس کا estimate 2022 میں بنا یہ میرے پاس document موجود ہیں۔ اس کا 2022-11-1 میں estimate بنا 140 ملین کا جس کو ٹی ایم اے نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو letter لکھا ہے لیکن اس پر کوئی عمل نہیں ہوا، اس کے بعد دوبارہ اس کا estimate بنا جو بنا 2023-1-9 کو ایک letter لکھا گیا سیکرٹری پبلک ہیلتھ کو ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان نے letter لکھا اس پر بھی کوئی عمل نہیں ہوا، اس کے بعد اب دوبارہ ایک اور estimate بنا 2023-2-15 کو جو کہ deputy commissioner کو assistant commissioner خانپور نے لکھا کہ یہ area سارا تباہ و برباد ہو رہا ہے لوگوں کی زندگی برباد ہوگئی ہے، لوگ گھروں سے نہیں نکل سکتے، لوگ نماز نہیں پڑھ سکتے، لوگ جنازہ نہیں پڑھ سکتے، لوگ شادیاں نہیں کر سکتے honest to god یہ ہمارے پاس ساری ویڈیوز ریکارڈز ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ان علاقوں کا حشر کیا ہے میں آپ کو ریکارڈ دے سکتا ہوں اسی طرح اب 2024 میں بھی اس کا دوبارہ estimate بنا لیکن اب وہ 400 ملین پر چلا گیا جو 140 ملین سے شروع ہوا تھا۔ میرے پاس videos اور pictures ہیں وہاں لوگ جو ہیں نہ وہ جی رہے ہیں نہ مر

رہے ہیں تو میری humble request ہو گی کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ یا پبلک ہیلتھ یہ دو لاکھ کی غریب آبادی ہے اس میں چھوٹے چھوٹے گھر ہیں لوگ چھوٹے چھوٹے محلوں میں رہ رہے ہیں اور وہاں تباہی اور بربادی ہو گئی ہے ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہمارے منسٹر صاحب کو کہیں کہ اس پر توجہ دیں اور اس کو جو maximum possibility ہے جتنی جلدی ہو اس کا بجٹ approve کریں، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اچھا ایک آپ ممبرز کی بھی آسانی ہو اور منسٹر صاحب کی بھی کہ جو آپ گفتگو کر رہے ہیں دو، تین، چار منٹ میں آپ اپنے حلقے کا یا پنجاب کا کوئی مسئلہ بیان کر دیتے ہیں میں سوچ رہا تھا کہ یہ record تو ہو رہا ہے میں اسمبلی سیکرٹریٹ کا جو سٹاف ہے ان کو میری direction ہے کہ جو ممبر جس مسئلے کی نشاندہی کر رہے ہیں اس کی رپورٹ بنا کے یعنی اس کی جو بھی transcript اس کو بنا کر آپ وزیر پارلیمانی امور کو بھیج دیں گے اور وہ آگے ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میں اپنے فیصل آباد کے two basic issues پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

فیصل آباد میں چنگ چی اور لوڈر رکشا کے رش کی وجہ سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میں اپنے فاضل وزیر صاحب کی توجہ دلاؤں گا فیصل آباد کے two basic issues ہیں۔ number one is the traffic وہاں پر کیونکہ اتنا زیادہ چنگ چی اور لوڈر رکشا کا رش ہے کہ آپ کو ایک کونے سے اگر سٹی تک آنا ہو جو پانچ منٹ کی ڈرائیو ہے وہاں پر تقریباً ایک ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے دوسرا ایشو جناب یہ ہے کہ جتنے ہسپتالز وہاں پر ہیں ان میں جو labs ہیں ان labs میں جو medical test kits ہوتی ہیں specially children hospital جو جھنگ روڈ پر ہے میں صرف پوائنٹس بتا رہا ہوں وہ آگے بھیج دیں گے، تیسرا ایک جو main artery ہے فیصل آباد کی جو کراچی تک لنک کرتی ہے وہ جھنگ روڈ ہے وہ ایک سائیڈ بنی ہوئی ہے ایک سائیڈ وہ الیکشن سے پہلے انہوں نے شروع کر دی تھی اس کی کوئی directions ہو جائے اس پر بجری پڑی ہوئی

ہے تاکہ وہ مکمل ہو جائے میرا یہ سب سے پہلے جو important issue ہے کہ flow of traffic of Faisalabad اور ہسپتال conditions ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی rules دیکھ رہا تھا اور اسی لئے بار بار پڑھ رہا ہوں کہ سب ممبران کو آگاہی ہو جائے۔ کوئی رکن ایک سے زیادہ معاملات نہیں اٹھا سکتا جو کہ rules میں ہے۔ آج تو ایک دن کا اجلاس ہے تو آئندہ جب daily آیا کریں گے تو آپ روز ایک issue پر بات کر سکیں گے۔ ابھی آپ کے ہم ٹریفک issue کو take up کریں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ چیئرمین صاحب! ٹریفک والا معاملہ ہی حل کروا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ رانا محمد ارشد صاحب!

حلقہ پی پی۔133 شاہکوٹ اور وار برٹن کی آبادیوں میں نکاسی آب کے لئے حکومت پنجاب سے نوٹس کا مطالبہ

رانا محمد ارشد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں گزارش کروں گا کہ ماشاء اللہ آپ کا وژن اور تمام پارلیمنٹیرین کا وژن اپنے اپنے حلقے سے ہے۔ شاہکوٹ سٹی اور وار برٹن سٹی میرا حلقہ پی پی۔133 ہے جہاں پر سیوریج کے نکاس کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ پچھلا بزدار سرکار کا وقت تھا تو نالوں کو ایسے بنایا گیا ہے کہ پانی reverse آ رہا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ محکمہ پبلک ہیلتھ، ٹی ایم اے شاہکوٹ اور ٹی ایم اے واربرٹن سیوریج کے لئے حکومت پنجاب سپیشل سروے کروالے اور سپیشل پیکیج دیا جائے کیونکہ شاہکوٹ سٹی کی پچاس ہزار کی آبادی ہے۔ مساجد کے آگے سیوریج کا پانی کھڑا ہے جہاں سے گزرنا مشکل ہے۔ بارش آ جاتی ہے تو وہ مسائلستان بن جاتا ہے تو میرا یہی point of view ہے اور میری گزارش ہے کہ سیوریج، نالے اور گلیوں میں کھڑے گندے پانی کا بندوبست کیا جائے۔ میری منسٹر صاحب سے بھی یہی request ہے اور میں آپ سے بھی یہی گزارش کرتا ہوں کہ شاہکوٹ سٹی اور وار برٹن حلقہ پی پی۔133 ضلع ننکانہ میں سیوریج کا مسئلہ حل کروایا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رانا صاحب! جی، بریگیڈیئر مشتاق صاحب!

للہ جہلم روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار، حکومت سے نوٹس کا مطالبہ

جناب مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کی توجہ بڑے ہی اہم issue کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس مسئلے پر میرا خیال ہے کہ میں اپنی ہر speech میں بات کر چکا ہوں۔ ہمارا road کا issue جس کا نام للہ جہلم dual carriage پر ہے۔ ہم بہت بُرے طریقے سے پچھلے اڑھائی تین سال سے پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ تقریباً ساڑھے 14 ملین روپے کا پراجیکٹ تھا 128 کلومیٹر اس کی لمبائی ہے اور اس کے اوپر jointly Federal Government اور صوبائی حکومت سے تقریباً 6.3 ملین روپے اس وقت تک خرچ ہو چکے ہیں۔ سڑک کی اس وقت اتنی بُری حالت ہے کہ میں شاید اپنے الفاظ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ منسٹر صاحب اگر دو منٹ مجھے توجہ دے دیں کیونکہ آپ نے یہ time دیا ہے تو یقین کریں کہ I would to request him to take care of میں جو گزارشات کر رہا ہوں۔ اس road کی وجہ سے اتنی بری حالت ہو چکی ہے کہ کھیوڑہ مائنز کی سیر و سیاحت ختم ہو چکی ہے، لوگوں کا سماجی آنا جانا وہاں ختم ہو چکا ہے اور لوگ وہاں پر شادی بیاہ نہیں کر رہے۔ شاید آپ یہ سمجھیں میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ جو بندہ afford کر سکتا ہے جن کی بارات باہر سے آنی ہے وہ لوگ وہاں پر شادیاں نہیں کر رہے۔ وہ adjoining district منڈی بہاؤالدین اور چکوال میں شادیاں attend کرتے ہیں اور لوگ وہاں آتے ہیں۔ لوگوں نے funeral پر جانا چھوڑ دیا ہے۔ میرے گاؤں اور تحصیل ہیڈ کوارٹر میں 29 کلومیٹر کا فاصلہ ہے تو believe it to me کہ بڑی گاڑی پر اس کو ڈیڑھ سے دو گھنٹے لگتے ہیں۔ It is maximum ranging between 25 to 29 Kilometer and travelling time is ڈیڑھ سے دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ بہت سے ایسے واقعات ہیں جہاں پر ٹریلرز دو ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ وہاں پر ہماری سیمنٹ کی دو تین فیکٹریاں ہیں جن میں ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری ہے، غریب وال سیمنٹ فیکٹری ہے، آئی سی آئی اور پی ایم ڈی سی کا ایک main hub ہے۔ وہ علاقہ تباہ و برباد ہو چکا ہے اور پچھلے دو تین سال سے اس کی فنڈنگ رُکی ہوئی ہے۔ شاید اگر کوئی بات نہ مانے تو میں صرف request کرتا ہوں کہ be my guest, you will never forget this journey تو میری request صرف ایک ہے کہ Federal PSDP میں اس سال 1.5 ملین رکھے گئے ہیں۔ پہلا کوارٹر ختم ہونے کو ہے لیکن ایک روپیہ بھی release نہیں کیا گیا۔ صوبائی

حکومت کا محکمہ C&W sponsor کر رہا ہے تو میری again گزارش ہے کہ اس کا کوئی حل نکالیں کیونکہ کوئی تو حل ہو گا ناں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس پراجیکٹ کا حل ہی کوئی نہیں ہے۔ ہماری تحصیل ہیڈ کوارٹر میں جائیں تو وہاں سے ڈاکٹر migrate ہو چکے ہیں۔ میرا خیال ہے اسسٹنٹ کمشنر ڈیڑھ مہینہ رہی ہے اور اس کی صدر پوسٹنگ ہوئی ہے۔ پرسوں میں نے اس سے بات کی کہ آپ کیوں جا رہی ہیں تو اس نے میرے آگے ہاتھ جوڑے کہ بریگیڈئر صاحب! بات نہ کرنا I want to leave this Tehsil Headquarter گریڈ 20 کے ایک ڈاکٹر DDHO promote ہوئے ہیں اور انہوں نے resign دے کر کہا کہ میں نے مزید serve نہیں کرنی کیونکہ میری backache ختم ہو چکی ہے۔ کوئی official وہاں پر serve کرنے کو تیار نہیں ہے۔ میں بار بار گزارش کر رہا ہوں کہ ہمارے حال پر رحم کیا جائے۔ اگر پنڈ داد نخان کے لوگوں سے یا ضلع جہلم کے لوگوں سے کوئی غلطی (ن) لیگ کو ووٹ نہ دے کر ہو چکی ہے تو میں صرف گزارش کروں گا۔ پھر سیاسی بات تھوڑی سی ضرور ہو گی کہ 35 سال میں ضلع جہلم کے اوپر (ن) لیگ نے حکومت کی ہے۔ 35 years بلا شرکت غیرے، Sir کون سا جرم ہو گیا ہے کہ اگر ایک ایم پی اے (پی ٹی آئی) کا یا ایک ایم این اے کبھی آ گیا ہے ان 35 سالوں میں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اس غلطی کی عوام کو نہ تکلیف دیں۔ مہربانی کر کے ان کے حال پر رحم کریں اور اس کے لئے فنڈز دیں۔ اگر کوئی دروازہ ہے تو ہمیں بتا دیں ہم اس طرف چلے جاتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بریگیڈیئر صاحب! جی، امجد علی صاحب!

سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن ٹرانسفر پالیسی شادی شدہ خواتین اساتذہ کو ان کے خاوند کے رہائشی علاقہ میں ٹرانسفر پالیسی کی بحالی کا مطالبہ

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کی ٹرانسفر پالیسی کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ سکولز ایجوکیشن میں wedlock policy کے تحت جب بھی کوئی transfers ہوتی ہیں تو خواتین اساتذہ کو priority دی جاتی ہے کہ جن خواتین اساتذہ کی شادی جس موضع، شہر یا گاؤں میں ہوتی ہے تو انہیں priority ملتی ہے کہ ان کی پوسٹنگ کے لئے انہیں وہاں متعین کیا جائے لیکن اس مرتبہ ایک بڑا عقل سے ماورا فیصلہ سکولز ایجوکیشن والوں نے کیا کہ شادی صرف وہ گنی جائے گی جو سرکاری ملازم کے ساتھ ہو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ جو لوگ بزنس کرتے ہیں

یا پرائیویٹ ملازمت کرتے ہیں انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ ان کی خواتین یا ان کی بیویاں اس حق سے محروم ہو جائیں تو یہ wedlock policy ہے۔ شادی کرنے والی خاتون کا right ہے یا سرکاری ملازم کے ساتھ شادی کرنا تو اس کی رُو نہیں ہے تو میں آپ کے توسط سے محکمہ کو یہ گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے اس طرح کے عقل سے ماورا فیصلے نہ کریں اور یہ ویسے ہی discrimination ہے۔ یہ آئین پاکستان کی روح کے بھی خلاف ہے تو اپنے اس فیصلے کو تبدیل کریں اور تمام خواتین اساتذہ کو برابری کی بنیاد پر یہ حق دیا جانا چاہیئے۔ چاہے اس کی شادی سرکاری ملازم سے ہوئی یا کسی پرائیویٹ ملازم سے ہوئی ہے یا کسی کاروباری فرد سے ہوئی ہے یا کسی کسان کے بچے سے ہوئی ہے تو سب کو ایک right ملنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح H.E.D ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفر پالیسی میں یہ ایک pug رکھی گئی ہے کہ جو پہلے سے موجود پرنسپلز ہیں وہ ٹرانسفر کے لئے apply نہیں کر سکتے۔ جو بندہ پانچ سال پہلے، 10 سال پہلے کہیں پرنسپل لگ گیا تو اب اس کو کوئی right نہیں ہے کہ وہ ٹرانسفر کے لئے apply کرے۔ خدارا اس طرح کی پالیسیاں نہ بنائیں بلکہ سب کو ایک جیسا right دیں۔ ان کو بھی حق ہونا چاہیئے اور جس کا میرٹ بنے اسے یہ مل جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ امجد صاحب! وزیر پارلیمانی امور مجتبیٰ صاحب! یہ نیا ایجنڈا تھا جو آپ کو بھی ممبران نے لکھ کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو ہدایت کرتا ہوں کہ آج کے آخری ایجنڈے کی جو کارروائی ہے وہ ہر ایم پی اے کے نام کے ساتھ جس مسئلے کی انہوں نے نشان دہی کی ہے، یہ اسمبلی سیکرٹریٹ آپ کے ڈیپارٹمنٹ یعنی آپ کو بھیج دے گا اور آپ پھر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(49)/2024/142. Dated: September 23, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. **Monday, September 23, 2024** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

LAHORE **MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN**
Dated: September 23, 2024 **SPEAKER"**

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety in shopkeepers due to announcment about auction of shops under administrative control of municipal institutions 79
-Apprehension of disease outbreaks due to standing sewage water in the streets of Manawan, Lahore 83
-Demand for launching awareness campaign for prevention of dengue in the province 441
-Demand for protective measures against river erosion for Rupri and other localities situated at Chanab river, Multan 438
-Demand to shift filth depot out of the city in Sheikhupura 437
-Dilapidated condition of Tillu road Sadiqabad 440
-Disclosure of embezzlement in construction of three water tanks in Lahore 85
-Distress among the relatives of the patient due to the closure of the emergency ward's operating theater in Children's Hospital, Lahore 84
-Embezzlement of officers of the building department with the involvement of contractor in Bhakkar 443
-Establishment of Punjab Government Officers Housing Community near Kala Khatai interchange Lahore 434
-Insecurity and sexual harassment faced by female staff and students due to male staff in Lahore College for Women University Lahore 88
-Matter of suspension of hundreds of employees without any reason by former Secretary Health 90
-Misuse of powers by the Patwari in Chak No. 67/GB, Faisalabad 432
-Problems faced by patients due to faulted CT Scan machine in Mayo Hospital Lahore 82
-Problem faced by students due to the lack of temporary posting of the teachers in colleges of the province 436
-Provision of facilities and staff in Trauma Centre of THQ Hospital tehsil Hazro district Attock 439

AFTAB AHMAD KHAN, MR
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for launching awareness campaign for prevention of dengue in the province 441
-Misuse of powers by the Patwari in Chak No. 67/GB, Faisalabad 432
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Honor killing of five persons in Rahim Yar Khan 417
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 266

PAGE NO.

POINT OF ORDER regarding-
-Problems faced by citezens due to QingQi and loader rickshaws in city Faisalabad 540
QUESTIONS regarding-
-Details about granting internal marks to students in Pak Red Crescent Medical and Dental College Kasur *(Question No. 494*)* 27
-Details about non affiliation of a medical and Dental College in Kasur *(Question No. 493*)* 24
AHMAD IQBAL CHAUDHAY, MR
MOTION regarding-
-Establishment of Punjab Local Government Caucus 236
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Non presentation of Annual Report of Principals of Policy in the House 249
AHMAD KHAN, MR (*Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Distress among the relatives of the patient due to the closure of the emergency ward's operating theater in Children's Hospital, Lahore 84
-Problem faced by students due to the lack of temporary posting of the teachers in colleges of the province 436
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 453
AHMAD SAEED KHAN, MALIK
QUESTION regarding-
-Number and condition of stores of food department in district Kasur *(Question No. 943*)* 413
AHMED AKBAR, QAZI
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Provision of facilities and staff in Trauma Centre of THQ Hospital tehsil Hazro district Attock 439
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 319
AHMER BHATTI, MR
QUESTION regarding-
-Details about construction of sports stadium in Raiwind *(Question No. 332*)* 193
AHSAN RAZA KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 297, 503
AHSAN RAZA, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 322, 509
ALI IMTIAZ, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of embezzlement in construction of three water tanks in Lahore 85

PAGE NO.

AMIR ALI SHAH, SYED
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 308
AMJAD ALI JAVED, MR
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Establishment of Punjab Government Officers Housing Community near Kala Khatai interchange Lahore 434
-Insecurity and sexual harassment faced by female staff and students due to male staff in Lahore College for Women University Lahore 88
MOTION regarding
-Suspension of Rules 534
POINT OF ORDER regarding-
-Demand to improve the wedlock policy in Education Departments 543
PRIVILEGE MOTIONS regarding-
-Matter of the Health Secretary's failure to implement the Chief Minister's recommendations on healthcare 177
-Removal of the names of Members of Assembly from committee formed for auction of state land in the province 423
QUESTIONS regarding-
-Constitution of sports committees in Toba Tek Singh *(Question No. 396*)* 200
-Details about projects for promotion of sports in the province *(Question No. 398*)* 207
-Details about rate of sugarcane fixed by the sugar mills *(Question No. 610*)* 375
-Detail about sugar cess fund *(Question No. 399*)* 367
-Establishment of Punjab Healthcare Commission *(Question No. 1069*)* 64
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of the Afghan Council General and staff for not showing respect to Pakistan's national anthem during a ceremony in Peshawar 535
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Concern over non payment of personnel served during COVID duty in Toba Tek Singh 167
ASAD ABBAS, MR
QUESTIONS regarding-
-Detais about Punjab Food Authority in district Rawalpindi *(Question No. 858*)* 398
-Facilities in government hospitals in Rawalpindi *(Question No. 735*)* 48
-Number of wheat stores and capacity in district Rawalpindi *(Question No. 851*)* 394
-Shortage of space for graveyard in PP- 18 Rawalpindi *(Question No. 674*)* 147
ASAD MEHMOOD, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 478
ASHIFA RIAZ, MS
QUESTIONS regarding-
-Details about godowns and storage of wheat in tehsil Kamalia and Pir Mahal, Toba Tek Singh *(Question No. 641*)* 384

PAGE NO.

-Details about wheat purchase centres in Kamalia and Pir Mahal *(Question No. 642*)* 386
-Number of employees in Services Hospital Lahore *(Question No. 903*)* 63

B

BILAL YASIN, MR *(Minister for Food)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about fake cold drink production units across the province *(Question No. 897*)* 412
-Detail about sugar cess fund in Rahim Yar Khan *(Question No. 869*)* 410
-Number and condition of stores of Food Department in district Kasur *(Question No. 943*)* 414
BILL-
-The Punjab Saaf Pani Authority Bill 2024 101

C

CABINET-
-Of the Punjab 5, 350
CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Attempt of rape on 5 years girl by employee of Sir Gangaram Hospital 68
-Death of a person named Rizwan due to torture in police station Chunian, Kasur 246
-Death of a rickshaw driver due to torture in police station Kot Mithan, Rajanpur 243
-Details about dacoity in Engineering town Kahna, Lahore 416
-Honor killing of five persons in Rahim yar Khan 417
-Torture on a woman by police in Chowki Kot Noor Shah, Sheikhupura 70

D

DISCUSSION on-
-Law and Order and Price Hike 265

E

EXTENSION IN-
-Laying of reports 241, 476

F

FAISAL AYUB, MR *(Minister for Sports & Labour & Human Resource)*
ANSWER TO THE QUESTION regarding-
-Details about employees working on daily wages in Sports Department Lahore *(Question No. 1301*)* 229
FAISAL JAMIL, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 507

PAGE NO.

POINT OF ORDER regarding-
-Demand for provision of funds to cadet college in district Rahim Yar Khan 537
QUESTION regarding-
Details about funds and maintenance of water filtration plants in PP-259, Rahim Yar Khan *(Question No. 543*)* 158
FALBOUS CHRISTOPHER, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 282
QUESTION regarding-
-Details about employees working on daily wages in Sports Department Lahore *(Question No. 1301*)* 229
FARHAT ABBAS, HAFIZ
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 304
FATEHA *(Pray for Forgiveness)-*
-Fazl ur Rhman (Ex MPA), Rana Afzal Hussain (MPA) and others 12
FATIMA BEGUM, MS
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 508
FOOD DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about fake cold drink production units across the province *(Question No. 897*)* 412
-Details about godowns and storage of wheat in district Rahim Yar Khan *(Question No. 832*)* 388
-Details about godowns and storage of wheat in tehsil Kamalia and Pir Mahal, Toba Tek Singh *(Question No. 641*)* 384
-Detais about Punjab Food Authority in district Rawalpindi *(Question No. 858*)* 398
-Details about rate of sugarcane fixed by the sugar mills *(Question No. 610*)* 375
-Detail about sugar cess fund *(Question No. 399*)* 367
-Detail about sugar cess fund in Rahim Yar Khan *(Question No. 869*)* 409
-Details about wheat purchase in Rahim Yar Khan *(Question No. 868*)* 401
-Details about wheat purchase centres in Kamalia and Pir Mahal *(Question No. 642*)* 386
-Number and condition of stores of Food Department in district Kasur *(Question No. 943*)* 413
-Number of wheat stores and capacity in district Rawalpindi *(Question No. 851*)* 394
FUNCTIONARIES-
-Of the house 349

PAGE NO.

G

GHAZANFAR ABBAS, MR
POINT OF ORDER regarding-
-Matter of snatching cash and jewellery from childern came for kidney transplant in Jinnah Hospital Lahore 98

H

HABIB UR REHMAN KHAN, SARDAR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 302
HASSAN ASKARI SHEIKH, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 332
HASSAN MALIK, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 284
HINA PARVEZ BUTT, MS
QUESTIONS regarding-
-Details about fake cold drink production units across the province *(Question No. 897*)* 412
-Matter of permanent posting of MS in hospitals of province *(Question No. 900*)* 62
HUMBLE SANAA KAREEMI, MR
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Death of a person named Rizwan due to torture in Police Station Chunian, Kasur 246

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDHRY
QUESTION regarding-
-Construction of boundry wall of graveyard and Janazgah in Rasool Pur tehsil Dipal Pur, Okara *(Question No. 789*)* 161
IMTIAZ MEHMOOD, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 276

J

JAM AMANULLAH, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 506

L

LAL MUHAMMAD, MALIK
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for protective measures against river erosion for Rupri and other localities situated at Chanab river, Multan 438

PAGE NO.

LEADER OF OPPOSITION
-See under Ahmad Khan, Mr.
LIST OF BUSINESS FOR THE SITTINGS HELD ON-
-September 5, 2024 3
-September 6, 2024 113
-September 9, 2024 189
-September 23, 2024 347
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Boundary wall of graveyard in Ameera Tejeka, Okara *(Question No. 98*)* 117
-Construction and repair of drains in PP-24 Jhelum *(Question No. 555*)* 159
-Construction of boundry wall of graveyard and Janazgah in Rasool Pur tehsil Dipal Pur, Okara *(Question No. 789*)* 161
-Contracts under Punjab Cattle Market Management and Development Company *(Question No. 304*)* 122
-Dilapidated condition of Salah Ud Din road Mehmood Booti Lahore *(Question No. 449*)* 156
-Details about funds and maintenance of water filtration plants in PP-259, Rahim Yar Khan *(Question No. 543*)* 158
-Details about illegal occupation on land of graveyard in Chak No. 128 Murad tehsil Chishtian *(Question No. 482*)* 156
-Details about making five villages of Lahore as Model village *(Question No. 315*)* 134
-Details about municipal committee Ahmad Pur Siyal, Jhang *(Question No. 698*)* 160
-Details about municipal committee Garh Maharaja in Jhang *(Question No. 697*)* 153
-Overcharging on QingQi and Rikshaws by the Local Government in Gojra *(Question No. 328*)* 154
-Shortage of space for graveyard in PP-18 Rawalpindi *(Question No. 674*)* 147
-Worst condition of streets and sewerage in PP-95 Chiniot *(Question No. 325*)* 141

M

MINISTER FOR FOOD
-See under Bilal Yasin, Mr
MINISTER FOR COMMUNICATION, WORKS & LAW
-See under Sohaib Ahmed Malik, Mr
MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Mujtaba Shuja Ur Rehman, Mr.
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Shafay Hussain, Mr

PAGE NO.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Zeeshan Rafique, Mr
MINISTER FOR SPORTS & LABOUR & HUMAN RESOURCE
-See under Faisal Ayub, Mr
MOHAMMAD ARSHAD MALIK, MR
QUESTIONS regarding-
-Details about cardiology ward in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 560*)* 35
-Facilities in OPD and Emergency Department in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 834*)* 61
RESOLUTION regarding-
-Tribute to brave soldiers for the valiant defense by Pakistan's armed forces during the Pakistan India War 1965 184
MOTIONS regarding-
-Election of Additional Members in Standing Committees 476
-Establishment of Punjab Border Areas Development Caucus 238
-Establishment of Punjab Local Government Caucus 236
-Establishment of Women Parliamentarian Caucus 67
-Permission to lay the ammendment in Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 232
-Suspension of Rules 183, 231, 534
MUHAMMAD ADNAN DOGAR, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 501
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Refusal by the Director Commercial WAPDA to answer the phone call of the honorable Member of the Assembly 430
MUHAMMAD AHSAN IHSAN, MR
QUESTION regarding-
-Overcharging on QingQi and Rikshaws by the Local Government in Gojra *(Question No. 328*)* 154
MUHAMMAD ANAS MEHMOOD, MR *(Parliamentary Secretary for Youth Affairs & Sports)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of District Sports Club Rajanpur *(Question No. 1396*)* 224
-Constitution of sports committees in Toba Tek Singh *(Question No. 396*)* 200
-Details about construction of sports stadium in Raiwind *(Question No. 332*)* 194
-Details about offices and employees in Sports Department Rajanpur *(Question No. 1408*)* 227
-Details about projects for promotion of sports in the province *(Question No. 398*)* 208

PAGE NO.

-Details about under 17 South Asian Bedmintan Championship 2024 *(Question No. 498*)* 220
-Establishment of E-Libraries in the province *(Question No. 612*)* 211
-Establishment of sports stadiums in Rajanpur *(Question No. 614*)* 213
-Number of sports complexes and facilities in district Chiniot *(Question No. 939*)* 217

MUHAMMAD ARSHID, RANA
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 317, 499
POINT OF ORDER regarding-
-Worst condition of sewerage system in Shahkot and Warberton PP-133 541

MUHAMMAD ATHAR MAQBOOL, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 102

MUHAMMAD AWAIS DRESHAK, SARDAR
CALL ATTENSION NOTICE
-Death of a rickshaw driver due to torture in police station Kot Mithan, Rajanpur 243
QUESTIONS regarding-
-Establishment of E-Libraries in the province *(Question No. 612*)* 211
-Establishment of sports stadiums in Rajanpur *(Question No. 614*)* 213

MUHAMMAD AWAIS, MR
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Torture on a woman by police in Chowki Kot Noor Shah, Sheikhupura 70

MUHAMMAD BILAL YAMIN, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 484

MUHAMMAD EJAZ SHAFI, CHAUDHRY
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike
POINT OF ORDER regarding- 513
-Dilapidated condition of roads in surrounding of Khanpur district Rahim Yar Khan 539
QUESTIONS regarding-
-Detail about sugar cess fund in Rahim Yar Khan *(Question No. 869*)* 409
-Details about wheat purchase in Rahim Yar Khan *(Question No. 868*)* 401

MUHAMMAD IQBAL, MR.
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 290
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Refusal by the DG Mari Petrolium to meet with the honorable Member of the Assembly 429

MUHAMMAD ILYAS, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 511

	PAGE NO.
QUESTIONS regarding-	
-Matter of expensive medical education in the province *(Question No. 830*)*	59
-Worst condition of streets and sewerage in PP-95 Chiniot *(Question No. 325*)*	141
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR	
DISCUSSION on-	
-Law and order and price hike	486
QUESTIONS regarding-	
-Condition of Emergency Ward, Multan Institute of Cardiology *(Question No. 270*)*	15
-Vacant posts and staff in Nashtar Hospital and Nashtar Medical College Multan *(Question No. 771*)*	55
MUHAMMAD NAEEM, MR	
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Misbehaviour of drunken police officer with honorable Members of the Assembly in Hafizabad	428
MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Anxiety in shopkeepers due to announcment about auction of shops under administrative control of municipal institutions	79
MUHAMMAD TAHIR, MR	
DISCUSSION on-	
-Law and order and price hike	330
MUHAMMAD WAHEED, MALIK *(Parliamentary Secretary for Food)*	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about godowns and storage of wheat in district Rahim Yar Khan *(Question No. 832*)*	388
-Details about godowns and storage of wheat in tehsil Kamalia and Pir Mahal, Toba Tek Singh *(Question No. 641*)*	385
-Detais about Punjab Food Authority in district Rawalpindi *(Question No. 858*)*	389
-Details about rate of sugarcane fix by the sugar mills *(Question No. 610*)*	376
-Detail about sugar cess fund *(Question No. 399*)*	367
-Details about wheat purchase in Rahim Yar Khan *(Question No. 868*)*	401
-Details about wheat purchase centres in Kamalia and Pir Mahal *(Question No. 642*)*	386
-Number of wheat stores and capacity in district Rawalpindi *(Question No. 851*)*	394
MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR. *(Minister for Finance & Parliamentary Affairs)*	
BILL *(Discussed upon)*-	
-The Punjab Saaf Pani Authority Bill 2024	101
DISCUSSION on-	
-Law and order and price hike	334, 522
REPORT regarding-	
-Laid in the House	242, 448

PAGE NO.

MUMTAZ ALI, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Dilapidated condition of Tillu road Sadiqabad 440
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 463
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Insulting behaviour of MS Sheikh Zaid Hospital Rahim Yar Khan with honorable MPA 75
MUSHTAQ AHMED, MR.
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 310
POINT OF ORDER regarding-
-Dilapidated condition of roads from Lillah to Jhelum 542

N

NADIA KHAR, MS
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Misbehaviour of DSP Kot Addu with honorable woman MPA 77
NEELAM JABBAR CHAUDHARY, MS
QUESTION regarding-
-Sale of spurious drugs in the province *(Question No. 528*)* 29
NOTIFICATIONS of-
-Prorogation of 14th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 5, 2024 342
-Prorogation of 15th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 23, 2024 545
-Summoning of 14th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 5, 2024 1
-Summoning of 15th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 23, 2024 345

O

OATH OF OFFICE by-
-Muhammad Arshad, Rana 13
OFFICERS-
-Of the House 8, 352

P

PANEL OF CHAIRPERSONS-
-Announcement regarding Panel of Chairpersons of 14th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 5, 2024 11
-Announcement regarding Panel of Chairpersons of 15th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 23, 2024 356
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD
-See under Muhammad Waheed, Malik

PAGE NO.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Rushda Lodhi, Ms
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR YOUTH AFFAIRS & SPORTS
-See under Muhammad Anas Mehmood, Mr
POINTS OF ORDER regarding-
-Canteen contractor accused of raping girl students in Gujranwala 535
-Demand for provision of funds to cadet college in district Rahim Yar Khan 537
-Demand to improve the wedlock policy in Education Departments 543
-Dilapidated condition of roads from Lillah to Jhelum 542
-Dilapidated condition of roads in surrounding of Khanpur district Rahim Yar Khan 539
-Matter of snatching cash and jewellery from childern came for kidney transplant in Jinnah Hospital Lahore 98
-Problems faced by citezens due to QingQi and loader rickshaws in city Faisalabad 540
-Worst condition of sewerage system in Shahkot and Warberton PP-133 541
PRIVILEGE MOTIONS regarding-
-Insulting behaviour of MS Sheikh Zaid Hospital Rahim Yar Khan with honorable MPA 75
-Matter of the Health Secretary's failure to implement the Chief Minister's recommendations on healthcare 177
-Misbehaviour of drunken police officer with honorable Members of the Assembly in Hafizabad 428
-Misbehaviour of DSP Kot Addu with honorable woman MPA 77
-Non presentation of Annual Report of Principals of Policy in the House 249
-Police raid on the house of honorable Member of the Assembly, violation of privacy and sanctity of the home in Hafizabad 424
-Refusal by the DG Mari Petrolium to meet with the honorable Member of the Assembly 429
-Refusal by the Director Commercial WAPDA to answer the phone call of the honorable Member of the Assembly 430
-Removal of the names of Members of Assembly from committee formed for auction of state land in the province 423
PROROGATION-
-Notification of prorogation of 14th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 5, 2024 342
-Notification of prorogation of 15th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 23, 2024 545

Q

QUDSIA BATOOL, MS
POINT OF ORDER regarding-
-Canteen contractor accused of raping girl students in Gujranwala 535

PAGE NO.

QUESTIONS regarding-

FOOD DEPARTMENT-

-Details about fake cold drink production units across the province *(Question No. 897*)* 412

-Details about godowns and storage of wheat in district Rahim Yar Khan *(Question No. 832*)* 388

-Details about godowns and storage of wheat in tehsil Kamalia and Pir Mahal, Toba Tek Singh *(Question No. 641*)* 384

-Detais about Punjab Food Authority in district Rawalpindi *(Question No. 858*)* 398

-Details about rate of sugarcane fixed by the sugar mills *(Question No. 610*)* 375

-Detail about sugar cess fund *(Question No. 399*)* 367

-Detail about sugar cess fund in Rahim yar Khan *(Question No. 869*)* 409

-Details about wheat purchase in Rahim Yar Khan *(Question No. 868*)* 401

-Details about wheat purchase centres in Kamalia and Pir Mahal *(Question No. 642*)* 386

-Number and condition of stores of Food Department in district Kasur *(Question No. 943*)* 413

-Number of wheat stores and capacity in district Rawalpindi *(Question No. 851*)* 394

LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Boundary wall of graveyard in Ameera Tejeka, Okara *(Question No. 98*)* 117

-Construction and repair of drains in PP-24 Jhelum *(Question No. 555*)* 159

-Construction of boundry wall of graveyard and Janazgah in Rasool Pur tehsil Dipal Pur, Okara *(Question No. 789*)* 161

-Contracts under Punjab Cattle Market Management and Development Company *(Question No. 304*)* 122

-Dilapidated condition of Salah Ud Din road Mehmood Booti Lahore *(Question No. 449*)* 156

-Details about funds and maintenance of water filtration plants in PP-259, Rahim Yar Khan *(Question No. 543*)* 158

-Details about illegal occupation on land of graveyard in Chak No. 128 Murad tehsil Chishtian *(Question No. 482*)* 156

-Details about making five villages of Lahore as Model village *(Question No. 315*)* 134

-Details about municipal committee Ahmad Pur Siyal, Jhang *(Question No. 698*)* 160

-Details about municipal committee Garh Maharaja Jhang *(Question No. 697*)* 153

-Overcharging on QingQi and Rikshaws by the Local Government in Gojra *(Question No. 328*)* 154

-Shortage of space for graveyard in PP- 18 Rawalpindi *(Question No. 674*)* 147

-Worst condition of streets and sewerage in PP-95 Chiniot *(Question No. 325*)* 141

PAGE NO.

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

-Condition of Emergency Ward, Multan Institute of Cardiology *(Question No. 270*)* 15
-Details about cardiology ward in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 560*)* 35
-Details about granting internal marks to students in Pak Red Crescent Medical and Dental College Kasur *(Question No. 494*)* 27
-Details about non affiliation of a medical and Dental College in Kasur *(Question No. 493*)* 24
-Establishment of Punjab Healthcare Commission *(Question No. 1069*)* 64
-Facilities in government hospitals in Rawalpindi *(Question No. 735*)* 48
-Facilities in OPD and Emergency Department in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 834*)* 61
-Facilities in Kot Khwaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 728*)* 44
-Matter of permanent posting of MS in hospitals of province *(Question No. 900*)* 62
-Matter of expensive medical education in the province *(Question No. 830*)* 59
-Number of employees in Services Hospital Lahore *(Question No. 903*)* 63
-Sale of spurious drugs in the province *(Question No. 528*)* 29
-Staff in Kot Khwaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 729*)* 47
-Vacant posts and staff in Nashtar Hospital and Nashtar Medical College Multan *(Question No. 771*)* 55

SPORTS DEPARTMENT-

-Construction and repair of District Sports Club Rajanpur *(Question No. 1396*)* 224
-Constitution of sports committees in Toba Tek Singh *(Question No. 396*)* 200
-Details about construction of sports stadium in Raiwind *(Question No. 332*)* 193
-Details about employees working on daily wages in Sports Department Lahore *(Question No. 1301*)* 229
-Details about offices and employees in Sports Department Rajanpur *(Question No. 1408*)* 226
-Details about projects for promotion of sports in the province *(Question No. 398*)* 207
-Details about under 17 South Asian Bedmintan Championship 2024 *(Question No. 498*)* 220
-Establishment of E-Libraries in the province *(Question No. 612*)* 211
-Establishment of sports stadiums in Rajanpur *(Question No. 614*)* 213
-Number of sports complexes and facilities in district Chiniot *(Question No. 939*)* 216

PAGE NO.

R

RAHILA KHADIM HUSSAIN, MS
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Apprehension of disease outbreaks due to standing sewage water in the streets of Manawan, Lahore 83
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Attempt of rape on 5 years girl by employee of Sir Gangaram Hospital 68
QUESTIONS regarding-
-Facilities in Kot Khwaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 728*)* 44
-Dilapidated condition of Salah Ud Din road Mehmood Booti Lahore *(Question No. 449*)* 156
-Staff in Kot Khwaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 729*)* 47
RASHID TUFAIL, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 328
REPORTS-
-Laid in the House 242, 448
RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation of the Afghan Council General and staff for not showing respect to Pakistan's national anthem during a ceremony in Peshawar 535
-Tribute to brave soldiers for the valiant defense by Pakistan's armed forces during the Pakistan India War 1965 184
RIFFAT MEHMOOD, SYED
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 325
QUESTION regarding-
-Construction and repair of drains in PP-24 Jhelum *(Question No. 555*)* 159
RUSHDA LODHI, MS *(Parliamentary Secretary for Specialized Healthcare & Medical Education)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Condition of Emergency Ward, Multan Institute of Cardiology *(Question No. 270*)* 15
-Details about cardiology ward in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 560*)* 36
-Details about granting internal marks to students in Pak Red Crescent Medical and Dental College Kasur *(Question No. 494*)* 28
-Details about non affiliation of a medical and Dental College in Kasur *(Question No. 493*)* 24
-Establishment of Punjab Healthcare Commission *(Question No. 1069*)* 64
-Facilities in government hospitals in Rawalpindi *(Question No. 735*)* 49
-Facilities in OPD and Emergency Department in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 834*)* 61
-Facilities in Kot Khwaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 728*)* 45

PAGE NO.

-Matter of permanent posting of MS in hospitals of province *(Question No.900*)* 62
-Matter of expensive medical education in the province *(Question No. 830*)* 60
-Number of employees in Services Hospital Lahore *(Question No. 903*)* 63
-Sale of spurious drugs in the province *(Question No. 528*)* 30
-Staff in Kot Khwaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 729*)* 47
-Vacant posts and staff in Nashtar Hospital and Nashtar Medical College Multan *(Question No. 771*)* 56

S

SAIMA KANWAL, MS
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 496
QUESTION regarding-
-Details about godowns and storage of wheat in district Rahim Yar Khan *(Question No. 832*)* 388

SAJJAD AHMAD, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 300, 493

SALMA SAADIA TEMUR, MS
MOTION regarding- 67
-Establishment of Women Parliamentarian Caucus

SAMI ULLAH KHAN, MR
MOTION regarding-
-Permission to lay the ammendment in Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 232

SHAFAY HUSSAIN, MR. (*Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 451

SHAHAB UD DIN KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 293

SHAHBAZ AHMAD, MR
QUESTIONS regarding-
-Details about municipal committee Ahmad Pur Siyal, Jhang *(Question No. 698*)* 160
-Details about municipal committee Garh Maharaja Jhang *(Question No. 697*)* 153

SHAUKAT RAJA, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Matter of suspension of hundreds of employees without reason by former Secretary Health 90
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 489

PAGE NO.

SHAZIA ABID, MS

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Problems faced by patients due to faulted CT Scan machine in Mayo Hospital Lahore 82

CALL ATTENTION NOTICE regarding-

-Details about dacoity in Engineering town Kahna, Lahore 416

DISCUSSION on-

-Law and order and price hike 272

QUESTIONS regarding-

-Construction and repair of District Sports Club Rajanpur *(Question No. 1396*)* 224

-Details about offices and employees in Sports Department Rajanpur *(Question No. 1408*)* 226

SOHAIB AHMED MALIK, MR *(Minister for Communication, Works & Law)*

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-

-Embezzlement of officers of the building department with the involvement of contractor in Bhakkar 443

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Condition of Emergency Ward, Multan Institute of Cardiology *(Question No. 270*)* 15

-Details about cardiology ward in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 560*)* 35

-Details about granting internal marks to students in Pak Red Crescent Medical and Dental College Kasur *(Question No. 494*)* 27

-Details about non affiliation of a medical and Dental College in Kasur *(Question No. 493*)* 24

-Establishment of Punjab Healthcare Commission *(Question No. 1069*)* 64

-Facilities in government hospitals in Rawalpindi *(Question No. 735*)* 48

-Facilities in OPD and Emergency Department in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 834*)* 61

-Facilities in Kot Khwaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 728*)* 44

-Matter of permanent posting of MS in hospitals of province *(Question No.900*)* 62

-Matter of expensive medical education in the province *(Question No. 830*)* 59

-Number of employees in Services Hospital Lahore *(Question No. 903*)* 63

-Sale of spurious drugs in the province *(Question No. 528*)* 29

-Staff in Kot Khwaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 729*)* 47

-Vacant posts and staff in Nashtar Hospital and Nashtar Medical College Multan *(Question No. 771*)* 55

SUMMONING-

-Notification of summoning of 14th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 5, 2024 1

-Notification of summoning of 15th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on September 23, 2024 345

PAGE NO.

SPORTS DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of District Sports Club Rajanpur *(Question No. 1396*)* 224
-Constitution of sports committees in Toba Tek Singh *(Question No. 396*)* 200
-Details about construction of sports stadium in Raiwind *(Question No. 332*)* 193
-Details about employees working on daily wages in Sports Department Lahore *(Question No. 1301*)* 229
-Details about offices and employees in Sports Department Rajanpur *(Question No. 1408*)* 226
-Details about projects for promotion of sports in the province *(Question No. 398*)* 207
-Details about under 17 South Asian Bedmintan Championship 2024 *(Question No. 498*)* 220
-Establishment of E-Libraries in the province *(Question No. 612*)* 211
-Establishment of sports stadiums in Rajanpur *(Question No. 614*)* 213
-Number of sports complexes and facilities in district Chiniot *(Question No. 939*)* 216

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS
QUESTION regarding-
-Details about illegal occupation on land of graveyard in Chak No. 128 Murad tehsil Chishtian *(Question No. 482*)* 156

T

TAYYAB RASHID, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to shift filth depot out of the city in Sheikhupura 314
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 481

U

USAMA FAZAL, MR
QUESTION regarding-
-Details about under 17 South Asian Bedmintan Championship 2024 *(Question No. 498*)* 220

UZMA KARDAR, MS
QUESTIONS regarding-
-Boundary wall of graveyard in Ameera Tejeka, Okara *(Question No. 98*)* 117
-Details about making five villages of Lahore as Model village *(Question No. 315*)* 134
ZERO HOUR NOTICES regarding-
-Concern over non payment of personnel served during COVID duty in Toba Tek Singh 167
-Matter of not arresting the accused of gang rape in Police Station Thikri Wala, Faisalabad 164

PAGE NO.

W

WAQAS MAHMOOD MAAN, MR
QUESTION regarding-
-Contracts under Punjab Cattle Market Management and Development Company *(Question No. 304*)* 122
WASIF MAZHAR, MALIK
DISCUSSION on-
-Law and order and price hike 288

Z

ZARNAB SHER, MS
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Police raid on the house of honorable Member of the Assembly, violation of privacy and sanctity of the home in Hafizabad 424

	PAGE NO.
ZERO HOUR NOTICES regarding-	
-Concern over non payment of personnel served during COVID duty in Toba Tek Singh	167
-Matter of not arresting the accused of gang rape in Police Sation Thikri Wala, Faisalabad	164
ZEESHAN RAFIQUE, MR *(Minister for Local Government and Community Development)*	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Boundary wall of graveyard in Ameera Tejeka, Okara *(Question No. 98*)*	118
-Construction and repair of drains in PP-24 Jhelum *(Question No. 555*)*	159
-Construction of boundary wall of graveyard and Janazgah in Rasool Pur tehsil Dipal Pur, Okara *(Question No. 789*)*	161
-Contracts under Punjab Cattle Market Management and Development Company *(Question No. 304*)*	123
-Details about funds and maintenance of water filtration plants in PP-259, Rahim Yar Khan *(Question No. 543*)*	158
-Details about illegal occupation on land of graveyard in Chak No. 128 Murad tehsil Chishtian *(Question No. 482*)*	157
-Details about making five villages of Lahore as Model village *(Question No. 315*)*	134
-Details about municipal committee Ahmad Pur Siyal, Jhang *(Question No. 698*)*	160
-Details about municipal committee Garh Maharaja Jhang *(Question No. 697*)*	153
-Dilapidated condition of Salah Ud Din Road Mehmood Booti Lahore *(Question No. 449*)*	156
-Overcharging on QingQi and Rikshaws by the Local Government in Gojra *(Question No. 328*)*	155
-Shortage of space for graveyard in PP- 18 Rawalpindi *(Question No. 674*)*	148
-Worst condition of streets and sewerage in PP-95 Chiniot *(Question No. 325*)*	142
ZULFIQAR ALI SHAH, MR	
DISCUSSION on-	
-Law and order and price hike	479
QUESTION regarding-	
-Number of sports complexes and facilities in district Chiniot *(Question No. 939*)*	216